Vol. III
No 20



Monday
15th December, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1953

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday the 15th December 1952

(TWENTIETH DAY OF THE THIRD SESSION)

The Assembly met at Half past Two of the Clock

[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker Let us take up questions

PREVENTIVE DETENTION ACT

452 (495) *Shri Ch Venkatram Rao (Karimnagar)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that some of the members of the advisory committee formed by the Government under the Preventive Detention Act have been detained?

(*b*) If so the number of such persons and the reasons for their arrest?

ہوم منسٹر (سری دگمبر راؤ بندو) ( ) لو ی کو گرفتار
ں کی

(ب) ول ہ ہوتا

(Interruptions) سری ایم وینکٹ رام راؤ کہ صحیح ہے کہ وا
ساوی کمسان ہے کی ہیں

سری دگمبر راو بندو ہو سکتا ہیں ہا گی ہیں کس مانعی
کوئی گرفتار

سری ایم وینکٹ رام راو ہو ساون کے کسی گرفتار کا نام
بتائیں گے ؟

سری دگمبر راؤ بندو سروی کسی ممبر کے ہیں وہ
ہیں

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ (ا وینکل راو سدسہ مدھرا کانگریس
لسی د کوار ں تاکہ

شری دگمبر راؤ بندو جی

ARREST OF A KISAN SABHA WORKER

*453 (493) *Shri CH Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

Whether it is a fact that Shri Narayan Reddy a Kisan Sabha Worker of Akkenapalli Maredpalli village Sultanabad taluq Karimnagar district was arrested and ill treated by the Ramagundam Camp Police, on 11th August 1952 for reasons of his defending a protected tenant's case in the above village?

شری دگمبر راؤ بندو اس م ط ڈی محص کرفتار ہیں ہوا

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ جس تاریخ کا یہ سوال میں ہوا دیا گیا ہے اسی تاریخ سے ناراں ریڈی کو دو دن تک کسٹڈی میں رکھا گیا

شری دگمبر راؤ بندو گرفتاری عمل میں آنے کا ریکارڈ نہیں ہے ۔

CARS AND LORRIES OF POLICE DEPARTMENT

*454 (611) *Shri G Hanumanth Rao (Mulug)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) The cars and lorries owned by the Police Department?

(*b*) The petrol consumed for each month from March to September 1952?

شری دگمبر راؤ بندو (اے) ۲ موٹر کاڑیاں اور ۲۳۸ لاریاں ہیں ۔

(بی) پٹرول کے صرف کی تفصیل حسب ذیل ہے

مارچ سنہ ۱۹۵۲ء	۲۶۳۹۱ ۱/۲ گیلن
اپریل ,,	۲۵۳۴۷ ۱/۲ ,,
مئی ,,	۷۵۳۳ ,,
جون ,,	۱۲۳۲ ,,

جولا سه ۱۹۵۲ ع	۸۸۳۴ گلن	
اگست	۸۳۵۴	,
ستمبر	۷۷۹۶	

شری جی ھنمنت راؤ درمیان میں کمی ہوئی پھر بعد میں اضافہ کیوں ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ارسل حر جاے ھیں کہ حر میں ایچ ایس ار بی کے سالسں کی امد و رفت ہوئی ور پھر راجم سرکی ورے (Visit) کے سلسلہ میں بھی ہل میں لو ناگاہ کی وجہ سے کچھ زیادہ پٹرول خرچ ہوا

شری کے ایل نرسمہاراؤ (نائیدو عام) جو اعداد ملائے گیے ھیں وہ ولوم ھیں یا گیلاں ؟

شری دگمبر راؤ بندو گیلاں

شری جی ھنمنت راو پٹرول کے ان صرفہ میں کیا کوئی کمی نہیں کی جا سکتی؟

شری دگمبر راو بندو جی

Mr Speaker Next question Shri Jairam Reddy

(The Member was absent Hence Question Nos 455 (424) and 456 (665) were not answered)

PREVENTIVE DETENTION

*457 (557) *Shri CH Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that Shri Kalva Narayana Reddy of Vennampalli village in Sultanabad taluq Karimnagar district, is under detention under the Preventive Detention Act?

(*b*) If so, what are the reasons for his detention?

(*c*) Since how long he has been under detention?

(*d*) Whether it is a fact that he is suffering from T B ?

(*e*) Whether the Government are considering his release?

(*f*) If not, why?

شری دگمبر راؤ بندو (الف) ۲۷-۱۱-۱۹۵۲ع کو انہیں رہا کردیا گیا ہے۔

(ڈی) ان کی (Detention) میں رکھے کی وجہ یہ ہے کہ
ان پر تحریک ... اور وغیرہ کے الزامات ہیں

(ای) اس سے ... ۲۹ دن ... میں رکھے گا

(ڈی) جب وہ ... میں ... کے ... میں کوئی مکان ... ہے

(ای) ... پیدا ... ہوا

(اف) ... پیدا نہیں ... ا

شری ... ایچ وینکٹ رام راؤ جب ان ... کے الزامات ... ہیں تو
ان پر ... کیوں نہیں چلایا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ... ہے کہ ... پر ... چلائے جاسکتے ہیں
اس وجہ سے ... رکھا گیا

شری ... ( ) کیا اب وہ ... گیا ہے کہ ...
... چلائے جا سکتے ہیں

Mr Speaker This question does not arise

RAID BY ARMED POLICE

*458 (519) *Shri CH Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that Marriguda village in Miryalguda taluq was raided by armed police on 2nd August, 1952?

(*b*) Whether it is also a fact that Shri Venkat Narsu, Sailu and Gopamma were arrested and severely tortured?

(*c*) If so, for what reasons and their whereabouts?

شری دگمبر راؤ بندو (اے) واقعہ یہ ہے کہ ۲ / ۸ / ۱۹۵۲ ع کو پولیس نے
اس گاؤں پر (Raid) کیا تھا وال میں تاریخ ۲ اگست بتلائی گئی ہے ۔
... صحیح نہیں ... ریکارڈ سے ۲ اگسٹ صحیح تاریخ معلوم ہوتی ہے

(بی) جن ... اشخاص کے نام بتلائے گیے ہیں ان میں سے ایک شخص ... کسی
اور ... وغیرہ کے الزامات ہیں لیکن ان ... اشخاص کو گرفتار کیا جاکر زیر تفتیش
لایا گیا

(سی) سوء ... (Severe Torture) ... کہ سوال میں کہا گیا
ہے نہیں کی گئی ان ... اشخاص میں سے وینکٹ ... کے ... میں ... کی
وجہ سے اس پر مقدمہ چلایا گیا ۔ دوسرے دو اشخاص کو چھوڑ دیا گیا ۔

سری سی ایچ وینکٹ رام راؤ وینکٹ رنگا کے بارے میں ڈی سی اور ولی کا الزام لگایا گیا لیکن دوسروں سے معلق کوئی وجوہات نہیں بتلائے گئے

شری دگمبر راؤ بندو پولیس کو شبہ تھا کہ ان پر بھی وہ جرائم ثابت ہو گئے ہیں جو وینکٹ نرسیا پر ہوئے لیکن تعین نہیں ہوا علاوہ اس کے وینکٹ نرسیا کے خلاف مقدمہ چلایا جاسکتا ہے۔ جناب وہ سیشن کو کمٹ (commit) بھی کیا گیا ہے

سری سی۔ ایچ وینکٹ رام راؤ کیا دوسرے شخص کو کب رہا کیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو رہا کرنے کی تاریخ تو میرے پاس نہیں ہے لیکن یہ معلوم ہے کہ انکے ذریعہ سے ۳ ۸ ۵۲ء کو فائر آرمس (Fire arms) برآمد کیے گئے۔ رپورٹ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ انکے بعد انکو چھوڑا گیا۔ لہذا ۵ ۸ ۵۲ تاریخ کو چھوڑے گئے ہونگے

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ کیا یہ صحیح ہے کہ انہیں ممبر کے لیے ہمیشہ کے لیے ووٹ کرنا تھا الکشن (Bye Elections) ہونے کے بعد چھوڑا گیا اور یہ کہ ان کو مقدمہ میں نہیں رکھا گیا

شری دگمبر راؤ بندو پولیس والوں کی رپورٹ سے پتا چلا ہے کہ انکی ملاقات سے ہتھیار برآمد ہوئے

سری کے ایل نرسمہا راؤ کیا وینکٹ نرسیا کی گرفتاری سے پہلے ان پر وارنٹ تھا یا گرفتار ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ ان پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو نوٹس دیجیے

شری سی ایچ وینکٹ راؤ کیا میں ان کو بار بار نہیں کہا تھا ؟

سری دگمبر راؤ بندو۔ میں نے انکاری جواب دیا ہے

TORTURE BY POLICE

*459 (520) *Shri CH Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Annam Beerayya of Chandupatla village in Ramannapet taluq (Nalgonda district), was arrested in the month of August?

(b) Whether it is a fact that he has been tortured severely in the police camp?

(c) If so, for what reasons?

(*d*) Whether it is a fact that Narsimharao who went to the above police camp to see Beerayya an arrested person, was also arrested by the camp police?

(*e*) If so, for what reasons?

سری می اجے وینکٹ رام راو ل س وجہ وبالا ما راسا
لایا ہے حو ے بہں ہے و ر صل کر دہ ہے

شری د کمر راؤ سدو ل ں ہ لے ترکے ملاحظہ الدرہمے

شری می اج و نکٹ رام راؤ مری ہی بن ہے کہ رسک ر
ہے(Printing Error)

شری گرواردی( ) ہ سوال ہے اور ل سر
ای ط وب دے سکیے میں

شری د کمر راؤ سدو ا ا ی ہے اں نام کا کوئی شخص گرفتار نہیں ہوا

REMOVAL OF COMMUNIST FLAG

*460 (521) *Shri CH Venkatram Rao* Will the hon *Minister for Home be pleased to state*

(*a*) Whether it is a fact that the Kananpur police of Sultanabad taluq Karimnagar district removed the communist party flag which was hoisted on the office by the local Kisan Sabha Workers in the (first week) of July 1952?

(*b*) If so, for what reasons?

شری د کمر راؤ سدو اس کا علم نہیں ہے

سری می اجے و نکٹ رام راؤ کیا رسل سسر اطلاع ہے کہ عای
ڈی ا س ی ہے پاس اس ضمن میں ریپرزنٹیشن (Representation) کیا گیا ہے؟

شری د کمر راؤ سدو مجھے کوئی اطلاع وصول نہیں ہوئی

RAID BY ARMED CONSTABLES

*461 (523) *Shri CH Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that 20 armed constables raided the P D F Office at Devarkonda, on 30th July, 1952?

(*b*) If so, for what reasons?

سری دگمبر راؤ بندو (ای) دیور ... کے حملہ کرنے کا واقعہ صحیح ہیں ہے

(بی) وہ پیدا نہیں ہوتا

سری وی ایچ ونکٹ رام راؤ ... (Point of Order)
... کے جواب میں ... مولانا ... جواب ...

سری دگمبر راو بندو ... تاریخ ...

سری سی ایچ ونکٹ رام راؤ ... رخ ... کو بھی قبول نہیں
کیا جا رہا ہے

سری دگمبر راؤ بندو اس بارے میں میں دریافت کروںگا

مسٹر اسپیکر ... راس بارے میں دریافت
کر لیجئے

سری سی ایچ ونکٹ رام راؤ میں تفصیلات دے دوں گا

Raid by Police

*462 (524) *Shri CH Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the police raided Vodipatla village in Nalgonda district and beat the villages on 26th and 27th July 1952?

(*b*) Whether it is also a fact that Ramayya an old man of the village was severely beaten by the Deputy Superintendent, of Police, Mr Hanumanta Naidu on 17th July

(*c*) If so, for what reasons?

شری دگمبر راؤ بندو یہ واقعہ ہے کہ ... ۲۶ اور ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء
کو پولیس نے ریڈ (Raid) کیا ... گاؤں والوں کو مارنے کا واقعہ
صحیح نہیں ہے ... ایک ادمی کو گرفتار کرنے کے لیے پولیس
اس دن اوس گاؤں کو گئی تھی

شری سی ایچ ونکٹ رام راؤ کیا اس گاؤں میں ... اس ... کے
ایک بوڑھے شخص ... جنگلی سور پکڑ کر لانے کے لیے نہیں کہا گیا
تھا اور جب انہوں نے یہ کام نہیں کیا تو مارا گیا؟

سری دکمر راؤ سدو را ا ا ی اک حص کے درہ سے ارمس (Arms)
را د ڈرائے گے هر ار ب ط و واقعہ ارسل سمر مان کر رہے ہیں وہ صحیح
ہیں ہے

TOUR BY MINISTER

*168 (602) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

(a) What are the dates in the months of August and September in which the Chief Minister and any other Ministers toured Warangal and Nalgonda districts in the recent bye elections?

The Minister for Finance (*Dr G S Melkote*) The dates are as follows

Chief Minister	17th, 18th 21st, 22nd 27th, 28th and 29th, August, 1952
Minister for Excise	5th to 9th, 20th 22nd August 1952, and 25th August to 6th September, 1952
Minister for Supply	17th, 21st to 23rd, 24th, 26th 28th and 29th August and 2nd and 3rd September
Minister for Local Self Government	15th to 17th August
Minister for Finance	21st and 22nd August
Minister for Health	1st August
Law Minister	17th August and 30th August to 4th September
Minister for Social Services	17th August, 1952

The other Ministers did not go to Warangal or Nalgonda during that period Travelling allowance was paid to the ministers only when they attended on official business

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ کیا ۸ تاریخ کو انرسل ہے مسٹر نے
فیصل بر س (Official Business) اٹنڈ (Attend) کیا تھا؟

Dr G S Melkote The Chief Minister has not drawn any T A during this period He has gone only for elections,

شری بی ایچ وینکٹ رام راؤ کیا منسٹر صاحب تو سارے میں کوئی
ٹی اے بھی دیا ہے

Dr G S Melkote Those who went on official work have been paid T A The Chief Minister has not drawn any T A during this period

Shri Jai Ram Reddy Speaker, Sir,

Mr Speaker Yes the hon Member must try to be present in the House at the proper time

RAID ON A CITIZEN

*455 (424) *Shri Jai Ram Reddy (Narsapur)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that 20 persons taking the village officials into confidence forcibly entered the house of Venmal Anjiah of Velamkunta village of Narsapur taluq and beat him severely and that a medical certificate was given to this effect when he was taken to the hospital?

(*b*) If so whether it is a fact that the Sub Inspector of Police Kodepalli has not taken any action in spite of the representation in this regard by the village people?

شری دگمبر راؤ بندو (الف) واقعہ ہے کہ واقعہ میں صرف ایک اجماعت
ہے کہ وتمالہ اور ... پولیس گذارشہ میں ہے کہ اسکے مکان کے سامنے
واقعہ لکھا ... وینکٹا کاتا وینکٹا اور ... بارہ ... ہوگئے تھے ۔ انہوں نے
اسے اراں ... اسکے بابا وتکم تو ... کے اندر ... اور اسکو گھسیٹ کر
مار پیٹ کی گئی فوراً ... دفعا (۳۲۳ و ۴۴۸ و ۳۲۳) آئی ۔ پی ۔ سی رجسٹر
کیا گیا اور وتمالہ اعصاکر ... بور کے دواخانہ میں رجوع کیا گیا دوسری پارٹی کی
جانب سے بھی ایسی درخواست اس حس میں ... کیا گیا تھا کہ ... ارادا ہے
مکان کے ورانڈے میں بیٹھا ہوا تھا تو وتمالہ اٹھا اور اس کا ... داخل ہو کر اسکو
مارا پیٹا ان ... بھی ... ور کے دواخانے کو روانہ کیا گیا پولیس کی دریافت میں
یہ پایا گیا کہ ان دونوں ... ان میں ... ہے اور ... ہیں کہ مالی
... اری پولیس ... گاؤں جھگڑا ہے اسلیے ان دونوں کو ہدایت
کی گئی ہے کہ اگر وہ ضرورت سمجھیں تو استغاثہ کریں ۔

شری جے رام ریڈی کیا ... کرنے کے لیے ... کی گئی تھی ؟

شری دگمبر راؤ بندو ہو سکتا ہے ۔

شری ایل رام راؤ ( ) کیا مارشٹ کی جائے تو قابل دست اندازی پولیس عدالت نہیں ہے؟

مسٹر اسپیکر: سوال اٹھتا نہیں It is a matter of opinion

COMMUNIST DRAMA

*456 (665) *Shri Jai Ram Reddy* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that a drama was staged by the communists in Kodeyapalli village of Narsapur taluq, Medak district on 26th April, 1952 in which the character of the village Patel Agam Reddy was introduced?

(b) Whether it is a fact that the Patel was forced to hold the Communist flag in his hands and was later forced to confess that he joined the Communist Party?

شری دگمبر راؤ بندو: کوڈے پلی میں ڈرامہ کیے جانے کی جو تاریخ دی گئی ہے وہ غلط معلوم ہوتی ہے ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء نہیں بلکہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۵۲ء کو ایک ڈرامہ کیا گیا تھا کہا جاتا ہے کہ پی ڈی ایف کے ورکرس وہاں گئے تھے۔ وہاں کے ولیج سول اور مالی سول میں کچھ ان بن تھی یہ ڈرامہ پولیس پٹیل کی ایما پر اور آگم ریڈی پٹیل کو بدنام کرنے کے لیے کھیلا گیا تھا

شری جے رام ریڈی: کیا پولیس پٹیل کے خلاف کوئی اسٹپ (Step) لیا جا رہا ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو: پولیس پٹیل پر کارروائی کرنا محکمہ مال کا کام ہے اس بارے میں ہدایت کی گئی ہے کہ عدالتی چارہ کار اختیار کیا جائے

(Questions received after 16-9-1952)

KOYAS' CATTLE

*221 (823) *Shri G Hanmanth Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether cattle of Koyas were confiscated by the Narsampet Police (in Warangal district) in the month of November, 1950?

(b) If so, whether the owners have given any applications?

(c) If so, what action has been taken?

شری دگمبر راؤ بندو : حصہ (اے) کا جواب یہ ہے کہ ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ پولیس کو ان لوگوں کے جانور پکڑ لے گئی ۔ یہ واقعہ یہ نومبر ۱۹۸۰ء میں ہوا اور یہ کسی دوسرے نے دیکھا ۔ حصہ (بی) کا جواب یہ ہے کہ ایک صاحب نے پولیس کے پاس درخواست دی تھی کہ پولیس نے ان کی تحقیقات کی ۔ حساب رپورٹ سے یہ چلتا ہے کہ واقعہ میں کوئی اطلاع نہیں تھی اور مالکان (Owners) نے اس بارے میں کوئی درخواست پولیس کے پاس نہیں دی ۔ حصہ (سی) کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا

شری سی ہنمنت راؤ : درخواست دینے والے کا نام کیا ہے ؟

Mr Speaker How can the Minister know that?

شری دگمبر راؤ بندو : محبوب ریڈی عرف رحیم ہے

شری سی ہنمنت راؤ : کیا متعلقہ پولیس میں بھی کوئی درخواست دی گئی تھی ؟

مسٹر اسپیکر : اس کے متعلق ارسال شدہ کیا مانگے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو : ان کی درخواست پولیس میں نہیں ہوئی تھی ۔ عدالت میں کوئی کارروائی نہیں چل رہی ہے

شری کے - ایل - نرسمہوا راؤ : کیا لوگوں کے جانور پکڑ کر محبوب ریڈی کو دے گئے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو : یہ غلط ہے ۔ رپورٹ سے تو ایسا پتہ نہیں چلا ۔

شری ایم محمد ( ) کیا محبوب ریڈی ایک بڑا زمیندار ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو : ہوسکتا ہے ۔

شری سی ہنمنت راؤ : کیا حکومت کے پاس درخواست دی گئی ہے ؟

Mr Speaker That is another department The Minister is concerned only with his department

شری سی ہنمنت راؤ : کیا کوئی لوگوں نے پولیس کے پاس کوئی درخواست نہیں کی ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو : میں نے کہہ دیا ہے کہ کوئی لوگوں نے کوئی درخواست پولیس کے پاس نہیں دی کی ۔ البتہ محبوب ریڈی نے ایک درخواست دی تھی کہ اس کے جانور گم ہو گئے ہیں ۔ یہ جانور بعد میں جنگل میں مل بھی گئے ۔

FAMILY ALLOWANCES

*222 (805) *Shri Syed Hasan (Hyderabad City)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether the Government intend to give family allowances to persons detained under the Preventive Detention Act?

(b) If so when and on what scale?

شری دگمبر راؤ بندو (الف) کا جواب یہ ہے کہ سرکار کو فیملی الونس (Family allowance) دینے کے بارے میں گورنمنٹ کے پیس کوئی ریزولیوشن (Proposal) پیش نہیں ہے۔ (ب) کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

شری گوپال ریڈی کیا ہندوستان کے دوسرے اسٹیٹس میں ایسا الونس دیا جاتا ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو ان کے بارے میں دوسرے اسٹیٹس سے دریافت کیا جائے تو معلوم ہوسکتا ہے

شری سید حسن (حیدرآباد) کیا وزیر داخلہ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ مدراس وغیرہ میں بھی جب الونس دیا جاتا ہے تو حیدرآباد میں بھی اس ریزولیوشن پر غور کیا جا سکتا ہے

Mr Speaker The hon Member is asking about different States

شری پاپی ریڈی ( ) کیا سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے حیدرآباد سٹیٹ کو اس قسم کی (Suggestion) آیا ہے؟

Mr Speaker How does he know that, when that is a matter concerning the Central Government?

شری دگمبر راؤ بندو جو کہ یہ سنٹرل ایکٹ سے تعلق رکھتا ہے اسلئے وہاں اسکے متعلق قواعد بنائے جارہے ہیں جب وہ بن جائیں گے تو پورے ہندوستان میں نافذ ہوسکیں گے اور جب یہاں بھی نافذ ہوسکے؟

شری پاپی ریڈی ہم نے دوسرے اسٹیٹس کی بات کی ہے کہ وہاں اسطرح کا الونس دیا جاتا ہے

شری دگمبر راؤ بندو ہوسکتا ہے لیکن ہمارے پاس ایسے کوئی قواعد نہیں ہیں، البتہ سنٹر جب قواعد بنائے تو وہ یہاں بھی نافذ ہونگے۔

شری داجی سنکر ( ) کیا سنٹر نے اسبارے میں اپنا ڈسیژن ( ) بھیجا ہے کوئی نہ کوئی جواب ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو ہم سے غور کی کیا ضرورت ہے ؟

سری گروا رلمی کہ کہ ور ہے ا ر ے ن کو دہ رپریزینٹیشن (Representation) کیا ہے

شری دگمبر راؤ بندو نہیں

سری دکمبر راؤ بندو اگر ڈسٹرکٹ کی حد سے ریپریزنٹیشن کیا جائے تو کیا
اس پر غور کریں گے ؟

سری دگمبر راؤ بندو اس پر بار بار غور ہو چکا ہے تو غور کی ضرورت ہی نہیں
ہے جبکہ اس سے متعلق سر دست ہوا نہ ا رہا ہے

DEPUTY COMMISSIONER, CITY POLICE

*223 (817) *Shri Syed Hasan* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Shri Sundaram Pillai, the present Deputy Commissioner City Police (Law and Order) had a very bad record when he was in the Districts of the State and was extremely discourteous to the members of the public and his subordinates?

(b) The reasons for his retention in the State Service?

(c) Whether the Government intend to absorb him permanently in the State Service?

شری دگمبر راؤ بندو جزو(اے) کا جواب یہ ہے کہ سری سندرم پلے پر جو الزامات
(Allegations) لگائے گئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں جزو (بی) کا جواب یہ ہے کہ
وہ ایک عمدہ آفیسر ثابت ہونے کی وجہ سے انکو سروس میں رکھا گیا ہے

جزو(سی) کا جواب یہ ہے کہ انکے ابزارپشن (Absorption) کا کوئی
مسئلہ گورنمنٹ کے زیر غور نہیں ہے

سری سید حسن کیا کسی ضلع میں ان سے عوامی حکومت نے کوئی
جواب طلبی کی تھی ؟

شری دگمبر راؤ بندو نہیں

شری سید حسن پٹنم میں جہاں جو کچھ ہوا کیا ان کارروائیوں کے سلسلہ میں
انکو رکھا گیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو وہ اوسوقت وہاں تھے ، اسلئے انہوں نے اپنے فرائض انجام
دیے ہیں ۔

شری داس سنکر کیا ان کا کارنامہ ایسا ہیں کہ انکو نکالا جائے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ہم نہیں سمجھا کہ ان کا کارنامہ ایسا ہے کہ انکو نکالا جائے

شری پاپی ریڈی کیا انکو ٹریننگ کیلئے مدراس بھیجا گیا تھا ؟

Mr Speaker That question is irrelevant to a certain extent whether he was sent on deputation,—

Shri Papi Reddy Not on deputation, for special training

Mr Speaker How does that arise? The allegation is that he is inefficient

شری دگمبر راؤ بندو مدراس اور دہلی کے شہروں میں پولس کا جو ارینجمنٹ (Arrangement) ہے انکے مطالعہ کیلئے انکو بھیجا گیا ہے کہ وہ مدراس سٹی میں جو ڈپٹی پولس کمشنر ہیں انکے ساتھ ہیں انکو رکھا گیا ہے تاکہ سٹی پولس کو ری آرگنائز (Reorganise) کیا جائے

شری جی ہنمنت راؤ۔ انکے کوالیفکیشنس (Qualifications) کیا ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو میں پرسنلی (Personally) نہیں جانتا کہ ان کے کوالیفکیشنس کیا ہیں۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ وہ مدراس میں ڈپٹی پولس سپرنٹنڈنٹ تھے

WIDOW FUND

*224 (816) *Shri Syed Hasan* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether the Government is aware of the fact that compulsory deduction is made from the pay of Gazetted and non Gazetted staff of the Police Department towards the 'Widow Fund'?

(b) What is the amount collected under the head of 'Widow Fund' in the I G P's office so far? and how is it spent?

(c) Whether it is also a fact that Government has no control over the aforesaid fund and it was never audited but the amount is spent at the discretion of I G P?

شری دگمبر راؤ بندو پہلے جزو کا جواب ہے ہاں

جزو (بی) کا جواب یہ ہے کہ اس فنڈ میں (۸۳۸ ۹۷۰۰ م) روپیہ سکہ عثمانیہ اور (۱۰۶۱۰۷۲۷۲ م) روپیہ کلدار جمع ہیں۔ اس میں سے تھوڑی سی رقم آئی جی پی

اس میں رہی ہے ورحماہ رقم بکس میں محفوظ کی جاتی ہے جرو (سی) کا جواب یہ ہے کہ یہ مد ۱۹۸۸ ع م ۸ م ۳ ف سے جمع کیا جا رہا ہے ۔ بال آسمل (Non Official) طور ر جمع کیا جاتا ہے ۔ کوگورنمنٹ کی طوری حاصل ہے اسی طرح ہی کی منظوری سے کیا جاتا ہے ۔ ی ڈی س پی کی مارس ہر ای ہی پی ۔ وڈ ور (Widows) کے وظائف کی منظوری دے ھیں ۔ یہ وظائف ادے سواوں کودے جانے ھیں جن کو عمرانی قواعد کی روسے وظیفہ مہیں ملتا ۔ جولائی ۱۹۵۲ع میں ا کودے جنرل کے سامنے اس فنڈ کے حساب دیکھے ھیں

شری سید حسن ۔ یہ فنڈ کی منظوری کا اختیار کس کو ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میں نے عرض کیا کہ ی ڈی ۔ س پی معاون کرتے ھیں ور پ حی ی طوری دیے ھیں

شری جی ۔ ھنمنت راؤ ۔ کس طرح کلکٹ (Collect) کیا جاتا ہے؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ اسکے متعلق رواس بانے گیے ھیں ۔ انکے مطابق عمل ہوتا ہے

شری جی ۔ ھنمنت راؤ ۔ کیا اس کے لیے کوئی تعینی فارم (Form) کی گئی ہے؟

مسٹر اسپیکر ۔ ا ر ل سر تو کہہ رہے ھیں ۔ ا کے متعلق قواعد بانے گیے ھیں و انکے حسب ء ل ہرتا ہے ۔ مصدقہ معلوم کرنا ہو تو آرنبل ممبر قواعد دیکھ سکتے ھیں

شری راما راؤ (کورا) ۔ کیا ۔ ھد کمپل سری (Compulsorily) کلکٹ (Collect) کیا جاتا ہے ؟

سری دگمبر راؤ بندو ۔ کسی کو مجبور کر کے یہ مد حاصل نہیں کیا جاتا ۔ اسٹاف کے دا یے لیے سا مجھ کے مد دائے حاصہ بن آر ل ممبر اورهاوس کی اطلاع کے لیے ۔ لا د ا ھوں کون کون کی رقم ماہانہ اس مد میں دیتا ہے ۔

اسکٹر جنرل پولیس ۱ روپیہ ای ۔ حی ۔

ا ۔ کٹرس ۳ روپے

سب انسپکٹرس ۲ رو پیہ ۔

فسٹ گریڈ ھیڈ کانسٹبل ۔ ۱ روپیہ ۔

سکنڈ گریڈ کانسٹبل ۱۴ آنے ۔

تھرڈ گریڈ کانسٹبل ۱۲ آنے ۔

دوسرے کانسٹبلس ۸ آنے ۔

مینیل اسٹاف (Menial staff) ۳ آنے ۔

سرہی ماہ حہاں کم ( ) کیا یہ مدد صرف پولیس کی سواروں کو دیا جاتا ہے یا دوسرے محکموں کی سواروں کو بھی

سری دگمبر راؤ بندو صرف پولیس کی سواروں کے لیے یہ مدد ہے

شری پاپ ریڈی کیا اس بات پر غور کرسکتے ہیں کہ اس مدد کی ضرورت کے لیے دوسرے ورڈ قائم کیا جائے ؟

سری دگمبر راؤ بندو میرے اس کوئی اطلاع نہیں ہوا ہے کہ جہاں کہیں دوسرے کے لیے ایک بورڈ قائم کرنا ضروری ہے اس لیے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا

شری کے ایل نرسمہا راؤ کیا یہ مدد معمولی حالات کی سواروں کے لیے ہے یا اعلی عہدہ داروں کی سواروں کے لیے ؟

شری دگمبر راؤ بندو جو لوگ ہوٹی پر (On duty) مرتے ہیں ان کی بیواؤں اور لڑکوں کو (Special Pension) دیا جاتا ہے لیکن جو لوگ ڈیوٹی پر نہیں مرتے ان کی امداد کے لیے یہ فنڈ ہے جا بجا مرنے والوں کے لیے مدد دی جاتی ہے اور امداد دینے کے لیے کیونکہ اس کی منظوری کے لیے کارروائی میرے پاس آتی ہے

شری رنگ راؤ دیسمکھ (پٹلی کور) کیا انریبل منسٹر جانتے ہیں کہ ایک بیوہ کا مرد ریٹائر ہے اور دوسری بیوہ کے نام سے رقم لے کر خود استفادہ کر رہے ہیں

مسٹر اسپیکر یہ کیسے ممکن ہے ؟

شری پاپ ریڈی کیا انریبل منسٹر یہ بتلاسکتے ہیں کہ آن ڈیوٹی (On duty) مرنے اور آف ڈیوٹی (Off duty) مرنے کے کیا معنی ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو آن ڈیوٹی مرنے کے معنی یہ ہیں کہ کوئی کارٹی ڈیوٹی کرتا ہوا مرجائے

GOONDAS

*225 (871) *Shri Ch Venkatrama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that forty armed goondas raided the Communist Party Office of Nidamnur village in Peddamungal constituency with spears and lathies on 5th September, 1952?

(*b*) Whether it is a fact that they attacked Messrs Sund uayya Ravi Naray in Reddy, Members of Parliament and other P D F workers in the Office and injured them fatally?

(*c*) If so, for what reasons?

(*d*) Whether any representation was made to the police authorities in the matter?

(*e*) If so, what action has been taken?

شری دگمبر راؤ بندو (بے) ۹ ۰ ۹۵۲ ع کو بی ڈی ا ف آفس ، ا م ر
رنحھ لگرد ہے مد کیا اکے ان ا ہر (Spcus) میں بھے

(بی) اس میں جو ورکر (Workers) تھے ان میں سے ا ا صاحب
کو مارلگا وہ کافی ا و (injure) ھے ء ڈاکٹر کی رپورٹ سے معلوم ہوتا
ھے و ے لوگوں کو معمولی مار لگی

(سی) و ہ ھے کہ ۲۰ ن ط اک جلسہ کیا جاتا ھے اور دوران ن
(विद्यार्थी) ط تھا اور جس میں کچھ دوسرے لوگ بھی شریک تھے بی ڈی ا ف
آفس کے ے سے ہ ے لگایا ہوا جا رہا تھا اکے اور بی ڈی ا ف ورکرز کے
درمیان جھڑپ ھو ی کا ہ ھ کی ار لوگوں نے بی ڈی ا ف آفس میں جا کر
ھنگامہ کیا او مار پ ٹ کی

(ڈی) معاملہ پولس کے سامنے پیش ہوا

(ای) پولس نے (۲) لوگوں کو گرفتار کیا ن ر دفعات ۱۴۸ ۱۴۴ اور ۳۲۵
الم ن سل کوڈ عائد کیے گئے ھیں اور ہ کارروائی عنقریب ہ ر ال گڑھ کے ا ہے
حل رھی ھے

شری سی ا ح و نکٹ رام راؤ کیا ا ی دن و معا سے پہلے وھاں کے ڈی
وای ا س پی اور سب ا سکٹر کو اطلاع میں د ی گئی تھی د عدے پی ڈی ا ف
آفس کے ہے عنڈہ ازم (Goondaism) کرنے والے ھیں

شری دگمبر راؤ بندو رپورٹ سے و اس بات کا پتہ چلتا آ رمل ہ ر وس
دیں معلوم کیا جاسکا

شری سی ا چ و نکٹ رام راؤ بی ڈی ا ف آفس سے سب ا سکٹر آفس
کتنے فاصلہ پر ھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو اسکا پتہ نہیں

شری سی - ا چ و نکٹ رام راؤ کیا آ پ بتلا سکتے ھیں کہ پہلا ہوئے
ھی سب انسپکٹر کو اسکی فوری اطلاع دی گئی تھی مگر ا ن ے ا س پر کارروائی کچھ نہیں کیا ؟

سری دکمر راؤ ملدو رور س ہ ای دکر ہیں

سری سی ا ع و نکٹ رام راؤ کا صحیح ہی کہ واقعہ کے بعد ہی ی
ڈی ایس وٹ ہریں سب نکٹر کے دفتر رہ ہے سب انسپکٹر ہے مدد رہے ہ
تھا ادا د وہ س ہی ہی ہے اور ہی ے ا کے درہ گھبے بعد ی دی اس
امس ا

سری دکمر راؤ ملدو ہ ما ک ہی نے کہا ہے اس ارے ی معد عدالت میں
حل رہا ہے ہی اس سلسلے ہیں ڈ و ماں دکہ مہ کی کاروائی کو سارکا ما ب
ہیں حھا

شری سی ا ع وینکٹ رام راؤ سرکاروں میں کا سد را کا ام مہ کہ ہے۔

Mr Speaker The matter is sub judice No such questions can be allowed

شری ناب رتای نا ار ل مسر میں دلا کے ھیں کہ امر کارروائی ہی
لس ط ہ ہ س ہے ؟

Mr Speaker The matter is sub judice

شری گروا رلمی ارمل سر کا کہا ہے ی

Mr Speaker The matter is sub judice Let us proceed to the next question

شری گروا رلمی معرا ال مہ کی کارروائی ہے متعلق ہیں میں یہ معلوم
کرا جاھا ہ ں ی اس حا س کے سا ہ ملس بھی ا ہیں

Mr Speaker The matter may come before the Court in the enquiry

شری سی ا ع وینکٹ رام راؤ کیا روی اران رلمی اس میں سرک ہیں
ہے ؟

Mr Speaker Again the same question is put Let us proceed to the next question

شری سی ہنمت راؤ ی تبے لے ھی ں معلوم کرا جاھا تھا کہ س
اکسیڈنٹ (Accident) کے کے عرصہ بعد

Mr Speaker This matter will also come before the Court and I do not want that any difference should arise in the enquiry.

(An hon Member rose in his seat to put a supplementary).

Mr Speaker I have asked the hon Member for Karimnagar to put the next question and he may go on with it

شری سی ا ج و نکٹ رام راؤ ں ص ف ا ک ا سری د حی وجھا
حاھا ھوں حر امر د س ہے علق ں

شری دگمبر راؤ ںدو ےس کس ے علق ہیں و ص ی ول د ے ھ سکتا
ہے ؟

شری سی ا ج و نکٹ رام راؤ ہ صا حب سے ہوگا ہ ں ا ر ل
ب ہر ا ہی رو ک (Ruling) دے سکے ھیں

Mr Speaker He can say, but, of course, the final decision will rest with the Chair

Shri Papi Reddy Mr Speaker Sir, If this question is sub judice, it would have been better if it was not admitted

Mr Speaker I did not know at that time that it was sub judice

شری دھر ما ہکر م ( ) روا سب آف آرڈر ں عد ہ کے بارے
میں میں وجہ رھاھوں تم ار کم ہ و ںلا ا حاے کہ ں ں کے خلاف ما ا حل
رھا ہے ؟

Mr Speaker It is just possible that many more persons would be involved in it

SHRIMATI VENKATAMMA'S ARREST

*226 (872) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Shrimati Venkatamma, a P D F worker in Peddamunagal Constituency who wields much influence over the Lambadas was arrested twice by the Police in the month of August, 1952?

(b) Whether it is not a fact that she was re arrested twice under the Preventive Detention Act, when she was released on bail by the Court?

(c) If so, for what reasons?

شری دگمبر راؤ بندو ۔ جی ہاں ۔ جولائی سنہ ۱۹۵۲ ع میں دو مرتبہ گرفتاری کی
لیکن اگست ۔ میں نہیں ۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ پہلی مرتبہ انہیں ہرنال گوڑہ میں کریمنل
پروسیجر کوڈ (Criminal Procedure Code) کے دفعہ (۵۵) کے تحت ارسٹ کیا
گیا اور بیل (Bail) پر چھوڑ دیا گیا ۔ اسکے علاوہ دورکنڈہ میں دفعہ
(۳۹۲) انڈین پینل کوڈ کے تحت ارسٹ کئے گئے اور انہیں ریمانڈ (Remand) کیا
گیا

شری اے ۔ راج ریڈی (سلطان آباد) ۔ دفعہ (۵۵) کے تحت گرفتار کرنے کے بعد
ضمانت واپس لے لینے کی کیا وجہ ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ عدالت نے

شری اے ۔ راج ریڈی ۔ کیا بعد انہیں عدالت کے سامنے پیش کیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ انہیں فوراً ہی عدالت کے سامنے لایا گیا ۔ انہیں پہلی
مرتبہ ضمانت پر رہا کردیا گیا تھا ۔ مگر انہیں دورکنڈہ میں دوسری دفعہ میں گرفتار کرنا
پڑا ۔

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ کیا یہ واقعہ صحیح نہیں ہے کہ انہیں بس
روک کر گرفتار کیا گیا ہے ؟

مسٹر اسپیکر ۔ آنریبل منسٹر نے دو مرتبہ ارسٹ کرنے کا واقعہ بیان کیا ہے

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میں نے کہا کہ دوسری مرتبہ انہیں گرفتار کرنے کے بعد
جیل میں رکھا گیا

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا انہیں
دوسری دفعہ ارسٹ نہیں کیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میرے پاس رپورٹ ہے کہ انہیں دو مرتبہ ارسٹ کیا
گیا ہے

ATTACK BY CONGRESS VOLUNTEERS

*227 (878) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Shri Baddam Yella Reddy, Member of Parliament and Shri Katta Ram Reddy, M L A, were brutally attacked by Congress volunteers in Pulicherla village of Peddamunagal Constituency on 5th September, 1952?

(b) Whether any representation has been made in the matter?

(c) If so, what action has been taken?

شری دگمبر راؤ بندو ۵ ستمبر ۱۹۵۲ ع کو دو ورکر ام ریڈی صاحب کی
موٹر دیکھ کر گاؤں میں ٹھہر رائے اور کچھ دیر تک ان کو مصاحبت رہا پولس
کی رپورٹ میں یہ ہے کہ ان میں پدم ریڈی بھی ہیں ان پر بھی الزام
لگایا گیا کہ ان کو ایک تقریر نہیں کرنے دی گئی۔

(بی) ڈی ۔ ایس ۔ پی کے پاس اس بارے میں رپورٹ ہوا تھا لیکن واقعہ
اس لئے اس وجہ سے کہ اتفاقی امر تھا اور آپس کی مخالفت کی وجہ سے اس طرح
ہوا تھا اس وجہ کو کوئی سنگین واقعہ نہیں سمجھا اور نہ کوئی ضروری جرم قرار
دیا اور نہ کوئی کارروائی صرف ان لوگوں کو وارننگ (Warning)
دی گئی ہے وہاں ہنگامہ نہیں ہے لیکن سمجھا دشوار تھا کہ پھر کسی کے خصوصیت کے
تھا ۔ ۔ ۔ ان کے لوگوں سے بھی حسب ہی کی شناخت
کی گئی وہ بھی کوئی اندھی ۔ ۔ ۔ کیونکہ یہ ان کے لئے مشکل تھا اس لئے
مزید کارروائی نہیں ہوئی

شری بی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ریڈی
اور کیا رام ریڈی کار میں بائی الکشن (Bye elections)کے سلسلہ
میں اس گاؤں میں داخل ہو رہے تھے تو اس وقت وہاں کے پردیش کانگرس کے
سکریٹری اور ۔ ۔ ۔ (INTU)کے سکریٹری نے اپنے ۔ ۔ ۔ کے
ساتھ کار کو گھیر لیا؟

شری دگمبر راؤ بندو وہ سکریٹری تھے یا کیا تھے اس کا ۔ ۔ ۔ رپورٹ میں
نہیں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ضرور کچھ ان لوگوں نے کار کو روکا جو الیکشن
میں کام کر رہے تھے ۔

شری اے ۔ راج ریڈی سوال یہ تھا کہ کیا کانگرس ورکرس نے یہ کارروائی
کی لیکن جواب سے یہ نہیں چلتا کہ کانگرس کے لوگوں نے ۔ ۔ ۔ کام کیا یا نہیں

شری دگمبر راؤ بندو یہ ۔ ۔ نہیں ۔ ۔ ۔ کہ وہ کانگرس کے ۔ ۔ ۔ ہیں ۔

شری اے ۔ راج ریڈی کیا ۔ ۔ ۔ ایک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گئے ؟

Mr Speaker It is a matter of opinion

شری اے ۔ راج ریڈی میں ۔ ۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ ان سے پولس کی
۔ ۔ ۔ (Efficiency) ۔ ۔ ۔ ظاہر ہوتی ہے

سری کارام رڈی ( ) ۱۵ و ں ا ں کے سامنے
ں ھ کہ وھں بھادی ھ د ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ہیں ھ کا د ا ھے آدی اپنے ہے
انہیں علوم ا د ں ک ا اے حصرصا ا ی ص ب مں حکم ہ دی دی اس
کے کارکن بھی ان اب کی ھی کر کے د کس نے ہو ھ کے ھیں ی
صورت ں دی ھ ۱۸ ا ب ں جاگا

شری کشارام ر لمی ہرا وال بھاک کیا واقعہ ولس اسٹ ن کے سامنے
ہیں ہوا ؟

شری دگمبر راؤ بندو س ط ہ ہیں کہ واس سٹسن سے کیسے اصلا ر ہ
واقعہ ہوا

شری کشارام ر لمی ی وں ا س ی ے کس سے ھی کرنے کے لیے
کہا ؟

شری دگمبر راؤ بندو س وگوں سے انہوں نے سا ھی کے لیے کہا تھا انہوں
نے ا ی معروری طاھر کی

Mr Speaker Let us proceed to the Next question Shri K Papireddy

RAJPRAMUKH'S CARS

*228 (1042) *Shri K Papireddy* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) The number of cars and other vehicles owned by the Rajpramukh?

(b) Out of them the number registered?

(c) For how many vehicles taxation has been paid?

شری دگمبر راؤ بندو راج پرمکھ کی گاڑیوں کی تعداد حسب ذیل ہے
۲ موٹر کارس ، ۸ ... اک رک اور اک آٹو رکشا ہ سب گاڑیاں
رجسٹرڈ (Registered) ھیں اکس رولرس (Ex Rulers)
او گورنمنٹ اف انڈیا کے حوکوو میں (۹)ھیں اکے
حسب موٹر وھیکل ٹیکس (Motor vehicle Tax) کے سلسلہ میں کوئی
رجسٹریشن فیس نہیں لی جاتی حوکہ گورنمنٹ اف انڈیا سے ... وصول ھ ی ھی
اس کے حسب ہ عمل ھو رہا ہے الہ میونسپل وھیکل ٹیکس(Municipal Vehicle Tax
کے سلسلہ میں موسسل کارپوریشن کو راج ... (۵) ہزار روپے
سالانہ ادا کرتے ھیں اس کے علاوہ ورکسی ٹیکس ان گاڑیوں پر وصول نہیں کیا جاتا

سری ای ر ٹی ۱۱۱رسل مرے ہیں راج کہ کی بھی ہی ہاڑیاں
ہیں ہو گئی ہیں

شری دگمبر راؤ بندو ل ہی س ؟ ہے کرائے ۱۱ کی ایکے
ارسے ہر ابھی د ، وصلا ں ہ

سری ای ر ٹی ا کے سے ہد اد میں دی د اگر رابطہ
۱۲ سے (Traffic Accident) ہو جاے ع م کے لیے ان ان عمرڈ
(Unnumbered)کاروں کو ابھی تک کل ہد جاتا ہے؟

سری دگمبر راؤ بندو ں نے بہاں رغور ہو رہا ہے

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri G Sriramulu

MURDER AND LOOT

*229 (1010) *Shri G Sriramulu (Manthani)* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that an incident of murder and loot by an armed band took place in the village of Kukkalagudoor, Sultanabad taluq in the month of September, 1952?

(*b*) If so, what action has been taken in the matter?

شری دگمبر راؤ بندو صحیح ہے کہ ۱۸ ۲ ۵ ع کی رات کو کناسولا مرادھرراؤ
اور دوسرے آدمیوں سے دو آد وں کو قتل کیا اور کچھ لوگوں کو زخمی کیا ۔ اس
سلسلہ میں پولس نے تحقیقات کرکے ۱۰ آدمیوں کو گرفتار کیا ۔ لیکن ان آدمیوں میں
مرلیدھر راؤ بھی ہیں فرار ہو گیا وہ گرفتار نہیں ہوئے ہیں جو ۱۰ آدمی گرفتار
کیے گئے ان کا مقدمہ چل رہا ہے

Mr Speaker Let us proceed further Shri G Hanmanth Rao

BRIBERY BY MEDICAL OFFICER

*230 (1004) *Shri G Hanmanth Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Circle Inspector, Kothagudam submitted a report against the Medical Officer, Palvancha, that he had taken a bribe of Rs 200 in connection with a murder of a woman at Ramavaram on 5th September, 1952?

(b) Whether any enquiry was made

(c) If so when and what are its result

مہ   ہر راؤ ملو (ے) کا ہو ہے ھں (ی) کا مہ ہے ھاں
(ی)   ہ ھے نا ڈ ہر کے نا ہے ں مسلہ کل مہ ں ھی کا وں
حل   ھدنا مسل و کا مسل ڈ ڈ (Involved)سارے
گیے   ہ ا نا گ و ڈمس (dismiss) کیا گیا ں س
ک   ک ل و وکا س ھں

ی س ھمس راو کیا مسدکل   گورنمنٹ کی ممدہ د کے

سری دگمبر راؤ ملو ہہ ملاکہ و حص ں ی ی ں ملا ہ کر
ر ہا س ے و عدہ حم ہوگیا

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri K Ananth Ram Rao

MURDER IN TUMALPUNPHAR

*231 (1078) *Shri K Ananth Ram Rao* (Deverkonda) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that a murder was committed in Tumalpunphar Suryapet taluq within the last two months?

(b) If so what action has been taken by the Police?

سری دگمبر راؤ ملو گسہ دو ہم وں ں کوئی ل ں ھو س ے ہہ
مہ ل ہ مہں ہ ہا

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Sriharı

SHAMA KOLAM AND HIS PARTY

*232 (1046) *Shri Sriharı* (*Kinwat*) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that a person named Shama Kolam and his party of Mahur Circle in Kinwat taluq are committing extortions under threats of death?

(b) If so whether the Government have taken necessary steps to arrest him and his party?

(c) Whether there i notificati i regarding any i ward for his ii iest?

سری دکمبر ر و لدو صحح ھے ک وم ی ک حص مع ل
و ب ل مع ں ل ـ ک ذل ھ ـ ہا ا ھ کہ
بر ـ کی ا ک ی ی ھ ں کے علی ی ک ک ھ ـے ھیں کی ھو
بر ط ں ھلا مر و ں ـ ک ا ی ک ـ ح ح
وے ط ما ھ ا ھ

سری کا ی رام کی ک ی ک ی دے ل ھ ھیں ؟

M Speaker It is a suggestion

سری دکمبر راو لدو ل س ک ڈ ک

سری ی ر لدی ک ی ھ ک ھ ک ھیں
ہے ک س ھ ـ م ے د ک س ک ک
ک س ام کی ھے

سری داجی سکر ک ھ صحح ھے ک گ ی ک ڈ ں حو ک
ڈ گوں ک لس ل ی (ھد O ffi c 1 1) ک ھ ب ـ ـ
ھ رھے ھ

سری دکمبر راو لدو ی ی سط س ں آں

سری و امن راو دسمکھ ( ) صحح
ھے د ا ک ی گ م ا ی کے ـ ں ک می مر ک ؟

سری دگمبر راو لدو کی ی طلاع ں ھے

سری گ گا ر لدی ( ) ا حص می ک ھے ؟

سری دگمبر راو لدو ی لوم ں

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Madhav Rao Patel

EVICTION OF PROTECTED TENANTS

233 (1120) *Shri Madhav Rao Patel* (Hadgoan) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Police Officer of Himayatnagar Police Station Hadgaon taluq is helping the landlords in evicting the protected tenants?

4

(b) If so whether the Government has made any investigation in this regard?

سری دکمبر راؤ ملو (ا ے) ط ه ے ں (ی) ط ه اب یے ا ی ا
مطا ب صول ه ے ه ے ی کی اکس معاملہ ں حا ک ه ے ه ے د
ے

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri M S Rajalingam

DACOITY IN PENCHIKALPET

*234 (1030) *Shri M S Rajalingam* (Warangal) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that a dacoity was committed recently in Penchikalpet in Warangal taluq?

(b) If so, what are its details?

(c) Whether other dacoity cases were traced during the investigation of the aforesaid dacoity?

(d) Who are the officers in charge of the investigation of the above cases and what is the progress made by each of them so far?

شری دگمبر راؤ ملو (اے و ی) (۲) ڈکووں نے ۳ جولائی سنہ ۱۹۵۲ ع
کو ڈاکہ ڈالا تھا اور رات اٹ کر جا رہے تھے اسی حالت میں ان کو گرفتار کیا گیا
اور (۱ ۸۲) روپے کی رقم ان کے قبضے سے برآمد کی گئی (سی) کا جواب نہ
ہے کہ ا ن کی مرمس کے اما میں ہ اور ڈکیتی کا بھی پتہ چلا ان میں سے چار یہ
دار کیے گئے ہیں ه حل رہے ہیں اک معلمہ رر مسس ہے

Shri Rajalingam Has any special officer been sent over to investigate into this?

شری دگمبر راؤ ملو Concerned Inspectors کسررد اسپکٹرس (؟)
معاملات کر رہے ہیں

Mr Speaker Let us proceed further Shri Abdul Rahman

MINISTER'S TOUR DURING BY-ELECTIONS

*235 (1078) *Shri Abdul Rahman* (Malakpet) Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) How many Ministers toured the various constituencies during the by elections between the dates of filing nominations and dates of polling?

(b) The number of places visited and public meetings addressed by them?

(c) How much expenditure was incurred towards their T A and D A during their tours?

Mr Speaker This question has already been answered once Is it not?

شری عبد الرحمن : میں نے ارج ہا بعں لیا ہے ان مہموں کے متعلق معلومات ہوئے جاتے ہیں

شری دگمبر راؤ بندو : میرے پاس جس حد تک معلومات ہیں وہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں ۔ مسا یں ڈپارٹمنٹ نے میرے پاس جو معلومات بھیجی ہیں اوکی بنا پر میں فگرس (figures) بتاتا ہوں ۔ مکندہ اور وردھا میں (۵۲) ہوکر (۵) حضور نگر میں (۳) اور نلگنڈہ میں (۳) ۔ اسکے علاوہ اورکوئی اطلاع ہوم ڈپارٹمنٹ کو نہیں

شری عبد الرحمن : کیا ارسل ۔۔ یہ بتا سکتے ہیں کہ کیسے مسٹرس ڈی مٹنگس میں سرکت کی ؟

شری دگمبر راؤ بندو : ایک مفصل رپورٹ نہیں پاؤ جاو ہوم ڈپارٹمنٹ کو اطلاع نہیں ملی کہ کسی نے وہاں کوئی قابل اعتراض تقریر کی ہو

شری عبد الرحمن : جب عوامی کار کن دیہات میں جاتے ہیں تو پولیس ان کا نام نوٹ کرتی ہے ۔ اسی طرح کیا منسٹروں کا نام نوٹ نہیں کیا جاتا ؟

شری دگمبر راؤ بندو : جن لوگوں کے متعلق جرائم کا شبہ ہوتا ہے اونکے نام پولیس نوٹ کرتی ہے

Not answered

شری پاپی ریڈی : کیا یہ سمجھا جاتا کہ مٹنگس میں منسٹرس کوئی قابل اعتراض بات نہیں کرتے ؟

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Abdul Rahman

ARRESTS DURING BY-ELECTIONS

*236 (1079) *Shri Abdul Rahman* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) How many people were arrested and taken into custody by the police during the recent by-elections between the dates of filing of nominations and the dates of polling?

(b) How many of them were produced in the court and what were the results?

شری دگمبر راؤ بندو (۵۵) دیہی گرفتار کیے گئے تھے ان میں سے (۴۷) کو چھوڑا گیا اور (۸) لوگوں کو زیر تکمیل (Prosecute) کیا گیا جن کو پرسکیوٹ کیا گیا تھا ان میں سے (۸) دنوں کے بعد کورٹ سے چھوڑا گیا (۷) کے متعلق ابھی مقدمات چل رہے ہیں

شری عبدالرحمن (۵۸) آدمیوں کو جو گرفتار کیے گئے تھا اس کا مقصد بائی الکشن (By elections) کے زمانہ میں عوام میں دہشت پھیلانا تھا ؟

Mr Speaker It is a matter of opinion

شری کے ایل نرسمہاراؤ کس کس کانسٹی ٹیونسی (Constituencies) میں کتنی لوگ گرفتار کیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو ہنمکنڈہ ورنگل میں کوئی گرفتاری نہیں ہوا جو گرفتار ہوئے وہ نہیں کیا گیا بلکہ ایک کو ضمانت پر چھوڑا گیا اور ایک کا چالان ابھی چل رہا ہے جمہور نگر میں (۴۸) آدمی گرفتار کیا گیا ایک مقدمہ (۴۶) لوگوں پر چلا ان میں سے ۲ کو جانچ کر چھوڑا گیا اور (۴۲) پر مقدمات چل رہے ہیں پیدا کل میں (۳) گرفتار ہوئے ان (۳) کو جانچ کر چھوڑا گیا اور (۲۸) پر مقدمات چل رہے ہیں اسی طرح مدیرہ (۹) آدمیوں کو چھوڑا گیا (۷۹) لوگوں پر مقدمات چلائے گئے بعد میں (۸) لوگوں کو جانچ کر چھوڑا گیا اور (۷) مقدمات چل رہے ہیں

شری ہی رگمی ان گرفتاریوں کا کیا مقصد تھا ؟

شری دگمبر راؤ بندو الگ الگ دفعات کے تحت ان کو گرفتار کیا گیا اور الگ الگ عدالت چل رہے ہیں

شری عبدالرحمن کیا حکومت کے پاس یہ رپورٹ آئی ہے کہ جن لوگوں کو چھوڑا گیا وہ معصوم ہیں اور پولیس نے بلا وجہ گرفتار کیا تھا حالانکہ ان پر کوئی الزام نہیں تھا ؟

شری دگمبر راؤ بندو یہ تو عدالت طے کرے گی کہ در اصل وہ لوگ معصوم تھے یا کیا

شری عبدالرحمن کیا حکومت ایسے عہدہ داروں کے خلاف میں کارروائی کرنے کے متعلق سوچ رہی ہے جنہوں نے ان (۴۷) لوگوں کو بلا وجہ گرفتار کیا ؟

شری دگمبر راؤ بندو یہ حکومت کا کام نہیں بلکہ سرکار کا کام ہے کہ وہ عدالت میں جانے سے استغاثہ کرنے یا دیوانی میں نالش دائر کرنے یا کسی دوسرے قانونی کے ہدایت پر عمل کرے

—

سری بی دی دیسمکھ ( ) ڈا حکومت راکو
دہ داری ں Not answered •

سری بھگوان راؤ رکاہی ( ) س ں سے ڈے اندر
گراوںد (Underground) ہے ؟

سری دکمبر راؤ بندو ۔ ان کے سب اںڈر گراوںڈ ہے

سری بی دی دیسمکھ ڈا حکومت بر کی دسترس ں ؟

سری مخدوم محی الدین (حضور نگر) میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان میں
کانگریس کے ڈے بی ڈی ایف کے کیے اور دوسری پارٹیوں کے ڈے لوگ ہیں ؟

سری دکمبر راؤ بندو یہ ایک الگ سوال کے طرز پر پوچھا جا سکتا ہے ۔ اسمی
ہے اس وقت میرے اس جواب نہیں ہے جسے لوگ روپوش ہوئے اور جن لوگوں کا
حالات کیا کیا ان میں قریب قریب نصف کانگریس کے اور نصف پی ڈی ایف کے ہیں

شری ابی رنڈی کیا کانگریس کے لوگ بھی انڈر گراوند ہیں Not answered°

شری دکمبر راؤ بندو میں نے اس کا جواب دیا ہے

شریمتی سنگم لکسمی بائی ( ) کیا کانگریس والے انڈر
گراونڈ بھی رہے ہیں Not answered

شری بی ایچ وینکٹ رام راؤ ڈا ہسمکتا ہ سو بی میں پدایکٹ نال
بادھو ریڈی او صاحب وکو اریسٹ کرکے بعد میں جیل چلایا جا رہا ہے ؟

سری دکمبر راؤ بندو بیرنڈ (Period) دکھوا پڑےگا کہ وہ
کوئی ارج ارٹ ہے سکے علاوہ اس سوال کا تعلق بھی نہیں میرے پاس اس
سوال کے متعلق کوئی نوٹ نہیں ہے ۔

شری بی ڈی دیسمکھ ( ) میں نے ایک سوال کیا تھا
کہ (۶۷) لوگوں کو بلاوجہ گرفتار کرکے رکھا گیا ہے ۔ اس کی دیانتداری حکومت پر
نہیں کہ حساب کرائے ؟

شری دکمبر راؤ بندو پولیس اپنا فرض منصبی انجام دیتی ہے اسے لوگوں کو
گرفتار کرنا پولیس کا فرض ہے اگر کسی پر شبہ ہو تو پولیس گرفتار کرتی ہے اگر
واقعہ غلط ہو تو چھوڑ بھی دیتی ہے

شری اے راج ریڈی کیا بائی الکشن میں یہ شبہ بڑھ جاتا ہے ؟

شری دکمبر راؤ بندو بائی الکشن کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ
سلسلہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے جیسا کہ خود آنریبل ممبر نے تسلیم کیا ہے ۔

شری دھرما بھکشم ۔ (۱) یہ صحیح ہے کہ نلدہ گال کانسٹیٹیونسی میں کسی
کانگریس والے کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ جن کو گرفتار کیا گیا وہ سارے کے سارے
کسان سبھا کے ورکرس تھے ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ یہ سوال اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا ۔ اسکے متعلق
الگ سوال کیا جائے تو میں تفصیل سے جواب دونگا کہ کس جگہ پر کن لوگوں کو
گرفتار کیا گیا ۔ میرا امپریشن (Impression) یہ ہے کہ جب ڈرافٹ
میرے پاس آئی تھی تو معلوم ہوا کہ اس میں تقریباً آدھے کانگریس کے سپورٹرس
(Supporters) تھے اور آدھے پی ڈی ایف کے ۔

Mr Speaker The question hour is over Let us proceed to next business

Unstarred Questions and Answers

Received after 6-9-52

Political Prisoners

*287 (1095) *Shri K Ramchandra Reddy* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the political prisoners of Telingana region are kept in Marathwada Jails and vice versa?

(b) If so, for what reasons?

(c) the number of such cases in our State with their names?

Shri D G Bindu (a) No

(b) Does not arise.

(c) Does not arise.

Dismissal of Police Officer.

*238 (960) *Shri Rama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state:

(a) Whether it is true that police Inspector Devre at Chaklamba Thana has been dismissed for forcibly extracting bribes from people?

(b) If so, what action has been taken to refund the amount so extracted?

Shri D G Bindu (a) Not an Inspector but a probationary Sub-Inspector by name Devre at Chaklamba P S was discharged for accepting illegal gratification.

(*b*) An amount of Rs 1525 was recovered from the probationery Sub-Inspector and deposited with the District Magistrate, Bhir, who has distributed the amount to the concerned persons according to law

MUNSIFF COURT, RAMANNAPET

*239 (971) *Shri K Ramchandra Reddy* Will the hon Minister for Home be pleased to state

The reasons for not establishing a Munsiff's Court so far at Ramannapet in Nalgonda district?

Shri D G Bindu The High Court appointed a Committee to re-allocate jurisdiction, establish courts and take other action as warranted by circumstances and statistics. This Committee after full examination of this case was of opinion that a separate Munsiff's Court for Ramannapet need not be created. It therefore, recommended Ramannapet to continue under the jurisdiction of Bhongir Munsiff Magistrate

NATIONAL FLAG HALF-MASTED

*240 (923) *Shri Viswanath Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether the Government are aware that the National Flag was half-masted purposely by the Sub-Inspector of Police, Chennur in Adilabad district on 15th August, 1952, inspite of the repeated requests by the prominent persons of the place?

(*b*) If so, what action has been taken against the said Sub-Inspector of Police?

Shri D G. Bindu (*a*) This is not a fact. Enquiry revealed that the flag was flying full mast.

(*b*) Does not arise.

PENSIONS OF N. G Os

*241 (1080) *Shri Abdul Rehman* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the old non-gazetted employees have been deprived of the right of selling their pensions?

(b) Whether it is also a fact that the employees who retired recently are allowed to sell their pension?

(c) If so, why such difference is shown between the old and new employees?

Dr G S Melkote (a) No distinction is made between old and new employees in regard to commutation of pensions Commutation of all civil pensions is in abeyance

(b) No

(c) The question does not arise

C B I CORPORATION

*242 (1085) *Shri K Ramchandra Reddy* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

Is it a fact that while securing a loan of Rs 1½ lakhs from the Hyderabad State Bank, the C B I Corporation has paid Rs 2,500 as incidental charges to one of the Directors of the Hyderabad State Bank?

Dr G S Melkote I am afraid I cannot answer this question because the Bank's relationship with its customers is governed by an implied contract of secrecy and any facts relating to such relationship can only be disclosed under the authority of a competent court of law

REMISSION TO CULTIVATORS

*243 (940) *Shri G V Vithal Reddy* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

Whether the Government will give remission to the cultivators to the extent of money invested for the repairs of the breached tanks and other small irrigation sources?

Shri Mehdi Nawaz Jung Yes, Government Order No 24, dated 22-10-1952, has been issued in this regard, through which the Collectors have been authorised to grant permission to the cultivators to restore breached tanks at their cost and recompense them by remitting in the event of restoration of tanks, the land revenue for a period of 2 years from the date of restoration. This has been done, in order to speed up the restoration of minor irrigation sources with an ayacut of 10 acres of land or less.

TRANSFER OF EXECUTIVE ENGINEERS

*244 (945) *Shri K R Hiremath* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether and if so, how many Executive Engineers of the Tungabhadra Project have been relieved so far after their transfer?

(*b*) If not, why?

Shri Mehdi Nawaz Jung Out of the Executive Engineers transferred, one has been relieved till now One is kept on for completing the revised estimate of the project and is being relieved shortly The third Executive Engineer is waiting for his reliver

C B I CORPORATION

*245 (1011) *Shri G Sriramulu* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether a special contract of "Koilsagar" Project allowing 8 per cent technical supervision charges has been given by the Government to C B I Corporation?

(*b*) Whether the C B I Corporation is maintaining adequate staff for technical supervision?

Shri Mehdi Nawaz Jung (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

MOOSI PROJECT

*246 (1070) *Shri K Anant Ram Rao* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether the Moosi Project at village Sulipet, taluq Suryapet, Nalgonda district, is included in the Five-Year Plan?

(*b*) If so, when is it going to be started?

Shri Mehdi Nawaz Jung (*a*) No

(*b*) Although the project is not included in the Five Year Plan, yet the Government is seriously considering to provide funds for this project in which case the work may be expected to be started shortly

*247 (1071) *Shri K Anant Ram Rao* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether the Government propose to start a project on Moosi river at Chittalur village, Nalgonda district?

(*b*) If so, whether its survey has been undertaken?

Shri Mehdi Nawaz Jung In view of the answer to question No 1070, the question of constructing a project at Chittalur on the same river does not arise

(*b*) In view of reply to (*a*), this does not arise

OFFICERS IN PRIVATE BUILDINGS

*248 (788) *Shri G Hanmanth Rao* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) The annual rent paid by the Department on its offices housed in private buildings?

(*b*) The annual rent the Department collects on Public Works Department Buildings given out on rent?

Shri Mehd Nawaz Jung (*a*) Rs 21,852 P A excluding Aurangabad Circle from which information is still awaited

(*b*) Rs 1,10,754-8-4 P A. excluding Medak, Karimnagar, Nizamabad, Adilabad and Gulbarga divisions from which information is still awaited.

ROAD FROM LOHA TO GANGAKHED

*249 (1048) *Shri R P Deshmukh*: Will the hon Minister for Public Works be pleased to state·

(*a*) When was the contract to construct a road from Loha to Gangakhed given and for how much?

(*b*) How much money has been spent on the above work so far?

(*c*) When will the work be completed?

Shri Mehdi Nawaz Jung The work was let out in Isfandar, 1356 Fasli (January, 1947) for a contract sum of Rs. 18 00 lakhs

(*b*) Rs. 4,01,228 to the end of October, 1952.

(c) The work is expected to be completed by the end of 1955

ROAD FROM PARLI TO PARBHANI

*250 (1044) *Shri R P Deshmukh* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Government have sanctioned the construction of road from Parlivaidyanath to Parbhani via Dharsur?

(b) If so, what will be the expenditure thereon?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) No

(b) This does not arise in view of (a)

CONSTRUCTION OF WATER TANK

*251 (1046) *Shri R. P Deshmukh* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether the Government have any scheme of constructing a water tank in the area of Isad, Makham and Pimpaldari in Gangakhed taluq?

(b) If so, what is the amount sanctioned for the above work?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) No

(b) In view of reply to (a), this question does not arise

SIDDIPET PROJECT

*252 (1092) *Shrimathi Kamaladevi* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state.

When do the Government propose to start the construction of Siddipet project?

Shri Mehdi Nawaz Jung There is no such project as Siddipet.

TANKS IN NALGONDA DISTRICT

*253 (1098) *Shrimathi Kamaladevi* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether and if so how many tanks, Government propose to construct in each taluq of Nalgonda district?

(b) What will be the estimated amount of such construction?

(c) The number of wells sunk last year in each taluq of Nalgonda district?

Shri Mehdi Nawaz Jung: Under the special Programme of repairs to breached tanks Government propose to repair the following number of breached tanks in each taluq of Nalgonda district?

Sl No	Name of Taluq	No of breached tanks to be repaired	Amount of Est in lacs of O S Rs
1	Nalgonda	15	1 93 Lacs
2	Jangaon	24	8 02 ,,
3	Suryapet	29	1 49 ,,
4	Miryalguda	7	1 86 ,,
5	Huzurnagar	4	0 88 ,,
6	Bhongir	10	2 68 ,,
7	Devarakonda	8	0 03 ,,
8	Ramannapet	6	0 07 ,,
Total for the District		112	14 16 Lacs

(b) As noted above in detail, the cost of repairs will be Rs 14 16 lakhs

C B I CORPORATION

*254 (1089) *Shri B D Deshmukh*: Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Government have agreed to pay the C B I Corporation (contractors for 'Koilsagar Project') 20% more on the D S R for maintenance of technical establishment?

(b) Whether Government are not maintaining some technical staff over the Project?

(c) Whether it is a fact that whereas according to Government order the C B I Corporation should have paid Rs. 7,000 per month as salaries to the extra technical staff the Corporation actually had spent only Rs. 5,000 on that head?

(d) Whether it is a fact that this state of affairs was reported by the Labour Inspector concerned?

(e) If so, what action have Government taken in this regard?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) Yes 20 per cent. on D S R of 1341 F

(b) Yes, a skeleton staff for checking measurements, classifications, tools and plant, accounts, etc.

(c) No

(d) Yes

(e) It was investigated and no action was found necessary

*255 (1090) *Shri B D Deshmukh* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the Government is charging only depreciation on machinery lent to C B I Corporation for execution of the Koil Sagar Project, as against the usual practice of charging full hire charge on machinery lent to contractors?

(b) If so, is it not a fact that Government is loaning nearly Rs 30,000 per year by way of hire charges?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) Yes

(b) Question of loss does not aries as there was no such orders in force when the agreement in question was completed.

KOIL SAGAR PROJECT

*256 (1091) *Shri B D Deshmukh* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether it is a fact that whereas according to the stage of the execution of the Koilsagar Project the security given by the contractors should have been Rs. 4 lakhs, but the Government have taken Rs 1½ lakhs only as security from the contractors?

(b) Whether it is also a fact that Government have agreed that the above amount of 1½ lakhs should be taken as security deposit in lieu of earnest for tenders of other works by Corporation (the contractors)

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) Yes, such a course is permissible in the case of big contractors

(b) Yes

IRRIGATION WORKS IN WARANGAL

*257 (1019) *Shri K Venkiah* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) The total expenditure on irrigation works in Warangal district during the years 1950, 1951 and 1952?

(b) Is it a fact that as the funds granted to irrigation works in Warangal division were not fully utilised, amounts have lapsed?

(c) Whether it is also a fact that establishment charges of the above branch during 1951-52 exceed the expenditure under irrigation works?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) The total expenditure is as under

Year	Expenditure
1950-51	Rs 14 16 lakhs
1951-52	Rs. 12 98 lakhs

(b) No

(c) No

REPAIRS TO TANKS

*258 (1020) *Shri N V Pathak* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether the Government have received reports from the members of the District Irrigation Sub-Committee, regarding the construction and repairs of tanks in Bhokardan and Sillod taluqs?

(b) If so, what action has been taken thereon?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) Yes

(b) A preliminary report on the Irrigation sources of Aurangabad, Sillod and Bhokardan has been called from the concerned Superintending Engineer and if the schemes are found feasible suitable action will be taken

BREACHED TANK IN IPPAGUDA

259 (1094) *Shri K Ramchandra Reddy* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether it is a fact that there is a breached tank with 1,700 acres of Ayacut in Ippaguda of Jangaon taluq?

(b) Whether it is surveyed?

(c) If so, when is it going to be constructed?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) No

(b) and (c) In view of reply to (a), above, these questions do not arise

NANDIKONDA PROJECT

*260 (1031) *Shri M S Rajalingam* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether the Government of Hyderabad have arrived at a settlement with the Government of Madras regarding the sharing of the waters of the river Krishna under the Nandikonda Project?

(b) Whether it is a fact that the Nandikonda Project will be a joint enterprise of the Hyderabad and Madras Governments?

(c) Whether the Government of Hyderabad have requested the Central Government to set up separate machinery to work up this project?

Shri Mehdi Nawaz Jung: (a) Yes.

(b) Yes, as proposed by the Khosla Committee but not yet finally decided

(c) No

C BAITHPALLI TANK

*261 (1064) *Shri V Gopal Reddy* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state

(a) Whether it is a fact that the ryots of Baithpalli village in Madhira taluq, Warangal district presented a petition to the Minister on 2nd September, 1952, to hold an enquiry regarding the misuse of the Baithpalli Tank water by the local officials?

(*b*) Whether the Government have made any enquiry in the matter?

(*c*) If so, what is the result?

Shri Mehdi Nawaz Jung (*a*) No such application of ryots under Baithpalli large tank was received A copy of a letter addressed to the Supply Minister by the general Secretary of the Kisan Congress of Sathupally village was received in which certain allegations against the irrigation officers regarding distribution of water under Baithpalli were made

(*b*) The allegations were investigated and found to be incorrect.

(*c*) In view of the information at (*b*) this question does not arise

*262 (1065) *Shri V Gopal Reddy* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that a new ayacut has been formed within the Rudrashpathi village limits in the area of the source of water for the Baithpalli Tank in Madhira taluq, obstructing the free flow of water into the tank?

(*b*) If so, what action has been taken?

Shri Mehdi Nawaz Jung (*a*) This matter is under investigation of the P W D

(*b*) This does not arise in view of the above answer.

C B I CORPORATION

*263 (1086) *Shri V. D Deshpande* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the C B I Corporation, contractors for the Koilsagar Project have 'sub-let' their work to the Sagar Construction Co ?

(*b*) Is it a fact that the execution of Koilsagar Project estimated to cost Rs. 78 lakhs has been given on contract to the C B I Corporation whose paid up capital is hardly Rs 1 lakh?

Shri Mehdi Nawaz Jung (*a*) No

(*b*) The estimated cost of Koilsagar Project is Rs. 5,798 lakhs According to the P W D rules, contract

of works of any magnitude can be let out to contractors who produce a status certificate for Rs 50,000

UNSTARRED QUESTIONS ADMITTED FOR

(*Questions received after* 16-9-1952)

RAID AND LOOT

122 (88) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that some persons under the leadership of Shri Gopi Shouri Reddy, the defeated candidate in the bye-election, raided and looted the offices and houses of the Kisan Sabha Workers in Huzurnagar taluqa?

(*b*) Whether it is a fact that thirty of the above persons belonging to Mathampalli village, raided Choutapalli village, in Huzurnagar taluq on 17th October, 1952, and beat severely the following persons with lathies?

1 Panthulugari Seethayya.

2 Bhoya Muttayya

3 Bhoya Kotayya.

4 Goundla Kashayya, named Venkayya

5 Mannem Ramulu

6 Konda Kashayya.

7 Ramulu Thatha

(*c*) Whether it is a fact that the Police were indirectly helping by not taking any action against them?

(*d*) If so, for what reasons?

Shri D G Bindu (*a*) No such incident has been reported.

(*b*) No

(*c*) Does not arise.

(*d*) Does not arise.

6

POLICE RAID

123 (84) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Bonakallu Police raided Gollamarri Narasayya's house in Alapad village of Madhira taluq on 21st October, 1952, at 12 a.m and beat him severely?

(b) Whether it is a fact that Shri Narsayya was severely beaten by the Police and was relieved forcibly of Rs 60?

(c) Whether it is also a fact that due to enmity between the Police Patel of the village and the aforesaid Narsayya, the Police Patel instigated the Police to beat Narsayya under the pretext that he was given shelter to the Communist?

(d) Whether any representation was made to the local Tahsildar and Police officials in this matter?

(e) If so, what action has been taken thereon?

Shri D G Bindu (a) No

(b) No

(c) No The allegation is not true

(d) Shri Narsayya submitted a petition to the Deputy Superintendent of Police, Madhira, complaining against the Police, which was found to be baseless and unfounded.

(e) Does not arise

RAID BY CONGRESS VOLUNTEERS

124 (108) *Shri Ch Venkatram Rao*: Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that some congress volunteers raided the P D F office at Peddapalli in Hanumakonda constituency on 16th September, 1952, and beat severely Messrs Yadava Reddy, Md. Azam and some others

(b) Whether it is a fact that the police instead of arresting the culprits arrested Shri Yadava Reddy and Md. Azam?

(c) If so, for what reasons?

Shri D G Bindu (a) No but some Congress workers were beaten on that date, while they were making election

speeches, by Yadava Reddy, Mali Patel of Peddapendial village and some P D F workers

(a) Shri Yadava Reddy and Md Azam were the culprits They were arrested and later released on bail.

(c) Shri Yadava Reddy and Md Azam were responsible for the crime mentioned above (Crime No 59/52 under Sections 147 and 324 I P C of Ghanpur Police Station)

125 (104) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that seventy congress volunteers, under the leadership of Shaik Budan, Rama Kotayya and Shanker Singh raided the P D F office at Zaphergadh in Hanumkonda constituency on 6th September, 1952, and beat severely the P D F Workers present there?

(b) Whether it is a fact that a congress leader, Shri Hayagrivachari intervened and stopped the police from taking action?

Shri D G Bindu No There was, however, a clash between some congress and P D F workers in Zaphergadh on the 5th September, 1952 (and not on 6-9-1952)

(b) No The police took prompt action to restore law and order

126 (105) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that some congress volunteers abused and threw stones at the voters in Nadanam, Kadipikonda and some other villages in Hanumakonda constituency so that the voters might not go to the polling stations on the polling day that is 7th September, 1952?

(b) Whether any representation was made to the Police and local authorities?

(c) If so, what action was taken in the matter?

Shri D G Bindu (a) No

(b) No

(c) Does not arise.

ARREST OF PARTYMEN

127 (108) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(*a*) The number of P D F and Congress workers arrested and released by the Police in Nalgonda and Warangal during the recent bye-elections?

(*b*) The number of Congress and P D F workers who were kept under detention during the bye-elections?

Shri D G Bindu (*a*) Nobody was arrested for the reason they belonged to a political party During the bye-elections 76 persons who broke the law and committed offences were arrested. Of these 41 claimed to be P D F and 35 Congress.

(*b*) There was only one such case, *viz*, Muthareddy of Miryalguda. He was arrested in connection with a robbery in Kothapalli village.

POLICE HIGH-HANDEDNESS.

128 (109) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) The number of cases that have been represented by the P D F members about the police high-handedness and partiality in Peddamungal and Bhongir constituencies during the bye election campaign?

(*b*) The number of cases represented by the P D F members about the congress volunteers goondaism in the above constituencies during the by-elections?

(*c*) If so, what steps the Government have taken against them?

(*d*) If not why not?

Shri D G Bindu (*a*) and (*b*) Investigations revealed that allegations of police high-handedness and goondaism on the part of Congress volunteers made by P D F members were either unfounded or distorted or highly exaggerated versions of what in fact had taken place

(*c*) No action will lie in regard to allegations which could not be substantiated. The Police had strict instructions not to interfere with legitimate election propaganda work

carried on by the various political parties on pain of severe disciplinary action.

(*d*) Does not arise

129 (63) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that a Havaldar of Police, Shri Dogra Singh, raped a Harijan woman, Gangu Lingu Bai, in Sirkonda village in Armoor taluqa, Nizamabad district in the month of August, 1952?

(*b*) Whether any representation was made in this matter?

(*c*) If so, what action has been taken?

(*d*) Whether it is also a fact that the husband of the aforesaid woman was also severely beaten by the Police for having complained against the Havaldar to the higher authorities?

Shri D G Bindu (*a*) No

(*b*) No

(*c*) Does not arise

(*d*) The husband of Lingubai was called to the Police Camp at Sirkonda on a complaint by one Maskoori Rajiga that he was beaten by the former He was not beaten by the Police, nor did he complain about beating to any higher authorities.

130 (64) *Shri Ch. Venkatram Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that Messrs Aktar Hasan, Editor of "Awam", Syed Hasan and Papi Reddy, three Members of Legislative Assembly of Hyderabad have been arrested by the City Police in the second week of September, 1952?

(*b*) If so, why, and under which Act were they arrested?

Shri D G Bindu (*a*) Yes

(*b*) They were arrested under Section 3 of P D Act IV of 1950 for indulging in activities prejudicial to the maintenance of public order

RAID BY CONGRESS WORKERS.

181 (65) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Messrs Shaik Budan, Veeranjaneya Shastri and George, Congress workers, raided Madhira Communist Party Office on 7th September, 1952 and removed the party flag from the Office by force?

(b) Whether it is also a fact that they raided the above office on 9th September, 1952 and beat severely Shri Dulla Raju, Shri Ganga Rao and Shri Vasi Reddy, the party workers?

(c) Whether any representation was made in this matter to the local authorities?

(d) If so, what action has been taken?

Shri D G Bindu (a) No

(b) No There was a clash between some P D F and Congress workers that day, in which some persons received minor injuries.

(c) Representations were made by both parties to the local Police.

(d) As regards the allegation of attack on Communist Party Office on 7-9-1952, investigations were made by the Sub-Inspector of Police, Madhira and also by the Deputy S P, Madhira. It was revealed that the Congress workers mentioned were not in Madhira that day but were in Khammam. Shri D Rangarao, Secretary of the Taluq Communist Party, Madhira, who was present during the investigation, could not produce any proof to substantiate the allegation No action could therefore be taken by the Police.

As regards the incident on 9-9-1952, the Police sent the injured persons of both parties to the local Medical Officer who certified that the injuries were simple As the case was non-cognizable, the Police did not register it and informed the parties accordingly

182 (101) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state.

(a) Whether it is a fact that the P D F Office of Kondapur village in Warangal taluqa was raided by the Congress volunteers on 1-9-1952?

(*b*) Whether M/s. Janardhan Rao and some workers of P D F party were beaten severely?

(*c*) Whether any representation was made to the Government in the matter?

(*d*) If so, what action was taken?

Shri D G Bindu (*a*) No There was, however, a scuffle between some P D F and Congress workers over the by-election propaganda on that day

(*b*) No

(*c*) Both parties made complaints to the Police

(*d*) Cases were registered (Crime Nos 181 and 182/52) in Vardhanapet Police Station and investigated The members of both parties who were concerned in this clash, are being dealt with under Section 160 I P C

183 (106) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the Polling agents of P. D. F candidate in Bandavathapuram and Dammanapet villages of Wardhannapet constituency were forcibly sent out of the Polling Stations, the polling agents in Raiparthi and Kothapet villages of the same constituency were severely beaten by congress volunteers?

(*b*) If so, what action was taken by the Police?

Shri D. G. Bindu (*a*) No.

(*b*) Does not arise

MEDICAL OFFICER OF MANJLEGAON

184 (140) *Shri L M Pansambal*. Will the hon Minister for Home be pleased to state.

(*a*) Whether it is a fact that the Panchanama report of the Police and the Doctor's post-mortem report differ in the case of the dead body of a woman found on the banks of the river near Sirwai village, Pimpalgaon station in Manjlegaon taluq, on 1-4-1952?

(*b*) Whether the Government have received a complaint against the medical officer of Manjlegaon taluq alleging that he has given a false report?

(*c*) What action has been taken in this regard?

Shri D. G Bindu· (*a*) The dead body of Smt. Gayabai was found on the bank of the Godavari on 1-4-1952. According

to the medical report the death was due to drowning and according to the Panchnama report no apparent injuries were noticed on the person of the deceased

(b) It is reported that the brother of the deceased had approached the Magistrate, Manjlegaon and stated that he suspected that his sister was murdered

(c) Police enquiries are continuing

POLICE TAKING YETTI

185 (1096) *Shri Ch Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether it is a fact that Sub-Inspector of Police of Husnabad in Karimnagar district is taking yetti from the people of Husnabad, Potharam, Goveravelli villages?

(b) Whether it is a fact that he severely beat one Shri Ramachandram who refused to give his cart and bullocks on yetti in the first week of November, 1952?

(c) Whether it is also a fact that he beat one Shri Mallesham and some others without any cause in the second week of November, 1952?

(d) Whether all these cases were represented by an M L A to the D S. P, Karimnagar on 16th November, 1952?

(e) If so, what action has been taken in the matter?

Shri D G Bindu (a) No

(b) No

(c) While the Sub-Inspector was investigating a case of accidental death on 12-11-52, Shri Mallesham, a local P D F worker interfered and behaved rudely The Sub-Inspector lost his temper and slapped the individual

(d) Yes Shri Venkatram Rao, M L A. (the author of this question) presented a petition to the D S P on 21-11-52 regarding the incident and certain other allegations.

(g) Departmental action is being taken against the Sub-Inspector The other allegations proved to be baseless

DISMISSAL OF POLICE CONSTABLES

189 (149) *Shri Madhav Rao Nerlikar* Will the hon. Minister for Home be pleased to state.

(a) Whether it is a fact that Government have dismissed the illiterate Police constables?

(*b*) If so, what is the number of the police constables so dismissed belonging to the Scheduled Castes?

(*c*) Whether these dismissed constables will be re-employed in any other Department?

Shri D G Bindu (*a*) No constable was dismissed merely because he was illiterate

(*b*) Does not arise in view of the answer at (*a*) above

(*c*) Does not arise

POLICE FORCE IN HUTTI

187 (1050) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) The strength of police force stationed in Hutti during the recent lock-out in the mines?

(*b*) Whether the management had requested for stationing the police force?

(*c*) By whom were the expenses borne?

(*d*) Whether and if so the number of workers arrested?

(*e*) Whether any and if so what steps were taken to set free the workers after the opening of the mines?

Shri D G Bindu (*a*) 144

(*b*) No The police was stationed there for the purpose of maintaining law and order

(*c*) The expenditure was borne by the Government.

(*d*) 147 workers were arrested between 15-10-52 to 23-10-52

(*e*) Five workers, who were arrested under Section 151 I P. C have been released The rest who were convicted earlier for contravening orders under Section 144 Cr P C are due to be released in batches The Collector, Raichur has taken steps in this connection

ATTACK ON CHARMINAR FACTORY—WORKERS

188 (1051) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that some goondas attacked and injured the workers of the Charminar Cigarette Factory on 18-11-1952?

(b) If so, what steps have been taken for bringing the goondas to book?

(b) The number of the culprits arrested and the number of persons absconding?

Shri D G Bindu (a) Yes

(b) The persons who indulged in the attack and counter-attack were arrested and the cases have been sent up to Court, where they are pending trial

(c) All the eight persons who indulged in the attack were arrested.

R T D REVENUE

139 (911-A) *Shri Ch. Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) Whether there has been a fall in the revenue of the R. T D since the department was taken over by Government?

(b) If so, to what extent?

(c) What are the corresponding figures for the past three years?

Shri D G Bindu (a) and (b) The R T D was taken over from Railway in November, 1951 There has been a drop in income since March, 1952 This is due to slump in trade and infringement of R T D monopoly routes by private operators The fall in earnings during March, 1952 was 5 2 per cent. and 6 8 per cent. for the seven months—April to October, 1952, as compared to the corresponding period of the previous year The matter is receiving constant attention and necessary action is being taken to ensure that there is no loss

(c) A statement showing gross earnings of the R T D for three preceding years is given below

1949-50 (April-March)	. I G Rs 2,00,35,870
1950-51 (April-March)	I G Rs 2,45,79,813
1951-52 (April-March)	I G Rs 2,74,00 688

PRIVATE BUSES ON R T D ROUTES

140 (911-B) *Shri Ch. Venkatram Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

Whether the Government are aware that bus owners are operating on the R. T D monopoly routes with the connivance of high placed officials?

Shri D G Bindu Government are aware of infringements of R T D monopoly routes by private operators and necessary action continues to be taken to book the offenders They have no information regarding any high-placed officials conniving with private operators

ARREST OF THIRTY PERSONS

141 (972) *Shri K Ramachandra Reddy* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that 30 persons were arrested in the village of Sunkshala, taluqa Ramannapet on 26-10-1952?

(*b*) If so, for what reasons?

Shri D G Bindu The number of the arrested persons is 28 and not 30 and they were arrested on 28-10-1952 and not on 26-10-1952

(*b*) They were arrested under Section 107 Cr P C in Armakur Police Station, Crime No 58/52

POLICE OFFICIALS OF WARANGAL

142 (973) *Shri K Ramachandra Reddy* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact police officials of Warangal district helped Visunoor Ramachandra Reddy of Jangaon taluqa, in evicting the protected tenants from his lands?

(*b*) If so, for what reasons?

Shri D G Bindu (*a*) No

(*b*) Does not arise.

CITY ALLOWANCE FOR R T D WORKERS

143 (1059) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether Government have received any representation from the Road Transport Employees Union, Warangal for City Allowances?

(*b*) If so, what action has since been taken thereon?

Shri D G Bindu (a) Yes

(b) The matter is under consideration.

QUARTERS FOR R T D EMPLOYEES.

144 (1052) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) The number of employees of R T D who have been provided with Government quarters?

(b) The number of employees who have not been provided with quarters?

(c) Whether there is any proposal before the Government for constructing quarters during the year 1952-53?

Shri D G Bindu (a) 442 employees of the Road Transport Department have been provided with quarters

(b) 4610 employees of the Road Transport Department have not been provided with quarters

(c) Yes 69 quarters, at an estimated cost of Rs 4,00,000 are proposed to be constructed during 1952-53, at the places mentioned below

Karimnagar	20
Yadgiri	20
Devarakonda	10
Wanaparthi	10
Raichur	9

BONUS FOR R T D WORKERS

145 (1053) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state·

(a) Whether any representation has been received by the Government from the R. T D Employees' Union for grant of bonus equivalent to six months wages for 1950-51 in view of the huge profits made by the Department?

(b) If so, what decision has since been arrived at by the Government?

Shri D G Bindu (a) Yes

(b) The matter is under consideration.

FACTORY ACT FOR R T D

146 (1954) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether the Government are aware of the fact, Factory Act has not been implemented in R T D for mechanical staff at out-depots?

(*b*) Is it also a fact that the hours of work for running and executive staff have not been fixed so far?

(*c*) What action has been taken by the Government in this regard?

(*d*) Why overtime allowance and breach of rest allowance and other allowances have not yet been implemented as provided in the Establishment Code?

Shri D G Bindu (*a*) Government is examining the proposals of the Road Transport Department for the additional staff required to implement the provisions of the said Act

(*b*) The hours of work of the drivers have now been fixed in accordance with the provisions of the Motor Vehicles Act. The case of other executive staff is under consideration.

ARREST OF R T D WORKERS.

147 (1055) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(*a*) How many employees of the Road Transport Department have been arrested and detained without trial since February, 1949?

(*b*) Whether the Government paid full wages for the period of detention as was paid to other Government servants in the Postal Department and State Bank?

Shri D. G. Bindu. 25 employees were arrested and later released.

(*b*) No A subsistence allowance at the rate of half the salary (*i.e*, pay and allowances) was paid during the first year and at 3/8 of the salary from the second year onwards.

ASSAULT ON R T D CONDUCTORS AND DRIVERS.

148 (1056) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) What steps are being taken by the Government to prevent the increasing frequency of assaults on the conductors and drivers of the R T D?

(b) Are the Government aware of the fact that the staff feel apprehensive as they are not sufficiently protected while performing their duties?

Shri D G Bindu (a) Whenever such incidents occur, they are reported to the Police, who take suitable action after making enquiries

(b) The assumption on which the question is based is incorrect.

OVERLOADING IN R T D BUSES

149 (1057) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(a) What steps the Government propose to take to put an end to overloading in buses?

(b) Is it a fact that the overloading is the result of decrease in the fleet of buses on account of short supply of spare parts?

(c) How many buses are off the road at present?

Shri D G Bindu (a) It is proposed to replace the existing smaller capacity buses and augment the existing services, wherever the traffic justifies it, as and when new vehicles become available. These have started arriving and are expected to be on road before 31-3-1953

(b) No There are several reasons contributing to this, *e g*, increase in traffic, movements of commodities, economic factors, etc.

PLACING OF STONES ON ROADS

150 (1088) *Shri Syed Hasan* Will the hon Minister for Home be pleased to state

(a) The reasons for placing stones of different sizes at every cross-road in the city of Hyderabad?

(b) Whether Government are aware of the inconveniences and danger caused thereby to the public during nights?

Shri D G Bindu (a) Several cross roads and 'T' Junctions in Hyderabad and Secunderabad have no traffic islands Traffic at some important cross roads and "T" junctions had to be controlled by constables In order to facilitate easy flow of traffic, minimise chances of accidents and also to save man power, traffic islands were sought to be constructed. Stones and barrels have been placed on an experimental basis and also to make the public traffic minded before erecting permanent structures

(b) The stones are painted white and are quite visible from a distance After dark, at such islands there is also heavier lighting than at other places on the road So far no accidents have taken place at these points These will be replaced by permanent islands as soon as possible

LOCK-OUT IN GOLD MINES

151 (1048) *Shri G Hanmmanth Rao* Will the hon Minister for Commerce and Industries be pleased to state

(a) Why the Hyderabad Gold Mines were locked-out?

(b) Did he receive any deputations from AHTUC to open the mines? Why they were not opened?

(c) What was the loss of production during the lock-out period?

(d) What are the terms of Manging Agency to John Taylor and Company?

(e) Was their remuneration of the Managing Agents increased in 1950 and 1952? If so, how much?

Shri Vinayak Rao Vidyalankar (a) On the 15th October, 1952, the underground workers of Oakleys and Village Mines staged a sit down strike underground and stopped all production With no ore to treat, the management had no option but to close down the other Departments.

(f) Approximately 850 ozs of fine gold valued at approximately O S Rs 2,12,500 Messrs. John Taylor and Sons are not the Managing Agents

(e) Does not arise

BELLAVASTA PALACE

152 (1047) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

(a) Whether and if so, what expenditure was incurred on Bellavasta Palace during the years 1950-51 and 1951-52?

(b) Whether Government have sanctioned any amount for its improvement.

(c) If so, how much?

Shri G S Melkote (a) Expenditure on Bellavasta Palace in 1950-51 and 1951-52

	1950-51	1951-52
(i) Upkeep of B V Palace against lump-sum grant of Rs 32,500 provided annually	21,710	29,121
(ii) Maintenance of allied P W D buildings attached to Bellavasta Palace	2,034	1,840
Total	23,744	30,961

(b) The Government have not sanctioned any amount for improvements of Bellavasta Palace

(c) In view of answer to (b), this does not arise

SINGARENI COLLIERIES WORKERS.

153 (1003) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Finance be pleased to state

(a) Whether the Singareni Collieries Workers Union made a representation for the grant of 10 holidays with pay in accordance with the recommendations of Coal Mines Labour Enquiry Committee?

(b) If so, what decision, if any, has been taken by the Government in the matter?

Shri G S Melkote (a) Yes.

(b) It was refused, as no such holidays are granted in other Coal fields

REPAIRS TO TANK.

154 (1000) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state

(*a*) Whether there has been a demand from the people of Boorgampad for repairing the "Thulamala cheruvu" near Nellipaka in Boorgampad?

(*b*) Whether the Government have called for the estimates?

(*c*) If so, what is the amount?

(*d*) When do the Government propose to take up this work?

(*e*) Whether it is a fact, that if necessary repairs are carried out and the course of the canal changed, it would irrigate about 3,000 acres of land as against the present acreage of 1,400 acres?

Shri Mehdi Nawaz Jung (*a*) No Except that a representation from Shri T B Vithal Rao, M P was received on the subject

(*b*) No As owing to the paucity of funds, it has been decided not to take new projects works

(*c*) In view of reply to (*b*) this question does not arise.

(*d*) As soon as the financial position eases, the restoration of this tank along with others will be considered.

(*e*) Yes

REPAIRS TO BREACHED TANKS

155 (1001) *Shri G Hanumanth Rao* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state.

(*a*) Whether it is a fact that the Government of India have sanctioned a sum of Rs 35 lakhs for repairs of the breached tanks in Hyderabad State?

(*b*) If so, how many tanks will be repaired from this amount?

Shri Mehdi Nawaz Jung. (*a*) Yes

(*b*) 480 tanks with an ayacut of ,29,500 acres are proposed to be repaired from this amount.

Business of the House

مسٹر اسپیکر ۔ معزز ممبران شری کے ۔ نرسمہا راؤ ، ایم ۔ ایل ۔ اے محبوب آباد نے ایک اڈجورنمنٹ (Adjournment) کی درخواست پیش کی ہے ۔ چونکہ یہ درخواست وِدِان دی ٹائیم (Within the time) نہیں ہے ، اسلئے وہ ہاؤس کے سامنے پیش نہیں ہوسکتی ۔

ایک اور اڈجورنمنٹ موشن کی درخواست سری سید حسن نے پیش کی ہے ۔ یہ موشن محدبہ لائیسنس وغیرہ کے بارے میں ہے ۔ اس بارے میں ہاؤس میں کئی سوالات بھی کئے گئے ۔ یہ بتلایا گیا کہ یہ گورنمنٹ آف انڈیا کی پراپرٹی ہے اور اسکے لئے ہماری گورنمنٹ ذمہ دار نہیں ہوسکتی ۔ اس لحاظ سے میں اس اڈجورنمنٹ موشن کو پیش کرنے کے لئے اجازت نہیں دیتا ۔

شری وی ڈی ۔ دیشپانڈے (اپاگوڑہ) ۔ اسپیکر سر میں خود اس بستی میں گیا تھا ۔ وہاں کے لوگوں کے پاس میں خود گیا تھا ۔ یہ بات صاف ہے کہ یہ پراپرٹی گورنمنٹ آف حیدرآباد کے تعویض کی گئی ہے ۔ وہاں کے لوگوں کو جو نوٹس دیگئی ہے میں نے خود ایک نوٹس دیکھی جس میں لکھا تھا کہ ارجنٹلی (Urgently) یہ مکان و یکیٹ (Vacate) کیا جائے ، کیونکہ گورنمنٹ کو اسکی ضرورت ہے اور نیچے پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے ایک آفیسر کی دستخط تھی ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ پراپرٹی گورنمنٹ آف حیدرآباد کے تعویض ہے اور گورنمنٹ آف حیدرآباد ہی اسکو ویکیٹ کروارہی ہے ۔ گورنمنٹ آف حیدرآباد ہی پر اسکی ذمہ داری ہے ۔ اس لحاظ سے اس مسئلہ پر گورنمنٹ آف حیدرآباد کی توجہ مبذول کرنے کیلئے ڈسکشن (Discussion) کیا جاسکتا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ ہاؤس کے سامنے جو بیانات آئے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ یہ پراپرٹی گورنمنٹ آف انڈیا کی ہے ۔ اور دوسری چیز یہ ہے کہ یہ میٹر (Matter) ریسنٹ آکرنس (Recent occurance) کا نہیں ۔

شری وی ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ یہ میٹر آف ریسنٹ آکرنس (Matter of recent occurance) ہے ۔ اب بھی اوکشنس (Evictions) کا سلسلہ جاری ہے اور اس سلسلہ میں نہایت سختی برتی جارہی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ لیکن اڈجورنمنٹ موشن (Adjurnment Motion) کے لئے یہ ایک میٹر آف ریسنٹ آکرنس نہیں ہوسکتا ۔

شری پاپی ریڈی ۔ اسپیکر سر سوالات کے ضمن میں تو یہ کہا جاتا ہے کہ کسی واقعہ کے سلسلہ میں کوئی ریمارک (Remarks) نہ کیا جائے ۔ لیکن جب ایسے لوگ بے گھر کردیئے جارہے ہیں ، جب اس سلسلہ میں کافی اجیٹیشنس (Agitations) ہورہے ہیں ، جب یہ مسئلہ ایک عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے اور جب اس سلسلے میں ایک اڈجرن منٹ موشن لایا جارہا ہے تو اس کو رول اوٹ (Rule-out) کیا جارہا ہے ۔ ،

Mr Speaker I do not agree with the hon Member there.

شری کے - ونمہوان راؤ (محبوب آباد) - اسپیکر - میں نے اواماوس برابر وقت پر تقریباً دو گھنٹے بل بھجوایا تھا - ۱۲ - ۴۵ پر میں نے اسے بھجوایا تھا کوئی زیادہ فرق نہیں ہونے پایا ہے -

مسٹر اسپیکر رولس کے لحاظ سے میں مجبور ہوں -

شری سی ہنمنت راؤ - جہاں تک میرا خیال ہے میرے اسے ۱۲ بجے سے پہلے بھیجا ہے - مگر ممکن ہے دفتر میں غلط ٹائم درج کیا گیا ہو - میں نے خود اسکو ۱۲ بجے سے پہلے بھجوایا ہے

مسٹر اسپیکر - ایسا نہیں ہے -

ایک آنریبل ممبر - مسٹر اسپیکر سر مجھے یہ کہنا ہے کہ اگر وقت پر بھجوانے کے باوجود وہ سکریٹری صاحب کے پاس یا کسی اور کے پاس رکھا جائے تو اسکی ذمہ داری کس پر ہے ؟

مسٹر اسپیکر - جس وقت وہ آفس میں وصول ہوتا ہے اسکی انٹری کی جاتی ہے -

It may be received at any time by the office Of course, the time of receipt is noted. Whether the Speaker is there in the office or not, it does not matter

We shall now proceed to the next business on the Agenda.

شری سید حسین - موور (Mover) ہونے کے تعلق سے میں یہ کہونگا کہ اسکی ذمہ داری گورنمنٹ آف انڈیا پر ہے یا

مسٹر اسپیکر - میں نے رولنگ (Ruling) دیدی ہے -

Mr Speaker We shall take up the next item on the agenda.

شری سید حسین میں یہ کہونگا کہ اگر گورنمنٹ مزید بلس کے سلسلے میں جب وہ ہاؤس میں پیش ہوں تو کم از کم موور کو اظہار خیال کا موقع دیا جانے کے بعد تصفیہ کیا جانا چاہئے -

مسٹر اسپیکر - جس معاملہ کا تذکرہ اس الحرن سٹ میں کیا گیا ہے وہ کوئی نئی چیز نہیں - پہلے کئی مرتبہ اس بارے میں ہاؤس میں بحث ہوچکی ہے -

شری سید حسین - میرے پاس اس بارے میں کافی مواد موجود ہے اور میں .

Mr Speaker: Order, order Shall we take up the resolution or the bill?

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ اڈجرنمنٹ آف آرڈر میں ہے یہ ویلیج کسٹی کیلئے
ایک نوٹس دوسرا ابھی معلوم نہیں ہوا کہ کیا وہ اڈمٹ (Admit) ہوا یا کیا۔

We shall take it up tomorrow, as it was received much late.

Resolution re 40% reservation of Producion of Dhoties and Sarees to Handloom Industry

Mr Speaker Let us now take up the legislative work. There are two items for today, one is L A. Bill No 41 of 1952 and the other—a resolution to be moved by the Commerce Minister I would like to know whether we should take up the Bill first or the Resolution I would prefer that the resolution be taken first. (Pause)

We shall take up item No 5, the resolution, first.

Shri V B Raju will move it.

Shri V B Raju (The Minister for Labour, Information, Rehabilitation and Planning) Mr Speaker, Sir, I beg to move

"That this House, while welcoming the Government of India's decision to reserve 40 per cent. of production of dhoties and saries for handloom industry, strongly urges that in order to provide a stable market for the country's most important and biggest cottage industry *i.e*, handloom weaving, on which one million men women of this State subsist, the weaving of all dhoties and saries woven from cotton yarn of 20 to 80 counts should be reserved exclusively for the handloom weaving industry in the country This House is further of opinion that, in order to implement this reservation effectively, the Government of India should take suitable steps to prevent the mill industry from by-passing the rule by producing cotton cloth woven from cotton yarn 20 to 80 counts whose width is 44" to 54" and which can be used by employing some divices of colouring and bordering as dhoties and saries This House also strongly urges the Government of India to take suitable steps as may be necessary to produce and make available the requisite qualities and quantities of yarn manufactured out of India cotton to the handloom industry"

Shri V D Deshpande (Ippaguda) May I move the amendments immediately or afterwards?

Mr Speaker The amendments may be moved now There are only two amendments, both standing in the name of shri V D Deshpande

Shri V D Deshpande Mr Speaker, Sir, I beg to move "That in line 21 of the Resolution delete ' " ' after the word 'Industry and add the following words and figure namely,

"and at the price level of 1947"

Mr Speaker Amendment moved

"That in line 21 of the Resolution delete ' " ' after the word 'Industry and add the following words and figure namely,

"and at the price level of 1947"

Shri V. D Deshpande Mr Speaker, Sir, I beg to move

"That the following paragraphs to the resolution may be added

'At the same time this House is of opinion that the interest of the Textile workers should be safeguarded and effective steps should be taken to see that no retrenchment is resorted to in the Textile industry during the enforcement of aforesaid measures

This House further urges upon the Government of India and the Government of Hyderabad as concerned to take the following steps to safeguard the interests of the handloom weavers, viz —

(1) That instead of entirely depending on the imports from Dollar-Sterling area of high prices, other avenues should be utilised to meet our needs of long-staple cotton

(2) That yarn produced in our country, being short of our own needs should on no account be exported.

(3) (a) That the Government should help to clear the accumulated stocks by purchasing its needs for military, police and postal departments and supplying municipal employees through Corporation, Municipalities and Panchayat

Boards, and by arranging for barter agreements with countries traditionally using our handloom production For the marketing of handloom products of Purchasing Board be constituted, consisting of representatives of weavers' co-operatives and other weavers' organisations, master weavers and handloom factory owners and handloom workers' union

(b) The Government should help the Co-operative Societies to sell the cloth on hand at prices within the reach of the ordinary Indian consumer, by subsidising the Societies for losses incurred by on such sales

(4) That with a view to organize this industry and to standardize production Government should take immediate steps to bring all weavers into Co-operative Societies and that for this purpose, Government should advance loans of at least a minimum of Rs 50 to each weaver, to enable him to join Societies and also advance loans directly to the primary co-operative societies to the extent necessary

(5) Government to give subsidies to such Handloom factories as are deserving urgent help for restarting work.

(6) That Excise Duty and Sales Tax on handloom cloth should be removed completely

(7) That handloom workers should be exempted from house tax.

Mr Speaker Amendment moved

" That the following paragraphs to the resolution may be added

'At the same time this House is of opinion that the interest of the Textile workers should be safeguarded and effective steps should be taken to see that no retrenchment is resorted to in the Textile industry during the enforcement of aforesaid measures

This House further urges upon the Government of India and the Government of Hyderabad as concerned to take the following steps to safeguard the interests of the handloom weavers, viz —

(1) That instead of entirely depending on the imports from Dollar-Sterling area of high prices, other avenues should be utilised to meet our needs of long-staple cotton

(2) That yarn produced in our country, being short of our own need should on no account be exported

(3) (a) That the Government should help to clear the accumulated stocks by purchasing its needs for military, police and postal departments and supplying municipal employees through Corporation, Municipalities and Panchayat Boards, and by arranging for barter agreements with countries traditionally using our handloom production For the marketing of handloom products of Purchasing Board be constituted, consisting of representatives of weavers' co-operatives and other weavers' organisations, master weavers and handloom factory owners and handloom workers' union

(b) The Government should help the Co-operative Societies to sell the cloth on hand at prices within the reach of the ordinary Indian consumer, by subsidising the societies for losses incurred by on such sales

(4) That with a view to organize this industry and to standardize production Government should take immediate steps to bring all weavers into co-operative societies and that for this purpose, Government should advance loans of at least a minimum of Rs 50 to each weaver, to enable him to join Societies and also advance loans directly to the primary co-operative societies to the extent necessary

(5) Government to give subsidies to such Handloom factories as are deserving urgent help for restarting work.

(6) That Excise Duty and Sales Tax on handloom cloth should be removed completly

(7) That handloom workers should be exempted from house Tax.

Shri V B Raju Should discussion take place on the resolution keeping in view the amendments?

Mr Speaker Yes.

Shri V B Raju I have to submit, Sir, that the Government needs time to consider the amendments now moved and find out their implications. It may therefore be

not possible to speak on the merits and de merits of the amendments at this stage

After general discussion on the resolution taken place, Government would be in a position to consider the amendments

Mr Speaker Should we postpone the consideration of the resolution till tomorrow ?

Shri V D Deshpande We can have General discussion today and the amendments may be taken up tomorrow

Mr Speaker We can probably consider both together

Shri V D Deshpande In that case, we may postpone the consideration of the resolution tomorrow Sir

Mr Speaker Consideration of this resolution and amendments will be taken up tomorrow We shall now take up first reading of L A Bill No XLI of 1952

L A Bill No XLI of 1952, The Hyderabad (Application of Central Acts) Bill

Shri Jaganatha Rao Chandarki (The Minister for Law and Endowments) I beg to move

"That L A Bill No XLI of 1952 A Bill to apply to the State of Hyderabad certain Central Acts affecting Hindu and Muslim Law be read a first time "

Mr Speaker Motion moved,

"That L A Bill No XLI of 1952, The Hyderabad (Application of Central Acts) Bill, 1952 be read a first time "

شری جگناتھ راؤ چندرکی سنٹرل ایکٹس جن کی تعداد ۹ ہے انہیں
ریاست حیدرآباد میں اطلاق (Apply) کرنے کیلئے ایوان کے سامنے ایک بل پیش
کیا گیا ہے ایوان کے ارکان اس سے بخوبی واقف ہیں کہ اس سے قبل ایک
آرڈیننس کی جانب سے عارضی طور پر ایک بل اسی سیشن میں پیش کیا گیا تھا حکومت
کی جانب سے ایوان کو (विश्वास) دلایا گیا تھا کہ اسے ہم جلد ہی

کر کے کہ ے ای جانب ایک بل ن دے ولی ہے جاہد اس او ں
(Assurance) کے بعد ارن ے کہ واپس لے لا اسسوال ہے
کی اا ہا انا دلے بھی اے بلس کی م ے ہے ا س ں عرض کرونگا کہ
ہ طرح ایک ارمل س ہ ن لیا بھاد ای را س س فا ن امد نا
جاے اسطرح ہد ب بھی نا ہم س دی ہے لا ہاے ہا اور ملم قوانی میں
دوسرے صو ن کے دا اس کے لحاظ سے ہ صادہے اکہ ہم د اجاے ہ اد اد
ایکٹس کے ری عمل (Preamble) میں لاداگا ہے ہاجدہ اے ہ ا و لا
(Hindu Law) اور مسلم لا (Muslim Law) کے جسا کہ دو کے
اور ہاو ان کے د ے ہ ن کے داس سے جا کب درا ضروری سمجھاگا اس
لیے ہ حواکس ھاوس س ن لیے گیے ہیں ۸ ایک ہے

The Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) Act, 1928 (XII of 1928)

اں ایک دہ ہم ہاے امر بھی لاگو کرا جاہیے ھیں کیونکہ جا ماں کے دگر
اسسس س بھی رائج ہے امر کب س تمام عاب ا رسر د س (Restrictions)
کو ہم کر کے صرف ۲ کی جا ئک اکو جاوند لیاگیا ہے با د ا یے ذہن اسلسر
(disabilities) جس سے نقصان ہوے کا اا ہے ہا ہ مع رہے آج کےحالات کے
ء ں نظر جبکہ دیگر تمام اشس میں اس فا ن سے استفادہ لیا جارہا ہے د ل ( )
ہ در آباد ریاست کے د گ ھی اس سے کیوں محروم رہیں ۶ اںلیے ہ اسب سمجھاگا کہ
دا سی ڈس اسلٹر (disabilities) د قائم رکھیے ہوے دگر تمام
ڈس ا لہ رکہ ہم کر دیا جاے

دوسرا ایکٹ ۸ ہے -

The Hindu Law of Inheritance (Amendment) Act, 1929 (II of 1929)

ہ فا ن و ا ے کے س ہے ف ہ ہا لا (Hindu Law) ہمارے
اس بانلہ ہے ایکے لحاظ سے و نا کی فہر ب س بہا ، نا ا ا وعیرہ کا ظہار کیا گیا
ہے جس سے بعض قریبی رشتہ دار وراثت سے محروم ہو جاتے ہیں ہ م اسر (सम्बन्ध)
کے لحاظ سے انہیں کوئی حقوق نہیں مل سکیے تھے ا لیے سرل گو ء ٹ سے اں بانص کو
سس طر رکھیے ہوئے ایک قا ون ماون کیا تھا ہ ہ ا آباد س امد ۸ تھا اںکو
اب اد کرنے کے لیے ہ ہ دہ بل ھاوس میں ن کیا گیا ہے اس میں ہ کہا
گیا ہے کہ دور کے رشتہ داروں کی حق ق دیے کی بجاے قریب کے رشتہ داروں مثلاً

Son's daughter, daughter's daughter, sister, sister's son
o

کو حقوق ملے ہیں صاف نہیں ہے لیے اس سنٹرل ایکٹ کو ہمارے اس
میں نافذ کیا جا رہا ہے

یہ ایکٹ ہے

The Hindu Women's Rights to Property Act 1937 (XVIII of 1937)

جسکو بھی ہم یہاں نافذ کرنا چاہتے ہیں اسکا منشاء یہ ہے کہ مشترکہ ہندو خاندان ہو یا
علحدہ خاندان ہو اس میں بیٹے کی بیوی اور پوتے کی بیوی کو وراثت میں دھرم
شاستر کے لحاظ سے کوئی حق نہیں ملتا تھا وہ صرف پرورش کی حد تک ہی حقوق رکھتے
ہیں اس ایکٹ کے ذریعہ سے بیٹے کی بیوی اور پوتے کی بیوی بھی خاندان کی ایک فرد تصور
ہوتی ہے اسلیئے انکو بھی وراثت کے حقوق دیئے جا رہے ہیں ہماری ریاست میں بیوہ
کی زندگی (बुगती) ہے وہ قابل غور ہے جب انکے شوہر کی وفات
ہوجاتی ہے تو انہیں زندگی بسر کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ سہارا دیا جانا چاہیئے یہ ایک
واجبی امر بھی ہے اسلیئے اس سنٹرل ایکٹ کو بھی یہاں نافذ کرنا ضروری سمجھا گیا

The Dissolution of Muslim Marriages Act, 1939 (VIII of 1939)

یہ مسلم لا بھی ہمارے اس موجود ہے لیکن ہماری ریاست کی تاریخ بھی کچھ
علحدہ ہے قرآن شریف اور شریعت کے مطابق ہونے کے باوجود طلاق وغیرہ
کے بارے میں کچھ کنفیوژن (Confusion) ہو گیا ہے اسلیئے اس بل
کے ذریعہ جملہ امور کو ایک جگہ کر کے صاف لانے کی کوشش کی گئی ہے دوسری بات
یہ ہے کہ اس قانون کے اپلیکیشن (Application) سے یہ ہوگی کہ اگر کسی مسلمان
عورت کا شوہر اپنا مذہب تبدیل کردے تو ایسی صورت میں عورت کو اختیار دیا
گیا ہے کہ وہ چاہے تو طلاق حاصل کر سکتی ہے اسباب کو منظم شکل میں بیان کیا گیا
ہے کہ کن صورتوں میں طلاق حاصل کی جا سکتی ہے

The Hindu Married Women's Right to Separate Residence and Maintenance Act 1946 (XIX of 1946)

دھرم شاستر کے لحاظ سے ہندو عورتوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اگر انکی زندگی مصیبت زدہ
بن جائے اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہ کر زندگی بسر کرنا نہ چاہیں تو وہ علحدگی
اختیار نہیں کرسکتیں کیونکہ جائداد وغیرہ پر بھی انہیں حقوق حاصل نہیں رہتے اس
ایکٹ کے ذریعہ یہ رعایت دیئے گئے ہیں کہ اگر کسی عورت کے ساتھ بے رحمی کا سلوک
کیا جاتا ہو اور وہ اپنی زندگی راحت کے ساتھ اپنے شوہر کے ساتھ رہ کر نہ گزار سکتی
ہو تو اپنے شوہر سے علحدہ ہو کر الگ مکان میں رہ سکتی ہے جسکے اخراجات شوہر
برداشت کریگا ہمارے دھرم شاستر میں ایسا حق نہیں دیا گیا تھا البتہ ضابطہ فوجداری

س کی ٭ ں میں کن مکوں نکو (In effective) سمجھا گیا
اس لیے یہ بہتر ہوگا کہ ایک نو جوان کے دو ہے ا س بس بھی نافذ ہے ہمارے
پاس بھی نافذ کرنا مناسب سمجھا گیا
سمجھتا ہوں ہے

The Hindu Marriage Disabilities Removal Act, 1916 (XXVIII of 1946)

ہمارے پاس سگو تر وِواہ (सगोत्र विवाह) اس صورت میں بھی نہیں ہوسکتا تھا
جبکہ سپنڈ (सपिंड) ہو شادی نا ممکن اسی قسم کی لی واقعات ہیں ان
موضوعات کو دور کرنے کیلئے یہ مرکزی ایکٹ کو یہاں نافذ کیا جارہا ہے تاکہ سگوتر وواہ
(सगोत्र विवाह) کو جبکہ سپنڈ ہو تو قرار دیا جاسکے

ان ایکٹس کو قوانین کے بارے میں کہتے ہوئے میں وضاحت کرنا ضروری خیال
کرتا ہوں کہ ان کرد ایکٹس ٹاکس ہیں اسی (Concurrent list) کے تحت آتے
ہیں جن سے مرکزی گورنمنٹ بھی متعلق واقف ہیں اور جن کی بدولت کا یہ مرکزی گورنمنٹ
کو بھی ہے و اسٹیٹ گورنمنٹ کو بھی ہے لیکن پھر بھی مرکزی گورنمنٹ سے لکھکر
دریافت کیا گیا تو جواب دیا گیا ہے کہ سے گورنمنٹ مناسب سمجھتی ہے تو ان ایکٹس
کو اپلائی (Apply) کیا جا سکتا ہے یہ تاکہ ہم جانتے ہیں ہندو کوڈ بل
(Hindu Code Bill) ابھی مختلف مراحل طے کررہا ہے اسلیے اسکے پاس
ہونے تک انتظار کرنے کے بجائے یہ مناسب سمجھا گیا کہ ان قوانین کے اسے دوسرے یہاں
کی رعایا کو یہ وقت نہ رکھا جائے جب کوڈ بل جاری جیسا در لاگو کیا جائیگا اسوقت تک
انتظار کرنے کی بجائے درمیانی وقفہ میں ان قوانین کو نافذ کرکے رعایا کو مساوی درجہ
دینے کی کوشش کیجارہی ہے جس طرح شاردا ایکٹ (Sharada Act) کے
وقت گڑ بڑ مچی تھی اسی طرح اس سوشل ریفارم (Social Reform) یعنی ہندو
کوڈ بل کے نفاذ کے بارے میں بھی بہتا کی طرف سے احتجاج کیا جارہا ہے۔ ممکن ہے کہ اسکے
نفاذ میں کچھ عرصہ لگے کیونکہ سوسائٹی سوشل ریفارمس کو جلد قبول کرنے کیلئے تیار
نہیں ہوتی جیسا کہ پہلے کہا گیا اس درمیانی وقفہ میں ان قوانین کو اس اسٹیٹ میں
بھی نافذ کرنے کی منظوری چاہی جارہی ہے ان وجوہات کی بنا پر میں امید کرتا ہوں کہ
ایوان اس بل کو منظور کریگا ۔

شری ایسے راج ریڈی مسٹر اسپیکر میں مسودہ قانون نمبر (۲) سنہ ۱۹۵۲ ع
کا خیر مقدم کرتا ہوں لیکن جس دن سے اس مسودہ قانون کو میں نے دیکھنا شروع
کیا اس میں یہ شبہات اس نقطہ نظر سے پیدا ہو رہے ہیں کہ آیا یہ بل جو پیش
کیا گیا ہے منظور ہو جائے تو کیا نفاذ پاسکتا ہے یا نہیں اور عدالت کی زد میں تو
نہیں آئیگا اس لحاظ سے مختلف نقاط نظر سے میں اس قانون پر بحث کرونگا میرا خیال

یہ ہے کہ بہتر ہوتا اگر اسکو سلکٹ کمیٹی (Select Committee) کے
سپرد کر دیا جاتا تاکہ اسکے جو ناقص ہونے والے ہیں ان پر کافی غور کیا جاتا اسکے
بعد پھر اسکو ایوان میں لایا جاتا تو بہت تھوڑے عرصہ میں یہ قانون پاس ہوسکتا۔
سب سے پہلے یہ بتایا کہ ایرسل سے جو اصلاح دے رہا ہے کہ مرکزی حکومت کے سامنے
یہ دو کوڈ بل ہے اور یہ بھی کہا کہ اس سے گورنمنٹ چاہے تو کوئی قانون جو
کنکرنٹ لسٹ (Concurrent list) سے تعلق رکھتا ہے نافذ کرسکتا
ہے صحیح ہے لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ ہمارے یہاں اسکو نافذ کرنے کا کیا طریقہ
اختیار کیا جا سکتا ہے کیا ہم اس قانون کو جو مرکز کا ہے جوں کا توں اڈاپٹ
(Adopt) کرسکتے ہیں یا اوس قانون کو منسوخ کرکے علحدہ مسودہ قانون
کی شکل میں ایوان میں لا سکتے ہیں یہ دو شکلیں ہیں اگر اوس قانون کی نقل
کرکے علحدہ انڈیپنڈنٹ (Independent) مسودہ قانون کی
صورت میں ایوان کے سامنے لائے تو ہمارے سامنے ایک مسئلہ رہتا وہ یہ کہ آیا ان
مسودوں میں کوئی پراویژن یا کلازیں ایسے تو نہیں ہیں جو مرکزی حکومت کے
قانون کے متناقض ہیں یہ خبر دیکھنی پڑیگی۔ دستور کے آرٹیکل (۲۰۴) کے تحت اس
میں ایسے تناقض کے پیدا ہونے کا سوال نہیں ہے ایسی صورت میں میں سمجھتا ہوں
کہ کوئی دستوری دقت پیش نہیں آتی بجائے اسکے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ مرکزی
حکومت کے قانون میں ترمیم کریں اور اسکو ہمارے اسٹیٹ میں منطبق کریں ہمیں
دیکھنا ہے کہ یہ کہاں تک صحیح ہے سب سے پہلے ہمیں اسکی عبارت دیکھنی پڑیگی
کہ جیسا کہ دوسری ریاستوں میں ہے اور کی گئی مرکزی قانون میں ترمیم کرکے
کوئی ریاست اس ترمیمہ مرکزی قانون کو اپنے سے منطبق کرسکتی ہے یا نہیں کیا
مرکزی حکومت کے قانون میں اس طرح کا پراویژن ہوا کرتا ہے ؟ دفعات ۲ و ۳ کو
دیکھیں تو ایک وضاحت ہوسکتی ہے میں نے مرکزی حکومت کا قانون اسبارے
میں دیکھا اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ پرسں انڈیا سے منطبق ہوگے ایسا کوئی
حکم یا کلاز یا پراویژن نہیں کہ جس کی بنا پر کوئی ریاست بذریعہ ترمیم مرکزی
قوانین کو اپنے سے منطبق کرسکیگی اسکے بعد دیکھنا یہ ہے کہ دستور میں کیا اس
بارے میں کوئی پراویژن ہے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحت کوئی اکسٹنشن
(Extension) یا سیونگس (Savings) کا کوئی پراویژن دستور
کے تحت کس جگہ پر ہے ، یہ بھی دیکھنا ہوگا باب (۹) میں سیونگس اینڈ ریپیل
(Savings and Repeal) کے متعلق جو دفعات ہیں انکو میں
نے دیکھا ہے ایسی کوئی بات اس میں نہیں ہے آرٹیکل (۹۳) جو ریپیل سے
متعلق ہے اس میں صرف ایسا کہا گیا ہے کہ انڈیپنڈنس ایکٹ آف ۱۹۴۷ و قانون
بابت ۱۹۳۵ ع منسوخ کیے جاتے ہیں اسکی تعبیر کیا کی جاسکتی ہے ، اس پر ہمیں
غور کرنا چاہیے کانسٹیٹیوشن کا آرٹیکل (۳۶۷) میں نے دیکھا ہے میں ہم کو

امر یہ (Interpretation) کا جو ایکٹ ہے جہاں تک گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ ع کے جنرل کلازس (General Clauses) کی تعبیر کا تعلق ہے اگر ہم مرکزی قانون کی عبارت متعلق دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ایکٹ ۔ وغیرہ کے الفاظ کیا ہونگے اگر ہمیں غور کرنا چاہئے آیا اوس قانون کے تحت جو اعمال کئے جاچکے یا قانون واضح ہونگے وہ دستور کے تحت ایسے ہیں جو جائز و نافذ متصور ہونگے اسکے آگے کالعدم ہونگے لیکن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ ع کے تحت کسی ایکٹ کو ترمیم کرکے نافذ کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے کیا وہ کانسٹیٹیوشن کے نفاذ کے بعد نافذ رہ سکتا ہے ؟ تعبیر و اطلاق کا اصول یہ ہے کہ وہ قانون جو کانسٹیٹیوشن کے نفاذ کے ساقط ہوکر نافذ رہ سکتا ہے کانسٹیٹیوشن صاف کہتا ہے کہ وہ احکام و قوانین جو کانسٹیٹیوشن کے بعد ساقط ہوکر کالعدم ہونگے اس روشنی میں دیکھیں تو دستور کی رو سے کوئی پراویژن (Provision) ایسا طے نہیں آیا جس کے تحت ہم سمجھ سکیں کہ خود اس قانون کی ترمیم کرنے کا اختیار کسی اسٹیٹ کو دیا گیا ہے ایسا کوئی آرٹیکل دستور میں نہیں ہے البتہ ایک مد دوسری شکل یہ ہے کہ دستور کے عام اصول ترتیب و کمپائلیشن (Compilation) میں ایسی اجازت ہے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ آیا اس دستور کے وضع کرنے والوں کے پیش نظر یہ خبر بھی کہ کنکرنٹ لسٹ کے مضمون کے متعلق جو قوانین ہیں ان میں ترمیم کرنے کا اختیار ریاستوں کو حاصل ہے میں نے تو پورا دستور پڑھا اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس بارے میں واضعان دستور کے پیش نظر ہرگز یہ خبر یہ نہیں بلکہ اسکے برعکس اصول پیش نظر تھا مثلاً آرٹیکل (۲۵۲) کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ اس میں دو یا تین ریاستیں جنکو لسٹ نمبر ۲ کے مضامین کے متعلق قانون سازی کا اختیار دیا گیا ہے یکساں کرنی قانون جاری چاہیں تو ذریعہ قرارداد مرکز سے ایسی خواہش کی جاسکتی ہے اور یہ قانون سازی کوئی ریاست رزولیوشن پاس کرکے اسکو متعلق کرلے سکتی ہے در اصل قانون سازوں کے سامنے جو اصول پیش نظر تھا وہ یہ تھا کہ اگر مرکزی حکومت کے قانون میں ترمیم منظور ہو تو اس قسم کے قانون وہ بنانے کا پروسس (Process) یہ ہے کہ ہم رزولیوشن (Resolution) پاس کرکے مرکزی قانون کو ترمیم کرسکتے ہیں ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مرکزی قانون کی ترمیم ریاستیں بنانے کرسکتی ہیں ۔ البتہ سنہ ۱۹۳۵ ع کے ایکٹ کے تحت سکشن (۱۰۳) میں کہا گیا ہے

Section 108 of the Government of India Act 1935

"If it apears to the Legislatures of two or more provinces to be desirable that any of the matters enumerated in the Provincial Legislative List should de regulated in those provinces by Act of the Federal Legislature and if resolu-

tions to that effect are passed by all the Chambers of those Provincial Legislatures it shall be lawful for the Federal Legislature to pass an Act for regulating that matter accordingly but any Act so passed may, as respects any province to which it applies, be amended or repealed by an Act of the Legislature of that Province"

صاف طور پر وہاں اس اصول سے انحراف کرتے ہوئے ترمیم رکھا گیا ہے ۔ دستور کے
نفاذ سے پہلے جو لائحہ رہا ہوں نے اس ایکٹ کے بارے میں جو اس طرح سے ترمیم و تبدیلی
کرنے کی کوشش کی ہے ۔ جسکے متعلق کہا گیا کہ وہ عمل جاری ہے ۔ گورنمنٹ آف
انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ کے تحت جو ایکٹ بنا ہے اسکے تحت ان راؤ میں کو اختیار تھا
اس حق کو انہوں نے نافذ کیا ہے لیکن جو کچھ اس وقت تک کیا گیا اس پر اعتراض نہیں
ہوگا مگر آج جبکہ دستور نافذ ہوچکا ہے تو ایسی صورت میں دستور اسکی اجازت نہیں
دیتا ۔ صراحت اس امر کی بہ صراحت مظہر ہے کہ جو جامع قانون بنائے گی
اسی کو اس قانون کی ترمیم کا اختیار ہے اور اسکے خلاف عمل اوس وقت کیا جاسکتا ہے
جبکہ قانون الصراحت اس کی اجازت دے ۔ تا وقتیکہ قانون اسکی اجازت الصراحت نہ
دے ایسا نہیں کیا جاسکتا ۔ یہ جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے یہ صرف غیر ضروری ہے،
بلکہ خلاف دستور بھی ہے ۔ اس لئے ہم انڈیپنڈنٹ بل (Independent Bill)
لاسکتے ہیں ۔ جب ہمارے سامنے ایک ٹکنیکل مسئلہ پیش ہے تو ہم کس طرح اس
قسم کی ترمیم کرسکتے ہیں ؟ ہم اگر یہ مان لیں کہ دستور میں کوئی ایسا پراویژن
موجود ہے جس کے تحت مرکز کے کسی قانون میں ترمیم لائی جاسکتی ہے تو میں کہونگا
کہ یہ منشا دستور کے خلاف ہے ۔ کیونکہ جہاں ایک دفعہ کی ترمیم کا اختیار کسی
ریاست کو حاصل ہو تو پورے قانون کی ترمیم کا اختیار بھی حاصل ہونا چاہیے لیکن
جس طرح ہم مرکزی قانون میں ترمیم نہیں کرسکتے اسی طرح میں یہ کہونگا کہ دفعہ
۲ کی ترمیم بھی ہم نہیں کرسکتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کا مسودہ قانون ہم
پاس کریں تو وہ عدالت کی زد میں آجائیگا اور بہت ممکن ہے کہ اس ایک ٹکنیکل
پوائنٹ (Technical point) پر یہ قانون منسوخ ہوجائے ۔

میرا منشاء صرف یہ ہے کہ اس میں کچھ ایسی چیزیں آگئی ہیں جنکی وجہ سے
یہ بل غور طلب ہو جاتا ہے اور ظاہر کو پیش نظر رکھکر اس کی زیادہ اصلاح کی
ضرورت ہے ۔ ایک اور چیز کی طرف میں ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ
گورنمنٹ آف انڈیا کا ایکٹ سنہ (۳۵) ہو یا ہمارا دستور ہو ان ہر دو میں اگریکلچرل لانڈ
(Agricultural Land) اسٹیٹ سبجکٹ (State Subject)
ہے لفظ پراپرٹی (Property) کے معنے میں یہ زرعی جائداد
داخل نہیں ہے ۔ فیڈرل کورٹ کے نظائر بھی ہیں جن میں پراپرٹی کے لفظ کو ڈیفائن (define)
نہیں کیا گیا ۔ اس لیے جنرل کلازس ایکٹ (General Clauses Act) کی

رو سے اس لفظ کی تعریف میں مال منقولہ اور غیر منقولہ داخل ہوتا ہے۔ یہاں جس طرح
لفظ پراپرٹی کی تعریف کی گئی ہے اوس کے متعلق تو میں نے یہ سمجھا کہ اراضیات
زرعی بھی ان میں ہے لیکن جب ایک فاضل رکن نے میرے سامنے ایک نظیر دی تو
میں بھی مشکل میں پڑ گیا۔ فیڈرل کورٹ نے ان قوانین کے متعلق سے قطعی طور پر
تصفیہ کیا ہے جو کہ جب کوئی لجسلیچر کوئی قانون بناتا ہے اسکے متعلق اصول
مقرر ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حدود میں رہ کر قانون بنایا ہے اور جہاں تک ہوسکے
اس قانون کو جواز دینے کی عدالت کی کوشش ہوتی ہے۔ اس نقطہ نظر سے فیڈرل
کورٹ نے یہ تصفیہ کیا کہ پراپرٹی کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اوسکے معنی اراضیات زرعی
کے نہیں ہوسکتے اس لیے کہ ان قانون سازوں کے متعلق یہ تصور نہیں کیا جاسکتا
کہ انہوں نے اپنے اختیار کے باہر کی جائداد کو ٹرینک کرنے کا تصور اپنے سامنے رکھا ہو۔
چنانچہ اسی وجہ سے پراپرٹی کی جو تعریف کی گئی وہ یہ ہے

"Property means property minus agricultural lands"

یہ گویا تعریف کی گئی ہے اور یہ تعریف تسلیم کی گئی ہے چنانچہ اسی وجہ سے دیگر
پروانسس میں اس کے بارے میں مزید ترمیمات کی گئیں اور پراپرٹی کی تعریف کی وضاحت
کرنے کی کوشش کی گئی میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب ہم وراثت کے حقوق
عورتوں کو اور دوسرے لوگوں کو دے رہے ہیں تو پھر یہ لفظ پراپرٹی اس طرح سے
نہیں رکھ سکتے چنانچہ ترمیمات اسی لفظ سے متعلق ہیں یہ میں نے سرسری طور پر
غور کرنے کے بعد ہاوس کے سامنے رکھا اور میرا خیال یہ ہے کہ اس کے لیے اور زیادہ
اسٹڈی کی ضرورت ہے اس لیے اسکو سلکٹ کمیٹی کے سامنے رکھنا مناسب ہوگا۔ ان
ہیریٹنس (Inheritance) کا جو قانون ہے اس میں چند چیزیں جو
مجھے کچھ غور طلب معلوم ہوتی ہیں وہ میں ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔ دھرم شاستر
میں لونٹک، اڈیٹ (Lunatic idiot) اور اس طرح چند لوگوں کو
محروم الارث قرار دیا گیا ہے لیکن اس قانون سے کیا انجام ہوتا ہے؟ یہ نہ صرف دیگر
لوگوں کو حق وراثت دیتا ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ لوناٹک (Lunatic) اور
اڈیٹ (Idiot) کو بھی مشروط طریقہ سے وارث قرار دیتا ہے۔ مگر
وہاں ان دونوں کو محروم کرنے کے لیے دو شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔ ایک تو یہ
بائی برتھ (By birth) یعنی پیدا ہی ایسا ہو اور جس وقت وراثت کا
سوال پیش ہو اوس وقت بھی وہ ایسا ہو۔ اس بارے میں یہ نہیں کہ میں اسکی مخالفت
کر رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اس وقت میری کوئی کنسڈرڈ اوپنین
(Considered opinion) نہیں بلکہ ایک سرسری رائے میں دے رہا ہوں۔
اس کے اندر کچھ ایسی باتیں پائی جاتی ہیں مثلاً وہ اگر لپراسی (Leprosy)
میں مبتلا ہو یا سکسولی امپوٹنٹ (Sexually impotent) ہو تو دھرم شاستر
نے ان چیزوں کو ممنوع کیا ہے۔ کیا ایسے شخص کو وارث مانا جاسکتا ہے یا کیا؟

اگر ایسا ہے تو اسکے اثرات کیا ہونگے؟ سماج کے تعلق سے اور ان عورتوں کے تعلق
سے جو صدیوں سے مصیبتیں اٹھارہی ہیں برا اثر پڑیگا یا کیا؟ جو شخص لٹریچر میں
مبتلا ہے اس شخص کے متعلق جائداد کی وراثت کہاں تک یہ مفاد سماج ہوگا یہ
امر غور طلب ہے اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ دھرم شاستر صدیوں کے عرصہ کا سمجھہ
ہے میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اس میں ایسی شرطیں بھی ہیں جو تبدیلی کے قابل ہیں
اور جو تبدیل کی جارہی ہیں تاہم ان تمام شرطوں کو سمجھکر اور اوسکے مختلف
پہلوؤں کو دیکھکر مجھے ایک حدتک اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ہم اسکی زیادہ
جانچ کریں اوسکے بعد

and not disposed of by wills

گویا انکورر (ی) میں جو مانا گیا ہے اس میں ول (will) بھی آرہی ہے۔
وراثت جو دیے رہے ہیں وہ مشروط ہوگی تو سوال یہ ہے کہ ہم وصیت کو رکھیں یا
نکالیں اگر وصیت کو رکھیں تو کن صورتوں میں رکھیں یا کن صورتوں میں نہ رکھیں
آف ہینڈ (Off hand) تو نہیں کہا جاسکتا کہ نہ رکھیں یا نکالدیں۔
ہوسکتا ہے کہ بعض صورتوں میں ایسی وصیتیں دھرم شاستر کی روسے یا سماج کے حالات کے
حسب خطرناک ثابت ہوں جو عورت ایک زمانہ دراز سے مانگ رہی ہو اور جو عمرآزاد
رہی ہو اوسکے حقوق ہمارے پیش نظر رہنا چاہیے۔ اسکے حقوق کو تسلیم کرنا چاہیے
اور اسکے مطابق قانون پر غور کرنا چاہیے میں ایک مثال دیتا ہوں کہ خاندان مشترکہ
کا کوئی جوان لڑکی مرجائے تو اسکی بیوہ نابالغ یا کہیے کہ بالغ ہے ایسی صورت میں
اگر وہ جائداد بہت بڑی ہے یا فرض کیا جائے کہ اوسکی سالانہ آمدنی ۱ ہزار کی ہے
اور وہ منقسم خاندان میں ہے تو دھرم شاستر کی روسے بیوہ اپنے شوہری جائداد کی
وارث قرار پائے گی لیکن مشترکہ خاندان کی صورت میں حق نہیں دیا گیا ہے یہ محسوس
کیا کہ مشترکہ خاندان میں بھی وہ کو ملنا چاہیے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ سوال یہ ہے
کہ ایسی مشکلیں بھی پیش آتی ہیں کہ یہ جو نوجوان لڑکی رہی ہے اور جسکی ہزار
سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ وہ دوسرے لوگوں کے زیر اثر رہکر غیر مناسب طریقہ سے
جائداد سے استفادہ شروع کرتی ہے اور وہ دوسرے طریقہ سے زندگی بسر کرتی ہے۔
یہ ایک پہلو بھی ہمیں سامنے رکھنا چاہیے اور دوسرا پہلو وہ تھا جو میں نے بتایا
بہر حال مختصر یہ کہ اس میں کافی غور طلب امور ہیں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔
اس لیے جب تک ہم اس قانون پر پوری سنجیدگی سے غور کرکے منظور نہ کریں کوئی
فائدہ نہیں ہے محض اس لیے اس کو منظور کرنا کہ دوسری جگہ بھی یہ قانون نافذ کیے
آرہے ہیں اور بن رہے ہیں درست نہیں ہوسکتا ہے کہ دوسرے صوبوں میں حالات
کے لحاظ سے ایسے قانون بنائے گئے ہوں اس لیے اگر اس پوری طرح اطمینان نہ کرکے
قبل از قبل اسکو منظور کیا جائے درست نہیں ہے اس نقطہ نظر سے بھی اور دیگر وجوہ
کے پیش نظر بھی اس میں کافی غور و خوض کی سخت ضرورت ہے میں ایوان سے درخواست

کروںگا کہ اس مسودہ کو آئندہ سیشن کے لیے ملتوی کرکے اس دوران میں اسکو سلکٹ
کمیٹی کے سپرد کیا جانا چاہیے تاکہ اسکے تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے اور دوسرے
سیشن میں لایا جائے تو زیادہ مناسب اور زیادہ اچھا ہوگا

شری عبدالرحمن ( ) مسٹر اسپیکر سر میں مسودہ قانون کی
مخالفت کرنے کے لیے کھڑا نہیں ہوا ہوں لیکن میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اس قانون
پر عوام کو اور بالخصوص ان کے نمائندوں کو تفصیل سے غور کرنے کا موقع نہ مل سکا
چونکہ اس قانون کا اثر ہماری ریاست اور ملک پر پڑتا ہے اور اس ملک میں جہاں
مختلف مذاہب اور مختلف خیالات کے لوگ رہتے ہیں ان کی تہذیب تمدن اور
ان کے مذہبی معاملات پر اس کا اثر ہوگا ان حالات کی روشنی میں میں چاہتا ہوں کہ میرے
دوست نے جو تجویز رکھی ہے اس کو سلکٹ کمیٹی کے حوالہ کردیا جانا مناسب ہوگا
تاکہ وہاں اس قانون پر غور کیا جاکر ہاؤس میں اسکو لایا جاسکے اگر یہ تصور کیا
جائے کہ چونکہ متصلہ ریاستوں میں یہ قانون رائج ہے اس لیے یہاں بھی رائج کیا
جانا چاہیے تو میں کہونگا کہ یہ مداخلت فی الدین ہوگا ہمارے پاس اس وقت جو قانون
نافذ ہے وہ شاید میرے پیدا ہونے سے پہلے کا ہے یعنی ۱۲۸ ف باوجود اس قانون
میں ایسی نقائص ہونے کے یہ قانون ہمارے ملک میں نافذ رہا اور اسکو بدلنے کی
ضرورت محسوس نہیں ہوئی اس لیے میرا خیال ہے کہ اس کو سلکٹ کمیٹی کے حوالہ کیا
جانا مناسب ہوگا جب یہ قانون سلکٹ کمیٹی سے واپس آجائے تو پھر اسکو منظور کیا
جاسکے گا۔

श्री माणिकचंद पहाडे (फुलमरी)— मिस्टर स्पीकर सर जो मसविदा कानून हाअुस के सामने पेश हुआ ह वह तारीखन २० २२ बष पहले हिंदुस्तान म नाफिज हो चुका है। मै नही समझता की हदराबाद कि हाल्त हिंदुस्तान से भिन्न है। हदराबाद हिंदुस्तान म ह। यहा के लोगो के तालुकात हिंदुस्तान के पूरे लोगो से है। यहा पर जो धारायत ह वही यहा पर ह। यहा के सामाजिक हालात म और भारत के दूसरे स्टटस के सामाजिक हालात म कोअी फरक नही ह। असी हालत में यह कहना कि सामाजिक हाल्त अलाहिदा ह और यह कानून न पेश किया जाय दुरुस्त नही। यह कानून को दो साल में नाफिज नही हुवा। बल्कि जिस सबब मे काफी तजरुबा हो चुका और तजरुब के बाद यह कानून नाफिज हुवा और अब भी जारी है। दूसरे स्टटस में जिसके मुताल्लुक काफी तजरुबा हुवा। और अुस तजरुबे की बिना पर ही यह बात साबित हो चुकी है की लोगो को जिस कानून से अधिक से अधिक प्रमाण में फायदा हुवा। हिंदुस्तान के किसी भी स्टट में जिसका अेतराज आजतक नही किया गया। असी सूरत में यह अेतराज की हदराबाद अलग है और यह कानून यहा नाफिज नही किया जा सकता सही नही ह। अब हदराबाद हिंदुस्तान का अक अंग है। जिसकी सामाजिक हालत हिंदुस्तान से मिली-जुली है। अलबत्ता कानूनी नुकते नजर से यह सोचा जा सकता ह कि हम यहा भी किसी प्रकार का कानून नाफिज कर सकते ह या नही? यह हम आफ हैंड (Off hand) को

तो नही कह सकते। लेकिन मै समझता हू कि जब यह करट लिस्ट म है और जब कि पालमेंट ने अिसको कबूल कर लिया है और अिसको नाफिज किया है तो अिसको हमारे स्टट म भी जारी न करने में कोअी अतराज नही हो सकता। अगर यह कानून न बनाये और हम अपना कानून बनाना चाहे तो अलग बना सकते ह। लेकिन पालमट ने पहले यह कानून बना दिया है। अिसलिअे यह कानून की पाबदी हम पर होती है। अितना कहना पडगा की पार्लमटने जो कानन बनाया है अुसी को हम अपने स्टेट म भी नाफिज कर सकते हैं। कौंकरेंट लिस्ट म यह मौजूद है की अगर पार्लमट कोअी कानून पहले न भी बनाय ओर हम ही पहले अिसको बनाले तो हम अिसको अपने स्टेट म नाफीज कर सकते हैं। लेकिन जब पार्लमट ने अिस कानून को बना दिया है तो कान्स्टिटयुशन के लिहाज से हम पर अिसकी जिम्मेदारी है की हम भी अिसी को यहा नाफीज करे। सिफ यह कहना पडगा कि पार्लमट ने जो कानून बनाया है अुसी को हम यहा अिस हाअुस म पेश करके हमारे स्टट में नाफीज करना चाह रहे है। अिस लिहाज से जो मसविदा आया हुवा है अुसके मुताल्लुक कोअी अतराज पैदा नही हो सकता। यह जो कहा जा रहा है की अिस बिल को पास करके नाफीज करने से मजहब में दस्तअदाजी होती है और मे मदाखिलत होती है तो मै कहूगा कि जमाना बदलता चला जा रहा है। अब दिन की पुरानी तारीफ बदलनी चाहिये। दीन की पुरानी तारीफ लेकर दुनिया चलने वाली नही है। अिसमें हमेशा तबदीली होती जा रही है। हमारी मौजूदा सामाजिक हालत और रहनसहन के तरीके अब पहले की तरह नहा रहे। वे बदल गये है और अिसम काफी फरक पैदा हो रहा है। अगर वही पुराने खियालात और पुराने अुसूल सामने रख कर चलेंगे तो बडा फरक पैदा हो जायेगा। अैसी हालत मे यह कहना की मजहब या दीन में मदाखिलत हो रही है यह तसवूर सही नही हो सकता। हमे तो अब यह देखना है कि हमारी सामाजिक हालत किस तरह सुधर सकती है और अैसे कानून से हमे कोअी फायदा पहुच सकता है या नही ? महज अिस बिना पर की दीन मे मुखालिफत हो रही है अिस लिय अिसकी मुखालिफत करना सहि नहि होगा। जब हम अेक सामाजिक क्रांति लाना चाहते हे और अुसके लिये मार्कस की थीयरी (Theory) अिस्तमाल करना चाहते हे तो फिर अिसकी मुखालिफत क्यो की जा रही है।

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں نے مخالفت نہیں کی ۔

श्री माणिकचद पहाडे – मै आनरेबल् मेंबर के विरोध करने के बारे म मुखालिफत नहीं कर रहा हु।

شری عبد الرحمن ۔ میں نے بھی مخالفت نہیں کی ۔

श्री माणिकचद पहाडे – जो लोग मार्क्स की थियरी को अिस स्टेट में कार्यरूप म लाना चाहते हैं।

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مارکسزم کی مخالفت کیوں پیدا ہو رہی ہے ؟

श्री माणिकचंद पहाडे – मेरे कहने का मतलब यह है कि अेक तरफ तो अपोजिशन के माननीय सदस्य मार्क्स की थियरी लाना चाहते है और दूसरी तरफ यह कहा जाता है की धीर मे मदाखलत हो रही है ।

ایک آنریبل ممبر - کیا آنریبل ممبر مارکس کی تھیوری کو مانتے ہیں ؟

श्री माणिकचंद पहाडे – यह और बात है की मे मार्क्स की थियरी को मानू या न मानू लेकिन मैं यह अुन लोगो के लिये जो मार्क्स की थियरी को मानते है

Mr Speaker. Now, we adjourn for recess

The House, then adjourned for recess till Five Minutes Past-Five of the Clock

The House re-assembled after recess at Five Minutes Past-Five of the Clock

[M. Speaker in the Chair]

श्री माणिकचंद पहाडे – मिस्टर स्पीकर सर, हमारे सामन अिस वक्त जो मसविदे कवानीन पेश हुअे है वे सेंट्रल पार्लिमेंट मे अेक अरसे से पहले सन १९११ अिसवी मे ही पास चुके है । अिसके बाद प्रॉव्हिन्सेस न अपनी अपनी जरूरियात के लिहाज से अिसमे तबदीलि की हैं । कॉन्स्टिट्युशन के लिहाज से तीन फहरिस्ते बनायी गयी हैं जो (१) युनियन लिस्ट (२) स्टेट्स लिस्ट और (३) ककरेंट लिस्ट पर शामिल है । ककरेंट लिस्ट के लिहाज से सेंटर और स्टेट दोनो जगह पर कानून बनाया जा सकता है । कानून मे रिपग्नन्सी (Repugnancy) और अिन्‌कान्सिस्टन्सी (Inconsistency) हो तो अिनपर भी अेतराज किया जा सकता है । लेकिन नये कवानीन बनाने की बजाय यही मुनासिब समझा गया की सेंटर के बनाये हुये कवानीन ही जो हमारे पास भी रायज किया जाय । अिन कवानीन में न न कोयी अिन्‌कान्सिस्टेन्सी है और न ये दस्तूर के खिलाफ जाते है । अिसलिय अिनके निफाज में कोअी शुबा करने की जरूरत नही है ।

बहस के दौरान मे अेक ऑनरेबल् मेंबर ने कहा कि अिससे लडकियो को अेखतियारात मिलनेवाले हैं जो धर्मशास्त्र के खिलाफ है । अिसलिये यह कानून नाफिज न करना चाहिये मैं यह कहूंगा कि कानून से सबको अेकसा फायदा नही हो सकता । अिसमे किसी न किसी का थोडा बहुत नुकसान भी होगा । जब हम समाज को सुधारना चाहते है तो हमें कुछ न कुछ दु ख भी सहना पडेगा । महज यह कहने से फायदा न होगा कि अिस कानून से और बहुत सी दिक्कत पैदा होगी । हम समाज सुधार काम करना चाहते है । और सोशलिजम लाना चाहते है लेकिन सोशलिजम् अेकदम नही ।

مسٹر اسپیکر میں سمجھ نہیں سکا ادارہ سے کیا تعلق ہے ؟

श्री माणिकचंद पहाड़े — ऐसा एक जुमला कहा गया था कि बिल में ऐसा बयान करते हैं

مسٹر اسپیکر یہ ایک ایسا سوال ہے صرف روی طور پر بیان کیا گیا ہے
کی مطلب پر لگی

श्री माणिकचंद पहाड़े — मैं अर्ज करूंगा कि जिन कवानीन के संबंध में जो बहस की गयी है वह कान्स्टिट्यूशन के लिहाज से सही नहीं है। यह कानून कान्स्टिट्यूशन की दी हुई कनकरेंट लिस्ट के लिहाज से सही है। इसलिये हां मुझे मेरी यह प्रार्थना है कि इस बिल की फर्स्ट रीडिंग मंजूर की जाय।

شری کے وینکٹ رام راؤ ( ) مسٹر اسپیکر یہ بل ہاوس میں
پیش کیا گیا ہے اسکے درمیان عرروں کہ جو دیے جا رہے ہیں لیکن یہ غلط فہمی
ہورہی ہے کہ اپوزیشن کی جانب سے ان قانونوں کی مخالفت کیجا رہی ہے در اصل
ایسا نہیں ہے بلکہ صرف دستوری بحث کیجا رہی ہے کہ دفعہ ۲۰۲ و دیگر آرٹیکلس
کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ اگر کسی مرکزی قانون میں ترمیم کرنا ہو تو اس سلسلہ
میں ایک رزولیشن (Resolution) پاس کرکے مرکز سے کی منظوری حاصل
کی جائے میں بل کی مخالفت کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسکے بعد میں
اصل موضوع کی جانب معزز رکان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں

قانون میں زرعی اراضی کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اسکے متعلق معزز رکان نے کسی
قسم کی تشریح نہیں کی ہے قانون کا کیا مطلب ہے اس کی وجہ سے مرکز اور اسٹیٹ
لسٹ میں کوئی فرق نہیں ہے اسکا مطلب ہے کہ وہ قانون ایک تصریح سے ۱۹۳۵ ع
میں طے کیا گیا ہے اگر کلچرل لینڈ (Agricultural Land) اراضی
(Property) کی تعریف میں داخل نہیں ہے لہذا یہ قانون اگر کلچرل لینڈ پر
لاگو نہیں ہو سکے گا ہم یہ قانون نافذ کر رہے ہیں اسکا مقصد یہ ہے کہ کچھ ہی عرصوں
کے بعد کو مراعات دی جا رہی ہیں اس میں یہ کے لحاظ سے دستور ہے اسوں (प्रावो)
میں بھی جہاں کہیں بھی قانون بنایا گیا ہے دائرہ کی علاحدہ تشریح کیگئی ہے جاری
جو مختلف معاملات پر نافذ ہوئے وہ یہ ہیں آسام ۱۹۴۳ ع بمبئی ۱۹۴۷ ع بہار یونائٹیڈ
پراونس ۱۹۴۵ ع اوڑیسہ ویسٹ بنگال ۱۹۴۲ ع مدراس ۱۹۴۳ ع اور اڑیسہ اور ہر معاملہ میں بھی اس
طرح کے قانون بنائے گئے ہیں لیکن ان میں یہ نقائص تھے جو (Lacuna) کہلاتا ہے
تھا اسکو دور کرنے کی کوشش کیگئی ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان رعیتوں کو جائداد
میں حق دیا جائے لیکن زرعی اراضی میں انہیں کوئی حق نہ دینے کے یہ معنے ہونگے

کی دو ہے ماملے کے میں و ں ط د د کا گاھے ا ے ہم ے فائدہ ہوے کی
کرنے ں ں کی دکھ ا سس کی طرح ہمارے فا ں ں بھی ی کی نہ ہیں
کنگئی ہے اسکے ک ورلرب ھل (Loophole) ر د ہیں
ہے کہ اگر دی شخص وصیت کرے کا د د ں ں ملنا ہے ہے ں فارن
کے درجہ و موم کر کہ ہے ہ ا بھی فا ں ں وطبے سطح کے مطابق
د یوی ساحب تھے مکیے ھیں و وں کے مختلف پہلوؤں میں د ے و کے
ر را مد کاس (Pros and Cons) عو د دلیے ں ا سے ا ل کو کا
کہ کو د ی کے حوالہ کیا اے

سری گوپال راؤ اکولٹے میرا ک ر موب وال کے ے دی ھ راباد
(کر ں و مرل ٹس) ل ب ر لڈ گ کے لیے ں کیا گیا ہے د و ں ہیں
ہ دراصل مرل ال ب کے طور کیے ہوئے ھیں اسکے یہاں طلاق کرنے کے اطلاق
میں ہوئے ہ دو سوں سے کچھ کلاب ہ کی ں ہ ک و ہ د دی ط ر
ر کسی رے کا اظہار ں کر سکتے رہے ھیں سے سکی مبادل صرف کے طور ر وں
ہے ہو ھیں کہ کھارھی ہے کہ اسکو سلکٹ دی کے اس رو کد ا ہے اگر کوئی
مسئلہ د ری مط ط سے مختلف نہ ہو و ما ک سلکٹ کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت
ہوتی ہے لیکن یں سمجھتا ہوں مثلا ں ہے میں ں کریں د وری کلارب محسوس
کی ہ یں ہ کی ما ر ھم اسے سلکٹ کمیٹی یں بھیجیں یہاں سب سے لیے کہ ں
د جارہا ہے ہ مرل ا مامہ کہ ا وں ھیں اور ا ں ہم سے متعلق کر د جارہا ہے
اور سکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ سنٹرل اراد ب ہ ہکو حق ہے کہ و ا ما کوئی و ر ل
کسی ا ب یں ا کسٹنڈ (Extend) کرے ہم اسکے اور ف ا کسٹنسس
(Power of extension) کو چھوڑ لے رہے ھیں جس کی گئی کا کسسب میں
کے ا کل (۲۰۴) کو ا کل (۲۴۶) کے ساتھ ملا کر رہ جائے و ہ ہوسکتا ہے لیکن
اسطرح ہو جب چھوڑی گئی ہے وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی سنہ ۱۹۳۵ ع کے ایکٹ میں
لیجسلیسس کے تعلق سے ہ بائی فرکیشن (Bifurcation) سنٹر اور وسس
(Provinces) میں رکھا گیا ہے اس ایکٹ کے رسکل (ے) کے ہے اگر ارٹیکل
(۲۰۴) کے و رو کو سرے معرر دو ب ملاحظہ کرے اور اسکے بعد ریپگنسی
(Repugnancy) کے تعلق سے فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کو ملاحظہ کرے تو میں سمجھتا
ہوں نہ اور وضح ہوجاتا انہوں نے کہا کہ جو کہ کانکرنٹ لسٹ (Concurrent List)
میں کوئی سبجکٹ (Subject) ہوتا ہے جس پر سنٹرل ارلیمنٹ اکیٹمنٹ
(Enactment) کرتا ہے اس سبجکٹ پر اسٹیٹ لیجسلیچر کو بھی ہ حق ہے کہ وہ
بھی اکیمنٹ کرے ۱۹۳۵ ع کے ایکٹ ورکا گورنمنٹ اف انڈیا (Constitution
of India) میں پراو رن رکھا گیا ہے کہ ا ب لیجسلیچر ہ ایکٹ بنائے وہ

ریپگنسی ہو رہی (Repugnancy) کا مسئلہ مدل کورٹ کے سامنے
و ہ ہے کہ جہاں سنٹرل ایکٹ کا کوئی ٹکراؤ ہوتا ہے سکو ہم ہی اکسسپٹ کریں
و ہی ہیں کوئی عبادت ہے ہیں یہ دیکھنا ہے کہ جب ہم ان قانون کو یہاں سے منطبق
کررہے ہیں و ہی میں کسی قسم کی ریپگنسی یہ نہ ہو جائے کہ لاؤں دوسرے
پہلا ایک ہمارا لاء سکے یں سامنے ہے اسلئے میں حد تک ہما قانون الٹرا و ائرس (Ultra
vires) ہوجاتا ہے لیکن یہ محض ایک مسئلہ و وہم کی بنا رکھتا ہے ہے اور
یہ اعتراض ہے کہ ہم ان ہی کو اس سبب ہی لاگو (Apply) نہیں کرسکے
اپلیکیشن آف سنٹرل لاز (Appliation of Central Laws) کے سلسلے میں یہ ایک
اکیڈمک (Academic) بحث ہو گئی ہے و سکے یک مخلف یہ مسئلہ
بنایا جاسکتا ہے ہ بحث یہ ہے کہ ہم یہاں سنٹرل ایکٹ کے ایکس کو یہ صوبے لاگو
کر رہے ہیں ملک میں ہمارے سب کے لیے ایک فائنل فارم (Final Form)
دے رہے ہیں ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ سکے لیے کسی قسم کے مسئلہ کی گنجائش
ہے ہندو ویمنس رائٹس ٹو پراپرٹی ایکٹ (Hindu women s Rights to Property Act)
۱۹۳۷ ع کے سلسلہ میں اگریکلچرل لینڈ (Agricultural Land) کے تعلق سے
بحث کی گئی یہ در اصل ڈاکٹر دیشمکھ کا بل ہے جو سنہ ۱۹۳۷ ع میں سنٹرل لیجسلیچر
میں آیا اس ایکٹ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ دیشمکھ صاحب عورتوں کو جو حقوق
جو جائداد میں سرکار کے قانون سے ان کے تعلق سے نہیں دیے گئے ہیں دلانا چاہتے
تھے اس کے وجوہ وصحوی کی طرف میں خصوصی طور پر وان کا دھیان آکرشن (आकर्षण)
کر جاتا ہوں سماج میں عورتیں جسطرح اپنے حقوق سے محروم ہوکر زندگی گزار رہی
تھیں انکو انہوں نے اس میں بڑے اچھے شبدوں (शब्दों) میں رکھا ہے اور
انہیں مردوں کے مساوی حقوق دینے کے متعلق بھی یہ بل پیش کیا یہ سنہ ۱۹۳ ع کا
زمانہ تھا جب کہ لیجسلیشن (Legislation) بھی کافی کنزرویٹو
(Conservative) تھا سمجھا ہندو ویمنس رائٹس ٹو پراپرٹی ایکٹ
(Hindu women s Rights to Property Act)
اگرچہ کہ اسی نام سے منظور ہوا لیکن اگر اسکو پڑھکر دیکھا جائے تو اس نتیجے پر پہنچیں گے
کہ اگر اس کا نام ہندو وڈوز رائٹس ٹو پراپرٹی ایکٹ " (Hindu widows Rights
to property Act) رکھا جاتا تو زیادہ اچھا ہوتا اس قانون میں ویمنس (Women)
کی بہ نسبت وڈوز (Widows) کے حقوق کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور ایک حد تک
ویمنس کے حقوق نظر انداز بھی کر دیے گئے ہیں اس لحاظ سے جو بل ایک وسیع نقطہ نظر
سے پیش کیا گیا تھا ایک کامپرومائز (Compromise) کے نتیجہ کے طور پر
وہ ہندو ویمنس رائٹس ٹو پراپرٹی ایکٹ کی بجائے ہندو وڈوز رائٹس ٹو پراپرٹی ایکٹ بن گیا۔
سنہ ۱۹۳۸ ع میں اس ایکٹ میں کچھ ترمیم ہوئی اور یہ ایکٹ بل کو یہ کوشش ہے کہ
پر بھی لاگو ہوگا اگریکلچرل لینڈس کے تعلق سے بحث پیدا ہوئی اور اس میں ایک

م ں ک کی ں ط حال ہا ی ب ح ں س ہے اسکو سر
وگس (Abrogate) س د ا لکن و ص ب ان ہمارے اس یں
ہے ملے ی کے ب لع ما ں ط ک ہ ہے ں گ کلعہ ل ا ں
(Non agricultural Property) سے معلق ہ گا ہے ہم ں کر اڈا ب
(Adopt) د ہے ھس گ کلعہ ل لہ لہ ط ھم ں ک ملی ہے کے لیے اسں ب
لہ لہ ں (State Legislation) آر د ھ ا ہے ں دو ں لو لائے ہے
کوں ہ مساقص ہیں ہوں درس ں ک اندسدب گرنکلعہ ل مدس کی
(Independent Agricultural Lands Act) سا ا را سرل لہ ملس کا
قانون ڈا رکلی (Directly) مدرس او ں سے معلق کیا گیا و صورت
ہمارے ناس ہیں ہے لسک ں آب پارٹ ی لار (Application of Part B Laws)
کے نعلق سے سو د رہ و موس ہم سے معلق کیے گیے ھس اس مہر ب ں اگر ہ
بوں بھی ہوتا تو ہمیں صرف اگرپکلچرل لیلس کی حد تک لیہ ا س لانے کی ضرورت
بھی لیکن سنٹرل پارلیمنٹ نے اس قانون کو ہم سے معلق ہیں کیا ہے بلکہ ہم نے
خود اسٹیٹ لیجسلیچرس (State Legislators) سے اسکے لیے ہاوس کے سامنے
ایک ل لایا ہے اس لیے اس سلسلہ میں کسی قسم ط ہ کرنے کی گنجائش نہیں اور
اگر ایسی بحث کیجئے تو و غیر معلق ہوجائیگی ہ ایک لاوجہ لہ ہ ظاہر کرنے
کے مماثل ہے ان وجوہات کی بنا پر ں ل کو ایک کمیٹی میں بھیجنے کا جو ڈیمانڈ کیا
جارہا ہے و درست ہیں وجس را س ہو پوری ایک ہندو لا (Hindu Law)
میں کافی سلاب لانے والا ہوں ہے اس کے لحاظ سے و کو ئی حقوق دیے گیے ھس
ایک گروپ کا ہ خیال ہے کہ ہ قانون ہیپلی ورڈیڈ (Happily worded) ہیں
ہے اس کے دو ں سکسس ایسے ھس جن سے مسئلہ ہ لف ا ں سکتا ہے مثلا آں
ہندو لا میں ایک کوٹیشن (Quotation) آیا ہے کہ

"Unfortunately the Act is not happily worded, is defective in many respects and likely to give rise to complicated questions in future which it is difficult to anticipate"

انہوں نے پہلے ہی سے ھوسہ (भविष्य) کر کے ہ کہدیا تھا جسامعہ کجھ
حصہ بعد میں معرض بحث میں لایا گیا لیکن میں نے تو ۱۹۳۷ ع سے سنہ ۱۹۵۲ ع
تک اس ایکٹ کے سلسلے میں ہا ئیکورٹ کے فیصلے دیکھے لیکن مجھے تو کہیں ایسی
صورت نظر نہیں آئی کہ جس کی وجہ سے خلاف صورت پیدا ہوئی ہے نمونہ کے طور پر
جب ہم ہ دیکھتے ھیں کہ اس قانون کو نافذ ہو کر پندرہ سال کا عرصہ ہوا بدقسمتی
سے یا خوش قسمتی سے ہ بات پیدا نہیں ہوئی جس میں ورڈنگ کی بحث پیدا ہو یا کسی
بنا پر ہ کہا جاسکے کہ ہ قانون مشکلات کا حامل ہے اس قانون کے تعلق سے جب ہم

دیکھتے ہیں تو تفصیل سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک زمانے سے عورتوں کے جو مطالبات
رہے ہیں اس بل میں ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں گذشتہ زمانے میں عورتوں
کی اچھی حالت جو تھی وہ نہیں لیکن ایک مسلسل مطالبہ ان عورتوں کی طرف سے
ہوتا رہا جو وراثت میں اپنے حقوق چاہتی ہیں اور اپنی حالت کو درست کرنا چاہتی ہیں
وہ چاہتی ہیں کہ برابری پر میل ممبرس (Male members) کے مساوی
حقوق انکو ملیں چنانچہ وڈوز ری میرج ایکٹ (Widows Remarriage Act)
ایک پہلا اسٹپ (Step) تھا اور وومنس رائٹس ٹو پراپرٹی (Women's Rights to
Property) ایک بڑا اقدام تھا اور عورتوں کی دوسری کامیابی یہ کامنٹیٹرس
(Commentators) کی رائے ہے اور تیسرا ڈائیورس ایکٹ (Divorce Act)
تھا اور جو تھا کہ سوسائٹی میں یہ ایکٹ چالو ہوسکتا ہے اس درجہ پر پہنچنے کے عدم میں ہیں
یہ سمجھا کہ عورتوں کیلئے کوئی قابل سکانت بات رکھتی ہے ایک طرف تو کنزرویٹو
طبقہ تھا اور دوسرے طرف وہ طبقہ تھا جو ہندو لا (Hindu Law) میں مذہبی
طور پر ان پرانے کھوٹے حالات کو ختم کر کے عورتوں کو اس مقام پر لیجانا چاہتا تھا
کہ جس کے وہ مستحق ہیں ۔ ان دونوں کے بیچ میں دیشمکھ صاحب کھڑے ہیں یہ درجہ کے
طور پر ان کو مجبور ہونا پڑا جس حال کے سب عورتوں کو وراثت سے محروم کیا گیا تھا
انکو نان نفقہ کیلئے محتاج کردیا گیا تھا صرف انکو لیونگ (Living) کیلئے
نان و نفقہ دینے کا سلسلہ چلا آرہا تھا لیکن اب وہ زمانہ بدل گیا ہے اور اب عورتوں کی
حالت بہت اچھی ہوگئی ہے کانسٹیٹیوشن کے سبب یہ صرف انکو کوالٹی آف سکس (Quality
of Sex) کو قبول کیا گیا بلکہ اس قسم کے مطلب ہوا ان کو لاکر انکو مساوی درجہ
دیا گیا وومنس رائٹس اینڈ برابری ایکٹ ہی نہیں رہا بلکہ وڈورا میں اب برابری ایکٹ
(Widows' Rights and Property Act) بن گیا ہے مکمل حقوق جو ملنے
چاہئیں وہ اس ایکٹ کے سبب انکو مل گئے ہیں یا ہندو لا (Hindu Law) کے
سب مساوی حقوق عورتوں کو دئے گئے ہیں اس دعوی کے موقف میں ہم آج بھی نہیں
ہیں لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ مجموعی حیثیت سے عورتوں کو سپریٹ مینٹیننس
(Saperate maintenance) اور رائٹس ٹو پراپرٹی (Rights to Property)
کے سلسلہ میں واضح قانون کے ذریعہ عورتوں کو حقوق دئے جارہے ہیں ایک
زمانے سے عورتوں کی طرف سے یہ جد و جہد جاری تھی اور وہ لوگ جو عورتوں کو بلند
مقام پر لانے کی کوشش میں تھے اور یہ چاہتے تھے کہ یہ طبقہ بہت پیچھے گر چکا ہے اسکو
اوپر لانے کی ضرورت ہے میں کہونگا کہ ایک اس سلسلہ میں بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی

ہندو وومنس رائٹس ٹو برابری ایکٹ کے سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ
اعتراض صحیح نہیں ہے کہ وومنس (Women) کو زیادہ حقوق نہیں دئے
گئے اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ انکے برخلاف وڈوز (Widows) کو

راده حموں د ے کرے ھیں کی ہے ردی ناول کی طرح ہواونا ہے دلی ہ د ی
ر لھیے ولے ا لیہے ہوں ہواوں کی ہ کہ ھم ے ہب ری ہمدردی کی ہے
لیکں ہ ں ہے ہا د ھم لو ا ا احساس ہو حا حاھیے ا ول و ں
عورلوں کے حموں کو ناں صور را لے رھا ے والے ھیں اور وی درے کہ م ہاے
کے لیے ہب را مدم ہے ا ی صورب ں ھ ں س ہل ط حمر مدم ڈ نا حاھیے
و ب ریدیک کے ا ا ں حہے مد ھی ڈ ا ں پر اس طرح عور د ھا نا او کوئی ہے
عاور ہ ں کی ا کی ں برای کہ لو ری کا ہ ے ہ ہمر ھم کس طرح ہو
(Improve) کر کرے ھیں اور عورتوں کو زیادہ حموں د ںکرے ھیں
اگر ا ھوتا و کہ اجھی ناب ھوں ا س ہے د ھم اس ہہر ہحہ بر نہ
ح سکے ما وں کے حدو ں رھکر وڈوز (Widows) ہے ھکہ و عورتوں
کے ۱ ور (Favour) ں کرید ے ا ہ ں لا سکیں ھیں یا ہیں
اس ر عور کرنا حاھیے ہا ہیہانک ھندو و ہیں را ے ہو را ری ا کب کا ملوں ہے ھارے
اسٹیٹس ہیں اسکے نفاذ کی وجہ ہے ا کب ہب را حلا ر ھوجاسکا جو ہارے بارے اے
اںلا پارٹ ی اسد ں (Part (A) and part (B) States) ہیں
ہے اور ہ ط ہ ملہ سنہ ۱۹۳۷ ہے ہ ا ل حل رھا ھا ا کیوں ھو کہ ا کب ہیں کو
حو ا گھور ہیں ا حی گی ھو وراب کے ر رے حہ ی ں اور بہاں ہیں حاندان
مسترکا ں لڑکے کے برا ر حصہ ا ہ کو ملا ا ہے ا کہی ہ مدرا اد ں وہ سوائے
نان نفقہ کے کسی ہ کی حقدار ہیں ھوتی ہ حو کس پیرتی (Disparity)
سدا ھوگی ہی ا کو اس ل کے دریعہ ہے دور کیا جا رھا ہے ا ہی صورب ں ں
سمجھتا ھوں کہ ھارے حیدر آباد کی بہیں لا ے ہر آب ہ را اد کو سارڈاد دیگی اور
نہوایس تو بطور خاص اکہ سارکناد دیگی

سنٹرل پارلیمنٹ کا دو را ایکٹ جسے ہم یہاں منطور کر رہے ھیں وہ ہے ھندو
ان ھیریٹینس رموول اف ڈس ابلٹی ایکٹ (Hindu Inheritance
Removal of disabilities Act) اس ما وں ر نبصرہ کرکے ں
ایوان کا زیادہ وقت لیا ہیں چاہتا صرف ہوکا کہ ں دینا چاھتا ہوں جس ں
ڈسا ہلی ر (disabilities) کا وال لیا ھوتا ہے وہ یہ ہے

Manu "An impotent person and an outcast are excluded from a share of the heritage and so are those deaf and dumb from birth as well as mad men, idiots and the dumb and any other that is devoid of an organ of sense or action"

یہ ہے منو (मनु) کا کوٹیشن (Quotation) اس سلسلہ ں ہے اب
ھاسکوئیں ں احتلاف رائے رھا ہے رولی (Roughly) کہا حاسکتا ہے

کہ ناقص جسم کے لئے ایسی لیجسلیشن کو سامنے رکھکر یہ کہا گیا ہے۔ یہ چیز ایک
زمانے سے چلی آرہی ہیں ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جو ایسے ڈس ابیلیٹیز میں مبتلا نہیں ہوئے
وہ بھی تقسیم کے وقت اس سے محروم ہو جاتے تھے ۔ اس قسم کی ایک ترمیم سو کے
کوشش کی وجہ سے پیدا ہوئی ۔ ہائیکورٹس میں اختلاف پیدا ہوگیا کہ وہ کس قسم کے
اشخاص ہیں ۔ اس قسم کے کافی اختلافات پیدا ہوگئے تھے ۔ ان کو سامنے رکھکر
سنہ ۱۹۲۱ میں پہلی مرتبہ اس ایکٹ کو منظور کیا گیا ۔ ایسے اشخاص جو لوناٹکس
(Lunatics) ہوں یا پیدائشی ایڈیٹس (Idiots) ہوں
انکو محروم کیا جائیگا اور دوسروں کو اس وراثت سے محروم نہیں کیا جائیگا ۔ یہ حال
الہ آباد ہائیکورٹ کا ہے ۔ کلکتہ ہائیکورٹ کا حال کانفلکٹنگ (Conflicting)
ہے ۔ لیکن یہاں کے قانون کو متاثر کرنے والا نہیں ہے ۔ دونوں ہائیکورٹس میں یہ بحث
چلی رہی اور ہر ایک اپنے اپنے نظریہ پر اڑا ہوا ہے ۔ اگر اس بل میں کچھ ترمیم
کرسکیں تو ہم ان اختلافات کے جھگڑے سے قطعی طور پر بہتر کرکے ری یکسی کے
اصول کے حسب اختلافات سے بچ سکتے ہیں ۔ دوسرے ہائیکورٹس کو ہم دیکھیں تو
وہ اوکی ہارمونائزنگ (Harmonising) تفسیر کر رہے ہیں ۔
ظاہر ہے جو اختلافات ظاہر ہیں ان میں اضافہ مناسب ہوگا ۔ اگر ہم موجودہ صورت
میں قانون کو پاس کرلیں اور اس درستی ([illegible]) سے ہم اس قانون کو دیکھیں
تو معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۲۸ کا ایکٹ اپنی جگہ مکمل ہے اور پوری طرح سے کارآمد رہا
ہے اور پورے ہندوستان میں اس کا اچھی طرح سے نفاذ ہے اور اسکے الٹراوائرس
(Ultra vires) ہونیکی کوئی شکایت نہیں ہے اور کسی قسم کا تصادم
ظاہر نہیں ہوتا ۔ ہندو لا (Hindu law) ڈسپیریٹی (disparity)
پیدا کرنے والا تھا ۔ اس زمانے میں ان ڈس ابیلیٹیز کو کیوں پیدا کیا گیا تھا ؟ اس موقع
پر ایسے رڈیکولس (Ridiculous) اور نامناسب اعتراض کئے گئے
ہیں کہ انکے اظہار کی ضرورت میں نہیں سمجھتا ۔ اسکو کٹ شارٹ (Cut short)
کرتا ہوں ۔ پارٹیشن کے وقت ایسے اشخاص دوسرے ورثاء کے مماثل حیثیت رکھتے ہیں ۔
اس بل کو پاس کرنے سے ایک اسٹبلٹی (Stability) ہندو سماج میں
آجاتی ہے ہندو لا آف ان ہیری ٹنس ایکٹ یہ سنہ ۱۹۲۹ع کا قانون ہے جس میں
تین عورتوں کو سنس ڈاٹر (Son's daughter) ، ڈاٹرس ڈاٹر ۔
(Daughter's daughter) ، سسٹر (Sister) سسٹرس سن
(Sister's Son) فادرس فادرس فادر (Father's Father's Father)
فادرس برادر (Father's brother) پٹرنل انکل (
Paternal Uncle) ان چاروں قسم کے ورثاء کو ورثہ دینے کے لئے
یہ قانون ہے ۔ اسکی تاریخ میں میں معزز ممبر کو لیجانا نہیں چاہتا کہ کسطرح ناانصافی
ہوتی تھی ۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ عورتوں کو محروم کیا گیا تھا ۔ مثلاً لڑکی کی لڑکی ،

لڑکے کی لڑکی، بہن یا بہن کی لڑکی۔ ان چاروں کو بالکل قریبی رشتہ رکھنے کے باوجود
وراثت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ یہ ایک کھلی نا انصافی تھی۔ اس بل کو پاس کرنے سے
ان کو بھی وراثت کا حق مل جائے گا۔

ہمارے پاس چونکہ بیس مختلف صوبہ جات کے حصے ہیں اس لیے مہاراشٹرا کا
حصہ جو اپنے اسکول (Bombay school) کے تابع اور ہندو لاء کے
اپلیکیشن (Application) کا جو حصہ اوس سے متعلق ہے
اوس کے تحت وہاں ظاہر ہے کہ یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ سسٹر (Sister)
یا سسٹرس سن (Sister's son) کو اس قانون میں جگہ ملنی چاہئے۔
لیکن جہاں تک کرناٹک یا مدراس اسکول کا تعلق ہے کوئی بحث وہاں پیدا نہیں ہو سکتی۔
لیکن عورتوں کی جائداد کے تعلق سے وہ بہت قریب کی رشتہ دار ہونے کے باوجود وہ
چونکہ ناقص العقل ہوتی ہیں اس لیے اس بناء پر اونہیں جائداد سے محروم کیا جاتا ہے۔
میری معزز بہنیں مجھ سے ناراض نہیں ہوں گی کیونکہ یہ میرا کوٹیشن نہیں بلکہ بودھائن
کا کوٹیشن ہے، جس کی بناء پر عورتوں کو محروم وراثت کیا گیا تھا۔ بودھائن کا وہ کوٹیشن
یہ ہے۔

'Women are devoid of the senses and incompetent to inherit.'

یہ بودھائن نے کہا ہے۔ اسکی بناء پر عورتوں کو وراثت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ لیکن
بمبئی اسکول اور مدراس اسکول عورتوں سے زیادہ ہمدردی رکھتے ہیں ان کا کہنا
ہے کہ ہم بودھائن کے وچاروں پر چلنے والوں میں سے نہیں بلکہ ہم یوسوجی کے
وچاروں پر چلیں گے۔ چنانچہ انہوں نے منو کے کوٹیشن کی پابندی کی اور اوس پر چلتے رہے کہ

'to the nearest sapinda the inheritance next belongs.'

چنانچہ انہوں نے اس اصول کی پابندی قبول کی۔ لیکن دوسروں نے بودھائن کے اصول
پر چلنا پسند کیا۔ مدراس اور بمبئی کے اسکول میں عورتوں کو وراثت میں جگہ ملتی رہی۔
لیکن متھرا اور بنارس کے اسکولس میں عورتوں کو کوئی جگہ نہ مل سکی۔ لیکن منو اور
بودھائن کے کوٹیشنس (Quotations) کی تعبیر کے سلسلہ میں جو جھگڑا
بہت بڑھ گیا تھا اوسکو بڑی حد تک سنہ ۲۹ء کے ایکٹ نے دور کر دیا اور نہ صرف یہ
بلکہ قریبی وراثت کے ضمن میں سماج کے سنگھٹن (सगठन) پر جو بہت
بڑا کلنک تھا اوسکو دور کیا گیا اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا عورتوں کے ساتھ زمانے
سے جو انیائے (अन्याय) کیا جا رہا تھا اسکو ریمو (Remove)
کرنے کی کوشش کی گئی۔ ممکن ہے کنسالڈیٹڈ (Consolidated)
کوشش نہ کی گئی ہو۔ اس ایکٹ کی بناء پر دوسری جگہ عورتوں کو حقوق حاصل
ہوئے۔ لیکن بدقسمتی سے حیدرآباد میں آج تک ان کی حالت کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔

اس لیے اب قانون ان لا ا جا رہا ہے ور دوسرا قانون مسلم ڈائورس ایکٹ
(Muslim Divorce Act) بھی لایا جا رہا ہے جو سپریٹ ونگ
(Separate Living) یا مینٹیننس ایکٹ (Maintenance Act
کے م ے و م ھے ۲۸ ۱ ۹ ع سے اج تک حیدرآباد میں
کی حکومت ن کر ی ے ھی می سے ان عورتوں ور بیواؤں کی طرف
دھیان نہیں د اور ان کی بھلائی کی کوشش کی عیاہ صوبہ جات میں اس قانون
کو متعلق کر ا ار مردوں کے حقوق ے کیے اور ان کو ا د مقام عطاء کیا گیا ۔
لیکن یہاں ا کے متعلق ذمہ نہیں ھ ا جب کا گر ی حکومت ائی و اوس سے پہلے
ھی موقع میں عورتوں کو ا د ام ر لانے کی کوشش کی

(Laughter)

اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ان قوانین کا ہم کہ جلد سے جلد استعمال کرنا چاہیے۔
باقی جو دو ن قوا ن ھیں وہ چھوٹے چھوٹے معاملات کے سلسلہ میں ھیں مثلاً
سپریٹ لیونگ ار مینٹیننس ایکٹ (Separate Living or Maintenance Act)
اور مسلم ویمنس ڈائورس ایکٹ (Muslim Women s Divorce Act)
اگر حکمہ رع ر ب کے لحاظ سے ہائیکورٹ کے نظائر کے مطابق مختلف جھگڑوں
پر عمل کیا جاتا تھا اور ہائیکورٹ کے ڈ سکر س پر ہ حسر منحصر تھی ۔ لیکن یہ
قانون ن جانے کی وجہ سے عدالتیں مجبور ہو جاتی تھی اور ا کی روشنی میں فیصلہ کیا
کرسکی اس لیے جو قوانین ہمارے سامنے ارہے ھیں ان کے متعلق وہم کرنے یا سمجھ
میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہ ایک بڑا قدم ہے جو ہم اٹھا رہے ھیں اور
اسکو ر رفتاری سے ہم اگے اٹھ سکیے ھیں سپریٹ لیونگ اور سپریٹ مینٹیننس
(Separate Maintenance) کے قوا ن کو اکویلٹی اف کانسٹی ٹیوشن
(Equality of Constitution) کی غرض کو پورا کرنے کی خاطر لانا بہا ہے
ضروری تھا

Shrimati Masoma Begum (Shahbanda) Mr Speaker, Sir, I heartily welcome the hon Law Minister's Bill for applying all these Acts which have already been enacted by the Central Legislature Since 1928, these Acts have been repeatedly asked for, demanded and reiterated by the All-India Womens' Conference, and it is a very welcome measure that these Acts are being applied here I do not see any reason why Hyderabad also should not fall in line with the Centre since we have already integrated

I heartily welcome the hon Minister's Bill

شری ٹمی ماما ابی (   )   مرا کر ر لا امرے حو ل
هاوں کے ا ے   ں دا ھے اس کا حمر عدم کرے هوے مں ارسل   مر کا سکرہ
ادا کری ه ں اح کی هاری ر ں ا ی هں حولا لهوں کرو وں کی حا اد رکھ کر
هی ساہ هوحکی هں انک رما ے اں ر حسس حلی ارهی هں   ں کو حا داد مں
حصه مں دنا حاما تھا لنکں اب حںکہ ہ ماوں نافد هوحا ںحا   نا ا صاں دور هوگی
ہ ل آے کی وحہ سے حود مرا ورں هی کحھ وںد رہ گںا ھے   ں سمحھی هوں که
دوسری مہںں هی اس ماںوں کو افد هوے دنکھکر   ب حو ں هوںگی   اس لیے مں
ا رسل   مروں سے ا ل کروںگی کہ وہ اس پر کوںی ا مد   ب   لا ں اور اکو مر کسی
ڈ ںک ں کے   اس کرں

شری سسش راؤ (   )   حو ل هاوس کے اسے اںا ھے مرںاً
ورے ممروں ے اس کا اسمعال کںا ھے   ں صرف انک ناب کی وصاحب حاهںا هوں
اگر انرسل مسںر اسکو واصح کردں ں نو ما ب هوگا   هںدو   ارح انک سہ ۱۹۴۶ ع
ں   لاگ نو دی   م گونر (Belong to the same Gotra) کے حو الفاط
رکھے گںے هں اونکے   ملو ں ے وصاحب پہلے هی ا نگی هی   لنکر وب کم تھا
اس لیے   ی ہمںں حواب ں ملا   اس ل کی رو سے انک هی گونر (गोत्र) مں
وںواہ (विवाह) کو حا ر قرار د ا حا ںکںا ھے   مجھے اںدیسہ کا ڈر ھے کہ اس سم گوںرا
(Same Gotra) کے معنی ا   نو یہ ں هوحاسکے کہ بھا ی اور بہں هی اس قسم
کا وںواہ کرسکے هں   نا ہد ا   ا نو اس ماںوں کا مقصد ہںں ھے   لنکں حونکہ مرے
دنکھے ں   ہ ر ہںں آنی ھے   اس لیے ں آنرسل ممر سے اس حہ ر کی وصاحب طلب
کرتا هوں که انک هی گو ر ں وںواہ کرے کے معی بھای ہہں هی انسا وںواہ کرسکے
هں نا ہںں   اگر ہ ارتھ (अर्थ   ) اں کا ھے نو ں سمحھںا هوں که
ہ حہ ر ںاسب ہ هوگی اور هاوس مری اس ناقص رائے سے   می هوگا   لنکں اگر اس
کا ار ھ ہ ہںں ھے نو بھر مجھے اس بل مں اور کوںی اعںراص کی گںحا ں ہںں ھے ۔ ا ہ
ھے کہ آنرسل مسٹر احارح اسکی وصاحب فرماسکے ۔ اگر در اصل   مرا اعںراص صحیح
ھے   و بھر مجھکو ںاسب امںڈمںٹ لانے کا موقع دنا حانا حاهیے نا اسکو سلکٹ کمںی
مں بھںح دنا حاے   ہی مری اسدعا ھے

شری گھسکر (   )۔ ا هی مرے دوسب   مری   واگھارے
ے حس ناب کی طرف دهاں دلانا مں   هی اسی پاںںٹ پر هاوس کا دهاں آکر ب کرںا
حاهںا هوں ۔ مں اس آنرسل ممر کے وحار سے   ہ می هوں ۔   ہ   ل سوںکار هوحاے کے
بعد د رو کے حو سںدھ (बन्ध   ) لاکھوں رس حلے آرهے هں اں کے اندر انک
بڑا بدل هوے والا ھے   همارے دهرم ساسر کے لحاط سے سگوںر وا ہ (सगोत्र विवाह)
کو مںع کںا گںا ھے   اسلیے اس ل کو سونکار (स्वीकार   ) کرے سے پہلے ہم ب زیادہ

غور کرنے کی آو سکتا (आवश्यकता) ہے اس وسے (विषय) میں میں
نے ور بھی حلومات ہ صل کرنیکی کوشش کی ہے لیکن ہ دونوں وہ ر (विचार)
آپس میں نہیں ملنے سکے علاوہ لوگوں کا ہ ہ ل ہے کہ اس ل کو معطل کردنا جائے
کیونکہ ھندو کوڈ ل پر ھندوستان کی پارلیمنٹ میں بھی جرحا حل رہی ہے ہاوس میں
بھی اسکی سخت مخالفت کیگئی ہے اور ملک کے ہ مسس (Agitation) ح تک
بھی ہ ری ھیں

اس ل کے ذریعہ عورتوں کو جیسے حقوق دیے ہ رہے ھیں س بارے میں ہ ما
سکا (शका) کررھی ہے میں ہ مثال دینا ہ ھا ھوں کہ ایک بات کے جار
بیٹے ھیں جو مارہوبہ رھیں (सारस्वत ब्राह्मण) و کونکنی سہ براھمن
(कोकणस्थ ब्राह्मण) ھیں جب مارسوب اورکونکنی سہ رھیں کے آپس کے
لوگوں میں شادی ساہ ھو تو باپ د د کی جائداد کی تقسیم سے متعلق جب ناراضی ھوگی
اسلیے اسر وروده (विरोध) کیا جارہا ہے کیونکہ یہ تقسیم گرنتھ (ग्रंथ)
کے خلاف ھوگی

اسلیے میں آشا (आशा) رکھتا ھوں کہ س ل کے لیے کافی وقت دیا جاکر
لوگوں کا اوپیس (Opinion) لے لہ جائیگا ورنہ دوسرے پر وں (प्रातो)
کی طرح یہاں بھی اسکی سخت مخالفت کیجائیگی اسلیے زیاد وقت دینے کی ضرورت ہے
اسکے بعد ھم امنڈمنٹس دینے کیلیے بھی تیار ھیں

شری بی رام کشن راؤ مسٹر اسپیکر جو ل اسوقت زیر بحث ہے اسکو سلکٹ
کمیٹی (Select Committee) کے سپرد کرنے کی تحریک کچھ اس جانب کے آنریبل
ممبرس نے اور ایک دو اس جانب کے آنریبل ممبرس نے پیش کی ہے قانون کے سمجھنے
میں میں سمجھتا ھوں کہ کچھ دقت اور غلط فہمی بھی پیدا ھورھی ہے جسکی وجہ یہ
یہ تحریک د س کیجارھی ہے کہ اسے سلکٹ کمیٹی کے حوالہ کیا ہ ے میں ابنی تقریر
میں دونوں طرف کی غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کرونگا اسوقت سنٹرل ایکٹس کے
اپلیکشن (Application) کیلیے جو بل ھاوس میں لایا گیا ہے و کوئی نئی
چیز نہیں ہے اور نہ اس بل میں کوئی قانون مدون کرنے کی کوشش کیگئی ہے بلکہ بھارت میں
ھندو لا (Hindu Law) کی عمل پیرائی اور اصلاح کیلیے مختلف اوقات میں
مختلف کوششیں کیگئی ھیں جو عورتوں کو حقوق وراثت دینے کے سمبندھ (सबध)
میں ہے اسبارے میں قانون وھاں چلے ھی سے نافذ ھیں جن میں قانون سنہ ۱۹۲۹ع
میں کچھ ترمیم کیگئی ہے لیکن چونکہ حیدرآباد میں ہ قانون ویسے ھی اپلائی (Apply)
نہیں کیا جاسکتا تھا اور نہ کہ یہاں اس قسم کا اب تک کوئی قانون نافذ نہیں تھا اسلیے
اب اسکو نافذ کرنے کی کوشش کیجارھی ہے ہمارے پاس آج جو ھندو لا انمسٹر
(Administer) کیا جارہا ہے وہ بہت ھی قدیم ہے ، جسکی بھارت کے دو میں پرانوں

ہیں غالبا ترمیم ہوسکتی ہے وہ کچھ کچھ ہیں جن میں ترمیم کے بعد ہم کرلئے گئے ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کنکرنٹ سبجکٹ (Concurrent Subject) ہونے کے باعث ہم یہ طور پر قانون بناسکتے ہیں یا نہیں سکتے ہم تک اسٹیٹ قانون بنا سکتے ہیں ہیں سمجھتا ہوں کہ بحث رہے ہوئے ایک معزز ممبر نے کہا کہ اگر کہ حل سے (Agricultural Land) پر ان کی یہ بات بہت صحیح ہیں آیا اس وجہ سے ان میں تبدیلی کی ضرورت ہے زرعی اراضی کو بھی شامل کیا جانا چاہیے وہ یہ ورنہ پروگریسو لیجسلیشن (Progressive Legislation) نہیں ہوسکتا ہیں کوئی شک نہیں کہ ایسے ترمیمات ہوسکتے ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس وقت پارلیمنٹ میں ہندو لا کا کوڈ فکیشن (Codification) کیا جارہا ہے اور اسکی ساری دفعات پر رسوں پرگہرے طور پر غور کیا جارہا ہے ممکن ہے کہ اسپر غور کرتے ہوئے ایک سال بھی گذر جائے کیونکہ معاملہ بہت اہم ہے اسوجہ سے اس بل کے پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس درمیانی وقفہ میں کم ازکم دونوں کے ساتھ یونیفارمٹی (Uniformity) قائم کی جائے کیونکہ اکثر لوگوں کا یہ خیال رہا ہے کہ اگر ہم قانون سازی میں دوسرے علاقوں سے آگے نہ رہیں تو کم سے کم ان سے یونیفارمٹی قائم کریں اور کسی حالت میں بھی ان سے پیچھے نہ رہیں جب ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہندو کوڈ بل کے پاس ہونے میں دیر ہے تو ہم نے ان ریفارمس (Reforms) کو جو دوسرے اسٹیٹس میں نافذ ہیں جوں کے توں یہاں بھی نافذ کرنا چاہا تاکہ دیگر اسٹیٹس سے یکسانیت پیدا کیجائے اس قانون کو ملک کسی میں رواج کرکے ہی ہم درمیان کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ اسکو صرف درمیانی مدت کیلئے نافذ کیا جارہا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ بالآخر ہندو کوڈ بل جو کہ کسی شکل میں بھی پاس کیا جائے وہ پورے ہندوستان کیلئے اپلائی (Apply) ہوگا اسلئے اس بارے میں وقفہ کیلئے ہی ہی بات کی آوشکتا (आवश्यकता) نہیں ہے

اسکے بعد میں آنریبل ممبر اودگیر نے جو سوال اٹھایا ہے اسکا جواب دینا جس سے انکی شنکا (बाधा) کا ادھان (समाधान) ہوگا انکا کہنا ہے کہ سگوتر وواہ (सगोत्र विवाह) کو جائز قرار دینے کیلئے اس ایکٹ میں تراودرن رکھا گیا ہے اور یہیں خوف ہے کہ آگے چلکر کہیں بھائی بہن کا بھی وواہ (विवाह) ہونے لگے اور اسکو بھی جائز قرار دیا جائے میں اسکی وضاحت کردینا چاہتا ہوں کہ اس قانون میں خود پروہبیٹڈ ڈگریز (Prohibited degrees) کا لحاظ موجود ہے اور رکت سمبندھ (रक्तसम्बन्ध) کے انوسار (अनुसार) اسکو انویلڈ (Invalid) قرار دیا گیا ہے جس سے کہ آنریبل ممبر کو شنکا (बाधा)

ہورہی ہے ہم وید (मनस्मृती) کی بحث میں نہ جاتے ہوئے یہ سمجھنے
کی کوشش کریں گے کہ ہندو لا دو قسم کے ہیں ایک متاکشری اور دوسرے ڈابرکری
اس ملک میں ڈسوری اور دیگر ہندو قوانین کے لحاظ سے سگوتر وواہ نہ ہونا
چاہئے لیکن ایک ان ڈیری (Mandatory) حسرجے کیونکہ اس سے رکشا
کا سبب ہوتا ہے اس وجہ سے وہ بھیجے نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک غیر
صحیح طریقہ ہے اور اب اس مسئلہ کے بارے میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ سپنڈوں
(सपिण्डों) میں وواہ جائز نہیں ہے اس وجہ سے اس حد کو قانون کے متعلق
کیا جارہا ہے سگوتر وواہ ہمارے رشی اور منیوں میں بھی مت بھید (मतभेद)
ہے اس بارے میں منو اور سمنت کا کہنا ہے کہ اسپی وواہ سات پیڑیوں تک ہو سکتی
ہے چاہے وہ ماں کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے جس وبو (view) سے مت بھید
کیا جارہا ہے وہ پراکٹس (Practice) میں نہیں ہے اب میں انگریزی کتاب سے
اس ضمن میں ایک اکسٹراکٹس (Extracts) بتلاتا ہوں جس سے وضاحت ہوگی کہ
قانون میں کیا چیزیں ضمیر ہیں

"A person can contact a marriage only with a girl who is not his sapinda Sapinda relationship for purposes of marriage is accepted both under the Mithakshara and Dayabhaga schools to arise by virtue of descent from a common ancestor and thus signifies blood relationship"

اسمیں دایا بھاگ اکیرا دونوں نے اجازت دی ہے یہ جو ڈائرکٹری (directory)
مانا جاتا ہے جس سے رکت سمبندھ (रक्तसंबंध) ہوسکتا ہے۔

"The sages differ as to the limit to which such relationship shall operate as a bar"

رشی منیوں میں بھی اس بارے میں مت بھید (मतभेद) ہے۔

"Manu and Sumantu declare that sapinda relationship extends up to seventh degree both through the father as well as the mother This view is not adopted in practice"

منو اور سمنو کا کہنا ہے کہ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے سات پیڑیوں تک اسپی
سمبندھ میں رشتہ داری قائم ہو سکتی ہے لیکن یہ عمل میں نہیں ہے

"Yagnavalkya and Vishnu declare that it extends up to the seventh degree through the father and the fifth degree through the mother

یگناولکیا اور وشنو اور سمنو سے کچھ مختلف ہیں جنہوں نے باپ کی طرف سے سات پیڑیوں
تک اور ماں کی طرف سے پانچ پیڑیوں تک اسکو جائز قرار دیا ہے۔

'Narada adds that a damsel within the seventh and fifth degrees from among the bandhus on the father's and the mother's sides respectively shall also be avoided.'

اراے بھی دیکھ ... رہیں ... کہتا ہے ... وہ باپ کی طرف سے ہو یا
ماں کی طرف سے ہر دو صورتوں میں ... داری ... قرار دی ہے

سگوتر (सपिण्ड) میں شکور ... (Sagotra Relationship)
کو ... قرار دیا گیا ہے ... اس سے لوگوں کو ... کے ... مل سکے گی اس
لیے اس بات کو ... کوئی دو ... ہو جاتا ہے اس و ... سے ... میں
... غور کرنے کے لیے ملک ... کی سمجھ کی ضرورت ... ہے ... سب
میں پہلے ہی سے رہا (प्रचलित) ... (प्रचलित) ... ہے ...
یہاں کہا ... آزاد ... کو ... دور ... ہے
سے یکساری (Uniformity) ... کی ... ہے اس لیے
میں ... (प्रार्थना) کرتا ہوں ... (Application
Bill) کو منظور کر لیا جائے کیونکہ ملک ... کے جھگڑوں میں ...
سے زیادہ ... ہونے والا ہے ... وقت ہے ... عمر ... میں ... بل
منظور ہو جائے گا ... ان سارے ... کی ضرورت باقی نہیں رہے گی

శ్రీమతి సంఘం లక్ష్మీబాయి—(మాన్సపల్లి)

స్పీకర్ సర్

అనగా అనగా ఎవ్వో ఎవ్వకు

کچی آرڈنل ممبرس ... میں کہیے

سری مٹی لکشمی بائی ... میں اچھی طرح نہیں بول سکتی

చట్ట ప్రకారం రాష్ట్రంలో ... ఎట్లాలు వచ్చారు ... హైదరాబాదులో
యీ చట్టమును ప్రవేశ పెట్టినందుకు ఆనందిస్తున్నాను ... దీనియొక్క అనుభవము నాకు
బాగా తెలుసు ... ఎట్లా ... చేసుకోవడం చేత ఆడవాళ్ళకు చాలా అన్యాయాలు
జరుగుచుండెవి ఇప్పుడు లా మినిస్టర్ (Law Minister)గారు ప్రయత్నంచేసి దాని
అవసరము గ్రహించి యీ బిల్లును తీసుకువచ్చినందుకు ఆడవాళ్ళ తరఫున ... తరఫున
ఈ సవరణకు స్వాగతము ... న్నాను

దీనియొక్క గొప్పతనము ఏమిటంటే ఎవరైతే ... ఎద్దలు ... స్త్రీలకు
అన్నము ... వారి ఆస్తి ... మరదులకో ... యొక్క ... చెందడంచేత ...
రామచంద్రా యని బాధపడు ఆడవాళ్ళకు తగిన ... అందుకు సవరణలు తెస్తున్నందుకు
సంతోషం ... ఉన్నవారు ఎంతోమంది ఉన్నారు అగ్నిసాక్షిగా పెళ్ళి చేసుకున్న

వుటం వాళ్ళు విర క పుట్టిన తరువాత అన్నను అకం గ [illegible]
ఉన్నారు అటువ ఎవాంక దనివల క అ వ [illegible]
భార్యలను చేసుకుంటే వారందంక హాక్కు ఇవ్వాల [illegible]
కడుపున పుట్టిన ఆడుపిల్లల అన్న [illegible] అని [illegible]
పోతాంది భార్యాభార్యల [illegible]
ఆధారము కలిస్తున్నది కనుక ఈ [illegible] వ్నారని
ఆశిస్తున్నాను ఇక సగోత్రం విషయం కూడా వర్ణం [illegible]
అవన్నీ కదరాని అంటారు [illegible]
కాదులో ఒక శిష్యుడు ఉన్నాడని — [illegible] కాదంటే
కాలదు ఈ సగోత్రాల వాంలో [illegible] పెయడం అనేది [illegible] ఆవరకు — అనగా వాళ్ళ
మధ్య మాత్రమే పెళ్ళిళ్ళు ఎవిక రావు గాని [illegible]
కేవివాంక మధ్య పెళ్ళిళ్ళు జరగవచ్చును [illegible] పెళ్ళిళ్ళు ఎవిక
రావడంలో అర్థం లేదు కాబట్టి యీ [illegible] చెప్ప
ప్రతిరేకించిన సోదరులు కూడా ఒప్పుకొంటారని తెలుస్తూ [illegible]
అందరూ ఏకగ్రీవంగా ఒప్పుకోవాలని ప్రార్థిస్తున్నాను

سری جگناتھ راؤ حیدر کی سکریٹری اس بل پر آنریبل ممبرس نے مختلف خیالات
کا اظہار کیا سب سے پہلے میں اپوزیشن کے آنریبل ممبرس کے اعتراضات کی نسبت کچھ
کہونگا یہ آرگومنٹ (Argument) لگایا کہ اس سلسلے میں دستوری
سوالات پیدا ہوئے ہیں جنہیں جانچنے کیلئے اس بل کو سلکٹ کمیٹی میں بھیجا جائے
میں کہونگا کہ یہ خیال صحیح نہیں ہے اور یہ ایک غلط فہمی رہی ہے یہ صحیح نہیں
ہے کہ ہم سنٹر کے کسی ایکٹ کو نہیں لے سکتے جیسے کہ آنریبل ممبر جادو کھاٹ
نے اسکی صراحت کی ہم سنٹر کے ایکٹس کو اپنے ایکٹس کے طور پر یہاں بھی اپلائی
(Apply) کرسکتے ہیں اس کے ساتھ جو گزٹ (Annexure) ہے میں سے
معلوم ہوگا کہ یہ ٹیکس ریاست حیدرآباد میں لاگو ہوسکے

یہاں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ ہمیں سنٹر کے ایکٹ میں اسٹمنٹ کرنے کا اختیار
ہے یا نہیں اسلئے میں جانب زیادہ دھیان نہیں دیا گیا ہے سنٹرل ایکٹس کو یہاں ویسے
ہی نہیں رکھا گیا ہے بلکہ انہیں حیدرآباد پر لاگو کرنے کیلئے ایک علحدہ بل لایا گیا
ہے اور اس بل کے پاس ہوجانے کی صورت میں وہی سنٹرل ٹیکس حیدرآباد کے ایکٹس
کی حیثیت سے حیدرآباد اسٹیٹ پر لاگو ہوجاسکے

ایک آنریبل ممبر نے کانسٹیٹیوشن کے دفعہ (۲۰۲) کو اس بل پر منطبق کرنے کی
کوشش کی لیکن اس دفعہ میں ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اسٹیٹ لسٹ میں ہیں
جنکے متعلق اسٹیٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ خود انہیں لجسلیٹ (Legislate)

کریے ردو وے ر ا مر کا ے مر ومو ں اس ں کہ ہا ی
ھلائی کے لیے ا مسب سا ہے ا ں و ھکا ہوتا ں صورت میں اگر مسب
اسکے و فانون ما ے و سکے ہ ذی ب لوا ن ں سادی طور ر سلذکرے
کا احساس نہیں ہو وہاں ہم ا ے احسار رسمب و ھیں سکے مد مرہانوں
کو میں لو سب ا ر سلذ (Amend) کرا ہے ہے ہو ا سی صورت ں سکو
پارلیمنٹ کو رفر (Refer) د ا ہد او ا ر مسب ھی اس ہم کے ہوا ں کو
اسدکر سکتی ہے سکس (۵۲) ط مد ہے ھے سکیں ب کی ط کا ا ب میں
ھو اسمیں سر کا ھیں کی ب ہم انوں سا کئے ھیں سکس (۲۵۴) کے لحاظ سے
ھی ہم کوئی ا سی حسر ہیں ذررھے ھیں س ہے مسرل ا کٹ ں کوئی رنگ سی
(Repugnancy) یا تضاد ہیداھورہ ہو وال نہیں ہے ا ں لحاظ سے ں ہاوس کے
ر ل ممرں سے کہوںگا کہ اس ل کے سا ملے ں کوئی ط مسو ل ڈفکلٹی
(Constitutional difficulty) نہیں ہے

اسلد مس کے سا ملے ں ں ہ کہو گا کہ س میں اگر یکلچرل سلمں
(Agricultural lands) کا کو سول پیدا نہیں ہوتا س ا کٹ کے لحاظ سے جب
ہم ویسس پر ری ںکٹ کو لے رہے ھیں تو اسب کو ا کے معاف ھمیں ہے ا ب کرے
کا احساس ہے وہ دریری میں دحل ہوسکتا ہے اس لیے ہ سہ ای نہیں رہتا ہے اگر یکلچرل
لسلمں اس سے محروم رکھنا سکے اطرح کی ط معصان ہوتا یا ذ ی کے ا ہ یا ا صاف
ہوگی یہ وال باقی نہیں رہتا ا سی کوئی حسر نہیں ہے

انک ہ ص حسر کی سب ں توجہ مبذول کرانا چاھتا ہوں اس یا ملے ں سہ
۱۹۳۰ ع کے انکٹ کا حوالہ دیا گیا ہ و ہہ ہے کہ سکنڈ لسب میں اگریکلچرل لسلمں
رکھے گیے ھیں تھرڈ لسٹ میں اگ یکلچرل لینڈ کو محروم کیا گیا ہے لیکن مسرل
گورنمنٹ اس سلسلے میں اپنا ئنمنٹ (Enactment) کرسکتی ہے

اسطرح ہ سوں سوال پیدا نہیں ہوے اس لیے میں ایوان سے اپیل کرونگا کہ اس
بل کو سلکٹ کمیٹی میں بھیجنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی لہذا اس کی فسٹ
ریڈنگ منظور کیجا ہے

Mr Speaker The question is

"That L A Bill No XLI of 1952 a Bill to apply to the State of Hyderabad certain Central Acts affecting Hindu and Muslim Law be read a first time"

The Motion was adopted

Shri Jagannath Rao Chanderki Sir, I beg to move

That L A Bill No XLI of 1952 a Bill to apply to the State of Hyderabad certain Central Acts affecting Hindu and Muslim Law be read a second time ? '

Mr Speaker The question is

"That L A Bill No XLI of 1952, a Bill to apply to the State of Hyderabad certain Central Acts affecting Hindu and Muslim Law be read a second time"

THE MOTION WAS ADOPTED

AMENDMENTS-SCHEDULE

Shrimathi A Kamala Devi (Aler) Sir, I beg to move

'That to section 2 of Act XII of 1928 shown as Annexure 'A' to the Schedule to the Bill, the following proviso, namely,

'provided that the word property includes Agricultural land'

be added"

Mr Speaker Amendment moved

"That to section 2 of Act XII of 1928 shown as Annexure 'A' to the Schedule to the Bill, the following proviso, namely,

'provided that the word property includes Agricultural land'

be added"

శ్రీమతి అరుట్ల కమలాదేవి —

స్పీకర్ సర్

ఇప్పుడు లా మినిస్టర్ (Law Minister) గారు ఏదైతే వివరణ ఇచ్చారో ఆ వివరణకు నేను స్వాగతము ఇస్తున్నాను కాని ఆ వివరణలో ఏదైతే ప్రాపర్టీ (Property) ఆస్తి అని పెట్టారో దాని అర్థము—అనగా ఆస్తి లో భూమి రాలేదు ఇప్పుడు యీ ప్రభుత్వం స్త్రీల విషయంలో ఏదైనా కొంత మేలు చేయాలని తలచింది గనుక ఆస్తి అనే దాంట్లో భూమి ని కూడా చేర్చినట్లయితే స్త్రీలకు మేలుచేసినవారౌతారని తలుస్తున్నాను అందుకోసమే ఇప్పుడు భూమి ని చేర్చాలనే నా వివరణను ఇచ్చాను

ఎన్నో సంవత్సరములనుంచి ఇదివరకు ఉన్న ప్రభుత్వం స్త్రీజాతిని అణచిపెట్టి ఉంచింది ఆ ప్రభుత్వం స్త్రీలకు జరిగే అన్యాయములను దూరము చేయనప్పటికి యీ ప్రభుత్వం స్త్రీలకు మేలు చేసి వారిని ముందుకు తీసుకుపోదలచింది గనుక ఆస్తి లో భూమిని చేర్చినట్లయితే స్త్రీలకు మేలు చేసినట్లవుతుంది మన హైదరాబాదులో చాలామందికి స్థిరాస్థిగా భూమి ఉంటుంది 'ఆస్తి' అంటే అందులో భూమి కూడా వస్తుంది అని అనటంతో దానిలో కొంత

ఁవ ు ం ు ు ు క ుు క గు
ఆ ఐ ు)) ు ు ు)
అమ ఁ (ు ు ు ు ు ు ు ుు ఎు మినిస్టర్
గాంధి ు ు

شری گوپال راؤ اکبوٹے مراسپکر ر ا ا ـ ی ر ا مہی کے
ہو (Move) ئی ں ھے ھ و وو ررا ـ و راہی اکـ ۹۳ ع کے
سلہ ں ہدا ہوی ں کا ا ترکہول ا د لو ں اں م یا ا ا دا کا ے
ا ں ری سول ف دی ڈس ا ی اسرا اکـ (Removal of disabilities Act)
کے ـ ا ں وا ھدو ووـ ں را ـ و را و اکـ ے ا ں ـ ماکہ
ں ے ا ی ہلی مرر ں لہا ھا د ا لرکاہرل راہری ا ل ک ی ھی براہری
ں اگرکہرل د ما ل ھے ا ہیں وال ہدا ھرا شے واو ﮯ ۱۹۳۵ لا
کا ہو اکـ ہا اکے ہمہ ھدو وو س راسس لے ارے ں ہ رل ررب لو رمر
کیا گیا ہا ودرل کور ے اس ما لا ں ہمہ ـ دا ھا ا حا کو عای ری ہول
اف ڈس ا ی لسر اکـ ے ہیں ھے ـ کی کوئی صرورب ں ھے ا ی رسم کو
ملی سمجھتا صحیح ہیں ھے اسلیے ہوا ہد ٹ دس لیا جا رہا ھے ں اسکی مخالف
کرا ہوں

مسٹر اسپیکر آریبل ممبر ے ای ا اں مرر ں اس ارب ا ارہ کیا ھا

شری ایے راج ریڈی جی ہار ں اکـ لو ں ے دیکھا اس کہ علر
سے اپنے ـ ال کی رسم کرا ہوں

Shrimati A Kamala Devi Sir, I want to withdraw my amendment

The amendment was, by leave of the House, withdrawn

Mr Speaker Does Smt Arutla Kamaladevi want to move her second amendment?

Smt A Kamaladevi I do not want to move that amendment

Mr Speaker What about the third amendment?

Smt A Kamaladevi I want to move it I beg to move

'That to Section 8 of Act No XVIII of 1937 shown as Annexure 'C' to the Schedule to the Bill, the following proviso, namely—

provided that the word property in this section includes agricultural land

be added '

Mr Speaker Amendment moved

That to Section 3 of Act No XVIII of 1937 shown as Annexure C to the Schedule to the Bill, the following proviso namely—

Provided that the word property in this Section includes agricultural land '

be added "

شری گوپال راؤ اکبوٹے ایک ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ ہندو ویمنس رائٹ ٹو پراپرٹی ایکٹ کے معاملہ میں گورنمنٹ نے فیڈرل کورٹ سے ریفرنس (Reference) کیا تھا جہاں یہ طے پایا کہ پراپرٹی کی تعریف میں اگریکلچرل لینڈ بھی شامل ہے ۔ اس طرح یونین اگریکلچرل لینڈ کے تعلق سے سنٹر کو قانون سازی کا حق نہیں ہے ۔ اسی لئے ملیں اسلئے ضروری ہوا کہ وہاں کا قانون متعلق نہیں ہوگا ۔ فیوری میں وہ قانون منظوری کے لیے پیش ہوا اور ۴ اپریل سنہ ۲۲ء کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہوئی ۔ اس سلسلہ میں یہ مسئلہ فیڈرل کورٹ سے کہا گیا دو امور (Issues) کے لیے اگریکلچرل لینڈ و نان اگریکلچرل لینڈ اگریکلچرل لینڈ کے تعلق سے سٹیٹ کو حق ہے کہ قانون بنائے ۔ پراپرٹی کا ڈیفینیشن میں ہے (Property includes Agricultural land) ہے میں نے ترمیم دیا ہے اسکے بعد مرکزی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ واقعہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس امنڈمنٹ کی ضرورت باقی نہیں رہی

شری اے راج ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ، ل منسٹر جادو گھاٹ نے جیسا کہ وضاحت کی ہے کہ ہم یہ بل اس لیجسلیچر (Legislature) میں لا رہے ہیں اس لحاظ سے جب مرکزی حکومت کے قانون کے لحاظ سے اگریکلچرل لینڈ بھی میں شامل ہے اور لفظ پراپرٹی میں یہ ترمیم خالی ہیں ۔ اسلئے کسی صراحت کی گورنمنٹ کو ضرورت نہیں ہے ۔ میں اوپن سے اس بارے میں بالکل متفق ہوتا اگر حکومت کی جانب سے ایک انڈپنڈنٹ بل (Independent Bill) پیش کیا گیا ہوتا اسی صورت میں لفظ پراپرٹی کی تعریف اگریکلچرل لینڈ پر بھی صادق آتی جیسا کہ قانون تعبیر و اطلاق میں اسکی تعبیر کی گئی ہے ۔ لیکن سنٹر کا حوالہ دیکر اس قانون کو جس طرح لایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سنٹر کے اس قانون کا مطلب حیدرآباد میں پراپرٹی کے تعلق سے کچھ اور ہوگا اور دوسری جگہ کچھ اور مفہوم لیا جائیگا میں

مہر جھ کو یہ بدنا کہ ۱۹۳۵ ۲ اے در ی کی مرف کہیں
ک ح کی ا یے و ڈ ں ی ا م حص لیے ہم سے انکو اڈ ٹ
(Adopt) کرلنا صحیح ں ہوتا

A Bill to apply to the State of Hyderabad certain Central Acts

کو وا مر ڈ ی قاوں اد ادڈ ے ں ہ رھی ہے بلکہ صرف مکس
( ) م ڈ ھی ہے لح کی دوں سے وہ له ا کے معنے نہیں لیے قاوں
کے ڈ کے وب و ص ں و وں کے ہے ہ اوں کے امد ڈ ے ط ہا و
م دل سکتا محص ے ں ۲ حد ے سے اس قا د دو اڈا سے (Adopt)
کیا ہے ملے و اگر فرص کیا ہے ں ڈ ہ ڈ ہے (Independent)
ہ وں ہے ا ے ط علب نہی ہے و و ھی ہے و صحیح ہوتا گرکوئی
یہ سمجھیں سے نہی ک و سہ لو دور ڈ ے کے لیے ں صاحب کیوں کی حاے؟
گر سکی ر ہ حب ھر حاے و ڈ ا ح ہے اس لحاظ سے ں کہوںگا کہ اس
روو رو (Proviso) کو حو اس ا ڈ ب کے درمہ اس کا ں ں
(Add) کیا ہ ک ہے منظور کیا جانا چاہیے

Mr Speaker Is the word property defined there in that particular Act?

مسٹر اسپیکر راج ر نڈی وہاں نہی ا اہے ہ اپری ط حو لفظ ہے ا بل میں
ہ ا ی ا بدائی نعر ر میں بتانا ہے کہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ دونوں ان میں داخل
ہو جاتے ہیں اسلیے اس میں دونوں چیزیں آجاتی ہیں لیکن دوسری جگہ اس میں
ومناحت ہوئی ہیں محص ایک کو جوں ط ں متعلق کرنے قاوں ہ ر و اطلاق کی
دفعہ میں رسم کردیے ہیے انکے معنی ہیں بدلے جاسکیے دو را ں الہ ہوسکتی ہیں
لیکن کو سی رے صحیح ہے اس وقت میں نہیں کہہ سکتا پہر ہ ہوگا کہ صاحب
کی منظر اس پرو رو (Proviso) کو منظور کرلیا جاے تو کوئی حرج
نہیں ہوگا

شری بی رام کشن راؤ ں ہ سمجھا ہوں آ ر بل میں سمجھوں نے ابھی نعر ر
فرمائی و اس ں ابہام سمجھ رہے ہیں اس ا ر کہ پچھلی رولنگ میں ایکٹ ۹۳ کا
اطلاق کرکے تصفیہ کیا گیا تھا میں نہیں سمجھتا کہ ا ر ں ابہام کی گنجائش ہے
ایکٹ ۹۳ کے بارے میں ہ فیصلہ ا رل ٹوب ط ہوا ہے اوس کے مد طر ہ سمجھا
کہ اگر کلہ رل ہند ا ں ں شرک نہیں ہے ہ صحیح نہیں ہے دوسری سوس
یہ ہے کہ جو کہ سنٹرل ایکٹ کا ام لیکر اطلاق کر رہے ہیں اوس وقت سنٹرل ایکٹ

کی ہو (III) ہے اس کا جائزہ میں ہم کاکا اہیں
ہے اس ایک اسی ۲ کو ہم نے بدل دیا ہے اور سادی
ایک ر اور لیا گیا اور وہ ادلےساسو کی کا
ایکٹ ہوتا ہم ۲ وال رہے ہیں ہی ہیں لیکن اگر وہ کیا جائے کہ ہم
سکیں ۲ ایک لوال وہ ہو وان لی کے وہ ہمارا ایک ہوگا
سول کورٹ کا ہوا دیا ایک ن لا کر میں کرا مقصود تھا اسلیے
ایک الی دس ل (Application Bill) میں لیا گیا ہے لیکن
(J (ml) ہے بھی ان دی اہم کی کا مادن ہیں ہے جس
کسی ایام ذکر اس ہے پھر کسی ورد کے لانے کی کیا ضرورت
ہے جو کہ برابری کے لحاظ سے اس میں اگر کلچرل لینڈ بھی داخل ہے اسلیے میں
نہیں سمجھتا اس میں دی راو روکی ضرورت ہے جو ہارا قاعدہ
ہے برابری کا ذکر ن (Definition)ہے اس میں داخل
ہر جا جس ہاں و ہاں کی ان ایک ہی اڈ میں (Addition)
کرا ہے ہیں ہے جیسا کہ اختلاف رائے نہیں ہے اور رابری کی تعریف میں اگر کلچرل
لینڈ داخل ہے و پھر کی ضرورت نہیں ہے اور کسی طرح سے مدراس کورٹ کا
جج (Judgment) ہے اسکا حوالہ دیا گیا ہے متعلق ہی ہو
۱۹۵۱ میں جب ہم نے کا ستوفس کے ہے اسکو اسلٹ (Legislate)
کر رہے ہیں و میں سمجھتا ہوں کہ اس ہی وہ تمام مسائل جو پیدا ہو رہے ہیں اون
کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے اور دستوری حسب ہے ہی اس بل کو پاس کرلیتے ہے
کوئی فرق نہیں پڑتا

شری جگناتھ راؤ چنڈرکی جوکہ ایسا ہے ہی اس مسئلہ میں صراحت کردی گئی
ہے اور جنرل کلاز میں رابری کی جو تعریف کی گئی ہے وہ لاگو ہوجاتی ہے اس لیے
یہ امنڈمنٹ غیر متعلق ہوجاتی ہے اسکے علاوہ امنڈمنٹ جو اس ایکٹ میں ۲۱ (Add)
کی جا رہی ہے اوس ر بھی ۲ ن (۳) لاگو ہوجاتا ہے اور وہ بھی اس کے اندرا جاتا
ہے اس لیے میں اس امنڈمنٹ کی مخالفت کرتا ہوں

Smt A Kamala Devi I want my amendment to be put to vote

Mr Speaker The question is

"That to Section 8 of Act No XVIII of 1937 shown as Annexure 'C' to the Schedule to the Bill, the following proviso, namely—

Provided that the word property in this Section includes agricultural land'

be added"

The motion was negatived

Mr Speaker I shall now take up Clause 2 first, since there are no amendments

The question is

That Clause 2 stand part of the Bill'

The motion was adopted

Clause 2 was added to the Bill

Mr Speaker The question is

'That Clause 3 stand part of the Bill'

Clause 3 was added to the Bill

Clause I was added to the Bill

Short title Commencement and Preamble were added to the Bill

Shri Jagannath Rao Chandorkar Mr Speaker Sir, I beg to move

"That L A Bill No XII of 1952, a Bill to apply to the State of Hyderabad certain Central Acts affecting Hindu and Muslim Law, be read a third time and passed"

Mr Speaker The question is

That L A Bill No 41 of 1952, a Bill to apply to the State of Hyderabad certain Central Acts affecting Hindu and Muslim Law be read a third time and passed"

The motion was adopted

The House then adjoured till Half past Two of the Clock on Tuesday, the 16th December, 1952

— —

CORRIGENDUM

Vol No	No	Date of Proceedings	P No	Line	For	Read
1	2	3	4	5	6	7
III	20	15th Dec 1952	1183	5	ا یک ا طرف	اس طرف
	20	do	1485	10	(حلف)	اہ